صفر ۱۴۳۵ھ
دسمبر 2013ء

جامعہ تعلیم القرآن راولپنڈی

امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی منقبت پر بیان

حضرت علقمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں میں بیان فرمایا، پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا:

”مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ مجھے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر فضیلت دیتے ہیں۔ اگر میں اس کام سے لوگوں کو منع کر چکا ہوتا تو آج میں اس پر ضرور سزا دیتا لیکن روکنے سے پہلے سزا دینا مجھے پسند نہیں۔ بہرحال اب سب سن لیں کہ آئندہ میرے اس بیان کے بعد جو بھی اس بارے میں ذرا سی بھی بات کرے گا وہ میرے نزدیک بہتان باندھنے والا ہوگا، اسے وہی سزا ملے گی جو بہتان باندھنے والے کی ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر ہم نے ان حضرات کے بعد بہت سے نئے کام کیے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں جو چاہیں گے فیصلہ فرمائیں گے۔ اس ذات کی قسم جس نے دانے کو (زمین میں جانے کے بعد) پھاڑا اور جان کو پیدا کیا! ان دونوں حضرات سے وہی محبت کرے گا جو مومن اور صاحب فضل وکمال ہوگا اور ان سے بغض صرف بدبخت اور بے دین ہی رکھے گا۔ حضرات شیخین کی محبت اللہ کا قرب حاصل ہونے کا ذریعہ ہے اور ان حضرات سے بغض ونفرت بے دینی ہے۔ لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بھائیوں، دو وزیروں، دو خاص ساتھیوں، قریش کے دو سرداروں اور مسلمانوں کے دو روحانی باپوں کا نامناسب کلمات سے ذکر کرتے ہیں۔ جو بھی ان حضرات کا ذکر برائی سے کرے گا میں اس سے بَری ہوں اور میں اسے اس وجہ سے سزا دوں گا“۔

(ابی نعیم فی الحلیۃ، ابن عساکر)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ٦، شمارہ نمبر ١١

صفر ١٤٣٥ھ — دسمبر 2013ء

سیدنا عتبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ سے فرمایا ''اٹھو اور دشمنوں سے لڑو''۔ یہ سن کر ایک شخص نے دشمن پر تیر چلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس کے لیے جنت واجب ہوگئی''۔ (مسند احمد)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ٢٥ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع' نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیر تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

اداریہ

جھلکتی ہے تری امت کی آبرو اس میں...... ''غوطہ و تعلیم القرآن'' کے شہیدوں کا ہے لہو اس میں

ایران اور امریکہ کی ''دھینگا مشتی'' اختتام پذیر ہو چکی ہے......تین دہائیوں تک ''مرگ بر امریکہ'' کے نعروں کی معجون بیچنے والے آخر کار امریکی چرنوں میں سجدہ ریز ہوئے ہیں......یوں آنکھ مچولی کا کھیل ختم ہوا اور ایرانی دماغ میں موجود ''اسرائیل دشمن'' مستی کی تمام چربی اسرائیل پرور امریکیوں کے چراغِ مردہ میں جلنے لگی ہے......شر و فساد کی دو طاقتوں کے مابین خفیہ تعاون اب اعلانیہ مفاہمت میں بدل رہا ہے......دکھاوے کے لیے 'امریکہ دشمنی' کا نقاب چہرے پر ڈال کر شیعت نے عراق اور افغانستان میں ایک دہائی تک صلیبیوں کے پاؤں جمانے اور ہاتھ مضبوط کرنے میں جو در پردہ حقیقی کردار ادا کیا ہے اُس سے صرفِ نظر کرنا کسی طور ممکن نہیں......اب امریکہ ایران مفاہمتی عمل کے ذریعے ایران کو کھُل کھیلنے کا موقع بھی ملے ہے اور خطے میں فتنہ رافضیت کی جڑوں کو پھیلانے کے صلیبی منصوبے کے اگلے مرحلے کا آغاز بھی ہو چکا ہے......جس طرح امریکہ اور مغرب نے ایران کے لیے آج تک 'مذمتی بیانات' اور قرار دادوں سے آگے بڑھ کر کوئی اور اقدام گوارا نہیں کیا بالکل اسی طرح شام میں بشار قصائی کو کھُلی چھوٹ دے رکھی ہے......جس کے خاندان کی صورت میں نصیری شیعہ کئی دہائیوں سے شام کے اہل سنت کی گردنوں پر سوار ہیں اور اُن کے جسم و جان کو بری طرح گھائل کیے ہوئے ہیں......

کفار کی ان سازشوں اور مکر و فریب کو پوری طرح جاننے کے بعد سرزمین شام میں اہل توحید نے فتنہ رافضیت کے خلاف تاریخ کا عظیم ترین معرکہ بپا کر رکھا ہے......رافضیوں نے اپنی سرکشی، شر اور فتنہ گری سے اسلام اور اہل اسلام کی دشمنی کا حق ہر دور میں ادا کیا ہے......زمانہ موجود میں بھی اس فسادی گروہ نے مختلف مسلم خطوں اور ممالک میں اپنے پنجے گاڑنے شروع کیے، کج فہم لوگ خون مسلم کی اس ارزانی کو ''فرقہ ورانہ فسادات'' کی عینک کے عدسوں سے دیکھنے کے علاوہ کچھ کر نہیں سکتے کیونکہ اُن کے پاس اس عینک کے اتار دینے کے بعد کرنے کو کچھ بچتا ہی نہیں......لیکن مجاہدینِ اسلام نے اگر نصیری شیعوں، حزب الشیطان کے درندوں اور ایرانی روافض کے 'مرض' کا تشفی و تسلی بخش 'علاج' کیا ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ مجاہدین روزِ اول سے علی وجہ البصیرت کہہ رہے ہیں کہ رافضی فتنہ کی اسلام سے مخاصمت کی تاریخ صدیوں پر محیط ہے، اسلام کی پوری تاریخ میں روافض کے شر، سرکشی، فتنہ گری اور فساد پسندی کو جا بجا دیکھا جا سکتا ہے، ہر دور میں مسلمانوں کے خلاف برسرِ پیکار کفار کی قوتوں نے اس سبائی فتنے کی آبیاری اور بڑھوتری میں اپنا اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے......جس کا مقصد و محور صرف یہی تھا کہ اسلام اور مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ زک پہنچائی جائے......آج بھی اس آشوب اور شورش کو اسلامی سرزمینوں میں کھینچ لانے کے پیچھے صلیبی کفار کا خفیہ ہاتھ کارفرما ہے اور اب یہ زیادہ خفیہ بھی نہیں رہا......امریکی آشیر باد میں عراق اور شام میں اہل سنت پر عرصہ حیات تنگ کر دینے کے بعد لبنان اور یمن تک اس فساد کی لہریں پھیل چکی ہے اور عین ممکن ہے کہ روافض کے منہ کو لگی خونِ مسلم کی چاٹ اُنہیں آنے والے دنوں میں بحرین، جزیرۃ العرب (سعودی عرب اور کویت) اور قطر میں بھی شر اور تباہی پھیلانے آمادہ و تیار کر دے......

پاکستان میں بھی خاموش بلکہ مدہوش (اہل سنت) اکثریت کی مدہوشی کا فائدہ اٹھا کر روافض نے منظّم و مربوط انداز میں اپنی جڑیں مضبوط کرنا شروع کیں......اور آہستہ آہستہ ''اتحاد بین المسلمین'' کے پر فریب نعروں اور 'تقیہ' کی تاریخی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے نظام مملکت میں حاوی ہوتے چلے گئے......لیکن دوسری جانب مسلمانوں کے اہل حل و عقد نے ''فرقہ بندی کے تدارک'' اور یکجہتی کونسلوں کی ترویج کو ہی منتہائے نظر بنا لیا......رافضیت کے اُمڈتے طوفان کی نشان دہی کرنے والے 'خوارج' قرار پائے اور صلیبی آقاؤں کی تلوے چاٹنے والے ''ایمان، تقویٰ، جہاد'' سے سرشار دکھائی دینے لگے......ایسے میں اگر آج تعلیم القرآن میں شیعوں نے اپنی فطری خباثت کا مظاہرہ کیا ہے تو جواب میں ''صبر صبر صبر''، ''قانون کی پاس داری'' کے دروس دینے، معصوم طلبہ کی غائب کر دی جانے والی لاشوں پر نوحہ گری کرنے اور ''آئندہ ماتمی جلوس راجہ بازار سے نہ گزرنے دیا جائے'' کے مطالبات کرنے کے علاوہ بھی کچھ کیا جا سکا ہے؟ علمائے دین سے بصد احترام عرض ہے کہ عراق اور شام کے حالات کا بغور جائزہ لیں، شیعیت نے وہاں کس طرح صلیبیوں کی 'دین مٹاؤ مہم' میں اُن کا ہاتھ بٹایا ہے اُس پر ایک نظر ڈالیں اور پھر مجاہدین نے کس انداز اور کس قوت کے ساتھ روافض کے گلے میں رسوائیوں کا طوق پہنایا ہے اُس طرف بھی توجہ دیں......

آج اگر تھوڑے کہے کو بہت سمجھیں گے، اپنی صفوں کو ترتیب دینے اور اعداد و تیاری کے مراحل کو جلد از جلد شروع کرنے کا تہیہ کریں گے، فنون حرب و ضرب سے آگہی اور اُن میں تخصص پیدا کرنے کی جستجو کو سینوں میں زندہ کریں گے، نوجوانانِ اسلام کو مومن کے 'زیور' سے آراستہ و پیراستہ کرنے اور اُن میں ذوقِ اسلحہ کی افزائش کرنے کی رِیت پروان چڑھائیں گے، صلاح الدین ایوبی کی طرح صلیبیوں کی پشت مضبوط کرنے والے آج کے ''فاطمیوں'' کی سرکوبی کا عزم کریں گے، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے علمی ابواب کو عمل کی دنیا میں نافذ کریں گے، طالبانِ عالیشان کے اختیار کردہ آن و شان والے منہج نبوی پر چلنے کا حوصلہ پیدا کریں گے اور صلیب کے جھنڈے تلے تیار کھڑی روافض کی فوج کی اصلیت پہچان کر مقابلہ پر آمادہ و تیار ہو جائیں گے تو ہی یہ ممکن ہے کہ کل کے لوگ 'مشرقی غوطہ کے سسک سسک کر زندگی کی آخری سانوں سے ناطہ توڑتے بچوں کی تصویروں میں آپ کے نونہالوں کی شکلیں تلاش نہ کر پائیں اور تعلیم القرآن کے معصوموں کے کٹے حلقوم سے نکلتی چیخیں آپ کے اپنے آنگن میں بھی نہ سنی جائیں......

؎ مومن کی بصیرت ہو تو کافی ہے اشارہ

قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (التحریم: ٦)

اللہ وجل شانہ وعم نوالہ نے تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے اور انسانوں کو صحیح معنوں میں کامیاب بنانے اور مشکلات ومصیبتوں سے نکالنے کے لیے نبیوں کو بھیجا، ان پر کتابیں نازل فرمائیں، حق تعالیٰ شانہ نے اپنی کتاب مبین میں ساری وہ باتیں اجمالاً بیان فرمائیں جو انسانوں کے لیے ضروری ہیں اور ان تمام باتوں کی طرف رہ نمائی کی ہے جن سے بچنا اور دور رہنا ضروری ہے۔ جو کام کرنے کے ہیں ان کے کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے یے فلاح اور کامیابی مرتب ہوتی ہے یعنی انسان کو دو جہان کی کامیابی نصیب ہوتی ہے، اس وقت میں نے قرآن کریم کی جو آیت تلاوت کی ہے اس میں بڑی اہم بات کی خبر دی گئی ہے مردوں کو بھی، عورتوں کو بھی، سرپرستوں کو بھی اور ماتحتوں کو بھی......گویا گھر کے بڑوں کو بھی خبر کر دی اور گھر کے چھوٹوں کے لیے بھی احکامات دیے ہیں۔

مومن وفادار اور کافر غدار:

قرآن کریم کی اس آیت میں اللہ جل شانہ ان تمام کو ایک خاص تنبیہ فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا......اے مومنو! ایمان والوں سے حق تعالیٰ کا خطاب ہے۔ ایک تو پرایا اور غیر ہوتا ہے اور ایک ہوتا ہے اپنا......تو اس دنیا میں جتنے بھی مومن ہیں اور اللہ جل شانہ پر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام پر ایمان لانے والے ہیں یہ سب خدائی لوگ ہیں، اللہ جل شانہ سے تعلق رکھنے والے فرماں بردار ہیں جو خدائی حکومت کے وفادار ہیں اور یہ ساری دنیا اور یہ ساری کائنات اللہ جل شانہ کی حکومت اور گورنمنٹ ہے۔ جنہوں نے ایمان قبول نہیں کیا وہ سب بے وفا، غدار ہیں۔ وفادار اور غدار کو سبھی سمجھتے ہیں، جیسے ماں باپ کا بیٹا ہوتا ہے۔ وفادار وہی بیٹا کہلاتا ہے کہ جو اُسے کہا جائے وہ اسے سنے، اس کا خیال رکھے، اس کے مطابق اپنی زندگی گزارے اور نافرمان بیٹا وہ ہوتا ہے جو والدین ے حکم کی خلاف ورزی کرے اور نافرمانی کرے۔ تو ایک وفادر ہوتا ہے اور ایک غدار ہوتا ہے۔ بہرحال اللہ جل شانہ نے اپنوں سے خطاب کیا ہے۔

جہنم کا ایندھن انسان اور پتھر!

ایک تو غیروں کے نام پیغام ہوتا ہے اور ایک اپنوں کے نام پیغام ہوتا ہے، تو حق تعالیٰ فرماتے ہیں اے ایمان والو! اس کا مطلب یہ ہوا کہ اے ماننے والو! اے سننے والو! اے حکموں پر چلنے والو! قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا......اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ اور اپنے آپ کو اس سے دور رکھو اور اپنے اہل کو، بیوی بچوں کو، چھوٹوں کو جو آپ کی تربیت میں ہیں اور جو آپ کے ماتحت ہیں ان تمام کو بھی آگ سے بچاؤ اور یہ آگ وہ ہے جس کے بارے میں فرمایا: وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ......اس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔

جہنّم کے ایندھن سے مراد کیا ہے؟ دیکھو! ایک تو ہوتی ہے آگ اور ایک ہوتا ہے ایندھن جس کی بنیاد پر آگ جلتی ہے۔ جیسے آپ کے یہاں گیس کا چولہا ہوتا ہے تو گیس جلتا ہے اور آپ کو آگ فراہم کرتا ہے، گیس اصل بنیاد ہے وہ ختم ہو جائے تو آگ بجھ جاتی ہے، یا کیروسین جلائی جاتی ہے، وہ ختم ہو جائے تو آگ بجھ جاتی ہے یا آپ نے ہندوستان کے دیہاتوں میں دیکھا ہوگا کہ وہاں لوگ لکڑی جلاتے ہیں، کوئلہ جلاتے ہیں تو وہ اردو میں ایندھن کہلاتا ہے۔ یعنی جس پر آگ کے قائم رہنے کا دارومدار ہے، وہ ختم ہو جائے تو آگ بجھ جائے......تو جہنّم کا ایندھن جس پر وہ آگ قائم ہے وہ لوگ اور پتھر ہوں گے۔ گویا اتنی کثرت سے جہنّم میں لوگ داخل ہوں گے کہ وہی آگ کی بنیاد ہوں گے اور اسی طرح اس کا ایندھن پتھر بھی ہوں گے اور وہاں پتھر سے متاثر ہوں گے۔ دنیا میں تو پتھر پر آگ اثر نہیں کرتی مگر وہاں کی آگ پتھر کو بھی متاثر کرے گی۔

شاہی جیل خانہ کے جیلر:

فرمایا: مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ......وہاں پر عذاب دینے والے اور پٹائی کرنے والے، دھمکی دینے والے، اُٹھا پٹک کرنے والے فرشتے بہت مضبوط اور بہت زیادہ سخت طبیعت کے ہوں گے، ان میں نرمی نہیں ہوگی، ان میں ڈھیلا پن نہیں ہوگا، ان میں رحم کا مادہ نہیں ہوگا، ان میں لاڈ پیار کا مادہ نہیں ہوگا۔ آگے فرمایا: لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ ......جو خدائے پاک نے حکم دے دیا اس کی نافرمانی نہیں کرتے، اگر اللہ کا حکم ہے کہ ایک کروڑ سال تک عذاب دو تو عذاب دیتے رہیں گے۔ اگر اللہ پاک کا حکم ہے کہ پہاڑ پر لے جا کر نیچے گراؤ تو اس شان کا عذاب دیں گے۔ اللہ عز وجل کا حکم' پکڑ اور عذاب کے بارے میں ہوگا۔ اس حکم اور فرمان کے بالکل مطابق عمل کریں گے اس میں کوئی فرق نہیں کریں گے، جیسا حکم ویسا عمل، جس کو فرمایا: وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ...... اور جو حکم انہیں دیا جاتا ہے وہ کر کے رہتے ہیں اس کے خلاف نہیں چلتے۔

16 اکتوبر: صوبہ قندہار............ضلع میوند............ریموٹ کنٹرول بم حملہ............ایک نیٹو ٹینک تباہ............5 نیٹو اہل کار ہلاک

جہنم مشکلات کا مجموعہ ہے:

دیکھو! اس دنیا میں اللہ جل شانہ نے وہ چیزیں بھی رکھی ہیں جن سے جنت یاد آئے اور اس دنیا میں وہ چیزیں بھی رکھی ہیں جن سے جہنّم یاد آئے۔ جہنّم میں ساری تکلیفیں اللہ تعالیٰ نے جمع کردی ہیں، جتنی مشکلات، مصیبتیں اور دشواریاں ہیں ان تمام کا مجموعہ جہنّم ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو وہاں جمع کردیا اور سمجھانے کے لیے کچھ نمونے اس عالم میں رکھ دیے ہیں۔

رولواس سے پہلے کہ رونا نفع نہ دے:

حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''رولواس سے پہلے کہ رونا نفع نہ دے''۔ جہنّم والے روئیں گے اور اتنا روئیں گے کہ اگر ان کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں میں اگر کشتی چھوڑ دی جائے تو وہ چلنے لگے۔ اب اندازہ لگائیے کہ کیا کیفیت ہوگی؟ تو خدا کے خوف کی وجہ سے اپنے گناہوں کی وجہ سے رولواس دن کے آنے سے پہلے کہ رونا نفع نہ دے۔ حدیث میں فرمایا کہ جب آدمی پر کوئی خاص حالت طاری ہوتی ہے تو وہ روتا ہے۔ مثلاً پریشانی ہوتی ہے، مصیبت آتی ہے، ڈر اور فکر لاحق ہوتا ہے تو آدمی روتا ہے۔

جہنم کا سب سے سخت عذاب:

حدیث شریف میں ہے، فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''جہنّم میں ایک عذاب بھوک کا ہوگا اور وہ اتنا شدید ہوگا، اتنا شدید ہوگا کہ جہنّم کے سارے عذاب اس کے سامنے ہیچ ہوجائیں گے''۔

جہنم کے بچھو کا حال:

حدیث شریف میں فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ''جہنّم میں بچھو ہیں اور وہ ایسے بچھو ہیں کہ اگر ایک بچھو کاٹ لے تو چالیس سال تک اس کی زہریلی پوائزن کی لہر بدن میں دوڑتی رہے گی، اس کے ڈنک مارنے سے یہ کیفیت ہوگی...... دنیا میں تو بچھو ذرا سا ہوتا ہے، دو انچ کا اور ایک مور بچھو ہوتا ہے جو پورے ہاتھ کے پنجے کے برابر ہوتا ہے۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ان کو ان کے ماموں سناتے تھے کہ ایک مرتبہ وہ بیت الخلا گئے، وہاں لوٹے میں پانی رکھا ہوا تھا۔ لوٹے میں بچھو نے ڈنک مارا تو پانی ابلنا شروع ہوا، آپ اندازہ لگائیے! وہ اتنا زہریلا ہوتا ہے کہ جب وہ پتھر پر ڈنک مارتا ہے تو پتھر کالا پڑ جاتا ہے اور تھوڑی دیر میں چیخ کر ٹوٹ جاتا ہے۔ جب دنیا کے اس بچھو کا یہ حال ہے تو جہنّم کے بچھو کا کیا حال ہوگا؟ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائیں۔ آمین

ایک عبرت آموز واقعہ:

ہمارے استاد مولانا ایوب صاحب اعظمی رحمہ اللہ علیہ ڈابھیل میں بخاری شریف پڑھاتے تھے اور انہوں نے ایک عجیب واقعہ سنایا۔ کہا کہ ایک آدمی تھا اس نے اونٹ کو مارا اور اونٹ کا کینہ تو مشہور ہے۔ وہ اس کی تلاش میں رہتا تھا ایک مرتبہ ایسی صورت ہوئی کہ یہ مارنے والا جارہا تھا اور دونوں طرف چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں تھیں اور سامنے وہ اونٹ آرہا تھا۔ اب اس نے دیکھا کہ یہ تو کھوپڑی اکھاڑ لے گا اس لیے کہ وہ بڑا خطرناک ہوتا ہے، تو یہ پیچھے مڑا اور اس نے دیکھا کہ ایک غار ہے چنانچہ وہ اس غار میں گھس گیا۔ اندر جو گیا تو اس نے دیکھا کہ پتھر پر بڑا سا بچھو بیٹھا ہوا ہے۔ اب وہ اونٹ بھی اس کے پیچھے آیا اور غصہ میں غار کے سوراخ میں منہ ڈالا۔ منہ ڈالنا تھا کہ بچھو نے اونٹ کے منہ پر ڈنک مارا، وہ فوراً ختم ہوگیا حالانکہ اونٹ جیسے لحیم شحیم جانور کے سامنے ایک چھوٹے سے بچھو کی کیا حیثیت؟ لیکن وہ اونٹ ختم ہوگیا۔ اب یہ آدمی سوچتا کہ میں اندر ہوں، اگر نکلتے وقت مجھے بھی ڈنک مارا تو میرا بھی وہی انجام ہوگا جو اس اونٹ کا ہوا۔ خیر نکلنا تو تھا ہی کسی طرح بچ کر نکلا اور ایک پاؤں اس غار کے دہانے پر رکھا اور دوسرا پاؤں اونٹ کی لاش پر۔ جب اونٹ پر پاؤں رکھا تو پاؤں اونٹ کے اندر دھنس گیا۔ گویا اتنی دیر میں اونٹ گل گیا تھا اور اس کے پاؤں کا یہ حال ہوا کہ وہ ہمیشہ کے لیے سیاہ ہوگیا۔

دنیوی سانپ کا زہر:

ہمارے یہاں دھولیہ سے قریب جلگاؤں میں ایک واقعہ ہوا کہ ایک کسان کھیت میں درانتی لے کر گھاس کاٹ رہا تھا اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ گھاس ہاتھ سے پکڑتے ہیں اور کاٹتے جاتے ہیں۔ اتنے میں ایک سانپ اس کے ہاتھ میں آگیا۔ گھاس سمجھ کر اس کو بھی کاٹ دیا لیکن سانپ نے کٹتے کٹتے اس کی انگلی پر ڈنک ماردیا۔ کسان ہوشیار تھا اس نے فوراً! اسی وقت اپنی انگلی کاٹ دی، خیر وہ گھر آیا، دوا لگائی اور بچ گیا۔ دوسرے دن اس کو خیال آیا کہ میں جاکر دیکھوں تو سہی کہ انگلی کا جو ٹکڑا میں نے درانتی سے کاٹا تھا اس کا کیا حشر ہوا؟ جاکر جو دیکھا تو وہ انگلی پھولی ہوئی تھی اور زہر سے سبز ہوگئی تھی۔ اب دیکھئے! موت بھی عجیب بہانہ ڈھونڈتی ہے، اس نے لکڑی لے کر اس کٹی ہوئی انگلی پر لگائی تو اس میں سے زہر اڑا اور اس کے زخمی ہاتھ پر گرا۔ اس زہر کا اتنا فوری اثر ہوا کہ وہ شخص انتقال کر گیا۔ پہلے دن جب سانپ نے کاٹا تو بچ گیا تھا اور دوسرے دن صرف اس کا زہر ہاتھ پر لگتے ہی مر گیا۔

جہنم میں سانپ کے زہر کا اثر:

مجھے یہ بتانا ہے کہ جہنّم میں بچھو ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک نمونہ یہاں رکھا ہے۔ یہاں چھوٹے بچھوؤں کا یہ حال ہے تو وہاں کے بچھو تو گدھے سے بھی بڑے ہوں گے اور سانپ کے بارے میں یہ ہے کہ بڑے بڑے اونٹ جیسے ہوں گے۔ حدیث میں فرمایا کہ جہنمی سانپ کاٹے گا تو چالیس سال تک اس کے زہر کی لہر بدن میں دوڑتی رہے گی۔ الغرض دنیا میں نمونے کے طور پر سانپ رکھے، بچھو رکھے۔ جہنّم میں ہر طرف موت کا سامان لیکن موت نہیں......

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

16 اکتوبر: صوبہ ہرات...... ضلع شین ڈنڈ...... بارودی سرنگ دھماکہ افغان فوج کا ایک ٹینک تباہ...... ٹینک میں سوار تمام فوجی ہلاک

روحِ جہاد......کثرتِ ذکر اللہ

ملا محمود دامت برکاتہم العالیہ (دعوت والارشاد کمیسون، امارت اسلامیہ افغانستان)

میرے محبوب بھائیو! ذکر اللہ کے یہ چند فوائد عرض کیے گئے ہیں، مشہور محدث علامہ ابنِ قیمؒ نے اپنے مبسوط عربی رسالہ "الوابل الصیب" میں سو سے زائد ثمرات گنوائے ہیں۔ سچّی بات یہ ہے کہ اللہ کی یاد کے اثرات و برکات اعداد و شمار سے ماوراء ہیں۔ توفیق والے کو جو عرض کیا گیا کافی ہے اور جس کو توفیق نہیں اس کے لیے ہزار ہا فضائل بھی بے کار ہیں۔

ذکرِ قلبی کا اہتمام

جس طرح قرآن مجید جہادِ فی سبیل اللہ کے تذکرے سے بھرا پڑا ہے اسی طرح ذکر کے متعلّق بھی دوسواسی (۲۸۰) آیات ہیں۔ یہ سہل ترین عبادت ہے اور تمام عبادتوں سے افضل ہے۔ زبان کو حرکت دینا بدن کے اور تمام اعضاء کو حرکت دینے سے آسان ہے اور دل کی حرکت کو ذکر میں تبدیل کرنا یعنی وقوفِ قلبی کا اہتمام کرنا تو اِس سے بھی آسان ہے۔ یاد کا مقام تو دل ہے، زبان ذکر کثیر نہیں کرسکتی اسے اور کئی مباح کام کرنے ہوتے ہیں مگر دل کا سوائے یاد کے کیا کام؟ زبان طبعی طور پر تھک جاتی ہے دل کبھی نہیں تھکتا بلکہ جتنا ذکرِ خدا کرے زیادہ سکون پاتا ہے۔ ذکرِ قلبی ہمیشہ خفی ہوتا ہے جو ریا و نفاق سے بہت دور ہوتا ہے اس لیے مشائخ نے اِسے ذکرِ لسانی سے افضل کہا ہے۔ اور یہی ذکر میدانِ جہاد میں دشمن کے مقابلے میں مطلوب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لاتتمنوا لقاء العدو، واسألوا الله العافية، فاذا لقيتموهم فاثبتوا، واذكروا الله فان صخبوا وصاحوا، فعليكم بالصمت"

(مصنف عبدالرزاق)

"دشمن سے ملاقات کی تمنا نہیں کرو، اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو، جب تمہارا اُس کا سامنا ہو تو جم جاؤ اور اللہ کا خوب ذکر کرو، اگر وہ شور مچائیں اور چیخیں تو تم چپ رہو"۔

دوسری حدیث میں ارشاد ہے۔

"ان الله يحب الصمت عند ثلاث: عند تلاوة القران، وعند الزحف، وعند الجنازه"

"اللہ تین موقعوں پر خاموشی پسند کرتے ہیں تلاوتِ قرآن کے وقت، لڑائی کے وقت، جنازہ کے وقت"

دیکھیے! پہلی حدیث میں یہ ہے کہ جب دشمن کا سامنا ہو تو ثابت قدم رہو، وہ شور وشغب کریں، اُلٹے سیدھے نعرے لگائیں تو تم خاموش رہ کر اللہ کا ذکر کرو۔ یہی ذکرِ قلبی، ذکرِ خفی اور وقوفِ قلبی ہے۔ دوسری حدیث میں یہ ہے کہ قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہ کر باادب ہو کر سنو، لڑائی کے وقت زبان سے خاموش رہو (مگر دل سے یادِ الٰہی میں سستی نہ کرو) جنازہ کے وقت بھی زبان سے خاموش، جسم سے پرسکون رہ کر دل اور دھیان سے یادِ خدا، مراقبہ موت، فکرِ آخرت میں محو ہو جاؤ۔ دل کی غفلت تمام محرومیوں کا نکتہ آغاز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا (الکهف ۲۸)

"اور اس کا کہا نہ مانا جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھ گیا ہے"

اگر میرے مجاہد بھائی، حضرت مجدد الفِ ثانیؒ کے مسلک اور حضرت سید احمد شہیدؒ کے مشرب پر دل کی دنیا کو ذکر سے آباد کر لیں۔ لطائفِ باطن کو یادِ خدا سے زندہ کر لیں، اسباقِ سلوک (مراقبات، مشارباب، حقائق) سے بھی حصّہ پالیں تو انہیں نسبتِ احسان، کیفیتِ عرفان حاصل ہوگی۔ اور مجاہدین کے لیے اِس کا حصول بہت آسان ہے کیونکہ وہ دنیا کو پہلے ہی لات مار چکے، پہاڑوں اور غاروں میں ہونے کی وجہ سے خلوت بھی نصیب ہے، انہیں فرضی مراقبہ موت کرنے کی بھی ضرورت نہیں وہ تو آئے دن اپنے پیاروں (شہدا) کو اپنے ہاتھوں دفن کرتے ہیں ایسا آدمی اپنی موت کو کہاں بھول سکتا ہے؟ ان کا کھانا پینا بھی مختصر، پاکیزہ، حلال وطیب ہوتا ہے ریاضتِ باطن کی تمام چیزیں ان کو پہلے ہی حاصل ہیں۔ صرف ذکر کا اہتمام کرنے کی ضرورت ہے وہ صحابہ کرامؓ کی نسبتوں کے امین اور بزرگانِ سلف کی فضیلتوں کے وارث ہوں گے ان شاء اللہ العزیز۔ سردست دعا سے کام لینا چاہیے۔ دعا مومن کا سہارا اور ہتھیار ہے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان مبارک مسنون دعاؤں کو یاد کر کے ہمیشہ مانگنے کا معمول بنالینا چاہیے کیونکہ جسے دعا کی توفیق مل گئی اس کے لیے قبولیت کا دروازہ کھل گیا۔

اللهم افتح اَقفالَ قلوبنا بذكرك، اللهم افتح مَسامِعَ قلبى لِذكرك، اللهم اَعِنّى علىٰ ذكرِكَ وشكرِكَ وحسنِ عبادتك، اللهم اجعلنى اُعَظِّمُ شكرك واُكثِرُ ذكرك، اللهم اجعلنى لك ذكّاراً لك شكّاراً لك رهّاباً لك مِطواعاً لك مطيعاً اليكَ مُخبِتاً اليكَ اَوّاهاً مُنيباً اللهم اجعل وَساوسَ قلبى خَشيَتَكَ وَذِكرك آمين برحمتك يا اَرحم الراحمين صلى الله تعالىٰ علىٰ خير خلقهٖ محمد والهٖ واصحابهٖ اجمعين

17 اکتوبر: صوبہ ہلمند .... ضلع نوزاد .... ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ .... ایک امریکی فوجی ٹینک تباہ .... 4 نیٹو فوجی ہلاک

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں صدقہ وخیرات کا جذبہ

شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ

اگرچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سخت تنگ دست تھے، تاہم ان کو تھوڑا بہت جو کچھ ملتا تھا اس کو صدقہ وخیرات کر دیتے تھے۔حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ انصاری صحابی ہیں، اُن سے روایت ہے کہ جب آیتِ صدقہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بازاروں میں جاتے اور حمالی کرتے محنت مزدوری میں جو کچھ ملتا اس کو صدقہ کر دیتے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیّت ہی میں نیک کاموں کے کرنے میں مشہور تھے۔اسلام لائے تو زمانہ جاہلیّت میں جو جو نیک کام کیے تھے، اسلام میں بھی اسی قسم کے نیک کام کیے۔دارالندوہ جو قریش کا ایک قابل فخر یادگار تھا، ان ہی کے قبضہ میں تھا۔انہوں نے اس کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم پر فروخت کیا اور اس کی کل قیمت خیرات کر دی (اسد الغابہ، تذکرہ حکیم بن حزامؓ)۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدائن کے گورنر تھے اور پانچ ہزار وظیفہ پاتے تھے لیکن جب بیت المال سے وظیفہ کی رقم ملتی تھی تو کُل کی کُل خیرات کر دیتے تھے اور خود اپنے کسب سے روزی پیدا کرتے تھے (استیعاب، حضرت سلمان فارسیؓ)۔

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے ہزار غلام تھے۔وہ کمالاتے تھے تو کُل رقم صدقہ کر دیتے تھے، گھر میں ایک حبہ بھی آنے نہیں پاتا تھا (اصابہ، تذکرہ حضرت زبیرؓ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب وتحریض سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بھی زیادہ صدقہ وخیرات کی طرف مائل ہو جاتے تھے۔ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ عید میں صدقہ کی ترغیب دی۔عورتوں کا مجمع تھا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ دامن پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں اپنے کان کی بالیاں اور ہاتھ کی انگوٹھیاں پھینکتی جاتی تھیں۔ایک بار قبیلہ مضر کے بہت سے فاقہ زدہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حالت دیکھی تو چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا اور نماز کے بعد ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔جس میں ان پر صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔ایک صحابی کے پاس درہم ودینار کی ایک تھیلی اس قدر وزنی تھی کہ اس کو بمشکل اٹھا سکتے تھے لیکن انہوں نے اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا، اس کے بعد اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کپڑے اور غلہ کا ڈھیر لگا دیا (نسائی)۔

ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ انصار نے اپنے باغوں کے گرد چار دیواریاں قائم کر دی ہیں حالانکہ پہلے ایسا نہیں کرتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا ''نماز جمعہ کے بعد چلے نہ جانا۔میں کچھ کہوں گا''۔چنانچہ جب نماز ہو چکی تو تمام انصار منبر کے گرد جمع ہو گئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تم پہلے قوم کا تاوان دیتے تھے، یتیموں کی پرورش کرتے تھے اور دوسری نیکیاں کرتے تھے لیکن جب اسلام آیا تو مال کی اس قدر حفاظت کرتے ہو۔انسان جو کچھ کھا لیتا ہے اس کا ثواب ملتا ہے اور چڑیاں جو کچھ کھا لیتی ہیں اس کا ثواب ملتا ہے''۔انصار پر اس تقریر کا یہ اثر ہوا کہ پلٹے تو سب نے اپنے اپنے باغ کی دیواروں میں ایک ایک دو دو شگاف کر دیے کہ ان کا فائدہ سب کو پہنچے (اسد الغابہ)۔

ایک بار مسجد نبوی میں ایک سائل آیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حکم دیا کہ اپنے پرانے کپڑے زمین میں ڈال دیں۔سب نے اپنے اپنے کپڑے ڈال دیے اور ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سائل کو دو کپڑے دے دیے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی ترغیب دی تو اب خود سائل نے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا صدقہ کر دیا (ابوداؤد)۔

ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آج تم میں کسی نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے''۔اسی دوران میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے جہاں ان کو ایک سائل ملا۔ان کے بیٹے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا ان سے لے کر سائل کو دے دیا۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہر قسم کی چھوٹی بڑی چیز خالصتاً لوجہ اللہ صدقہ میں دیتے، اس کو دیکھ کر منافقین طعنہ دیتے، بدگمانی کرتے لیکن ان پر اس کا کچھ اثر نہ پڑتا۔ایک بار حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آٹھ ہزار صدقہ میں دیے تو منافقین نے کہا ''یہ ریاکار آدمی ہے''۔لیکن ایک صحابی نے ڈول کھینچنے کی اجرت میں ایک صاع پایا اور اس کو صدقہ میں دیا تو منافقین نے کہا ''اللہ اس حقیر خیرات سے بے نیاز ہے''۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لاَ يَجِدُونَ إِلاَّ جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (التوبۃ: ۷۹)

''جو (ذی استطاعت) مسلمان دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور (بے چارے غریب) صرف اتنا ہی کما سکتے ہیں جتنی مزدوری کرتے ہیں (اور اس تھوڑی سی کمائی میں سے بھی خرچ کرتے) ہیں ان پر جو (منافق) طعن کرتے اور ہنستے ہیں، اللہ ان پر ہنستا ہے۔اور ان کے لیے تکلیف دینے والا عذاب (تیار) ہے''۔

اکرام کیسے کیا جائے؟

مولانا عبدالعزیز غازی دامت برکاتہم العالیہ

۷۔مہمان کی بات توجہ سے سننا:

مہمان امیر ہو یا غریب، جان پہچان ہو یا نہ ہو سب ہی کا خندہ پیشانی کے ساتھ اور مسکراتے چہرے کے ساتھ استقبال کریں اور توجہ کے ساتھ اس کی بات سنیں۔ کسی غریب کی آمد پر چہرے پر ناگواری نہ لائیں بہت سارے غریب اللہ تعالیٰ کے بہت ہی پیارے ہوتے ہیں، ان ہی غریبوں کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بعض غبار آلود چہرے پھٹے پرانے کپڑوں والے اگر کسی بات پر قسم کھالیں کہ یہ بات ایسی ہوگی تو اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی قسم پورا فرمادیتے ہیں''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک انتہائی غریب شخص گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے پوچھا کہ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس بے چارے کو تو کوئی اپنے گھر میں نہ بٹھائے اور اگر کہیں پیغام نکاح دے تو کوئی اس کو اپنی بچی بھی نہ دے، کچھ ہی دیر بعد ایک امیر خوب صورت لباس اور اعلیٰ گھوڑے پر سوار گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ صحابہ کرامؓ نے رض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر یہ کسی کے گھر جائے تو اس کو بڑے اہتمام سے بٹھایا جائے، شادی کا پیغام کہیں دے تو اس کا رشتہ قبول کرلیا جائے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اس دوسرے قسم کے انسانوں سے دنیا بھر بھی جائے تو یہ سارے مل کر بھی پہلے غریب انسان کا مقابلہ نہیں کرسکتے''۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم آنے والے غریب اور فقیر مہمانوں کا بھی خوب خندہ پیشانی سے استقبال کریں، مہمان کی بات توجہ سے سنیں اور چہرے پر ناگواری نہ لائیں...... جود وسخا کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث میں آتا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجود الناس

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جود وسخا والے تھے''۔

اشکال پیدا ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کئی کئی مہینے آگ نہ جلتی تھی، پیٹ پر پتھر بندھے ہوتے تھے، گھروں میں چراغ جلانے کے لیے تیل کے پیسے نہ ہوتے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخاوت کیسے کرتے تھے؟

جواب: جود کا معنی ہے **اعطاء ما ينبغي لمن ينبغي** کہ ہر ایک کو وہ چیز دینا جو اس کی ضرورت ہو۔ یعنی کسی انسان کو تسلی کی ضرورت ہے تو اس وقت جود وسخا اس کو تسلی دینا ہے، کسی انسان کو دینی رہ نمائی کی ضرورت ہے تو یہاں جود وسخا دینی رہ نمائی کرنا ہے، کسی انسان کا کوئی کام کسی دفتر میں پھنسا ہوا ہے تو اس کا وہ کام کردینا جود وسخا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس وسیع معنی کے اعتبار سے سب سے زیادہ جود وسخا عطا کیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو جو کچھ میسر آتا تو اس کو سو فی صد اللہ کی راہ میں خرچ کردیا کرتی تھیں۔ جب کہ آج کل اللہ عالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے دس فی صد بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے بہت ہی کم ملیں گے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں سو فی صد مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر کا آدھا مال یعنی پچاس فی صد اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کردیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، جو آپ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے، نے ایک لاکھ درہم ہدیہ کے طور پر دیے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فوری طور ہر غریب فقیر مستورات کو بلا کر وہ ایک لاکھ درہم ان میں تقسیم کردیے جب کہ خود روزے سے تھیں اور گھر میں فقر وفاقہ تھا، ایسے میں بھی ایک درہم تک گھر کے لیے نہ رکھا۔ اماں جان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے جود وسخا کا یہ عالم تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جود وسخا کا عالم کیا ہوگا......

بڑی پراتوں کی عادت ڈالیں:

گھروں میں بڑی پراتوں کی عادت ڈالیں، سنت یہ ہے کہ ایک پلیٹ میں کافی سارے لوگ شریک ہوں۔ اس سے کھانے میں برکت ہوتی ہے، جتنے ہاتھ پلیٹ میں زیادہ پڑتے ہیں اتنی ہی برکت ہوتی ہے اور جدید تحقیق بھی ثابت کرتی ہے کہ دوسرے انسان کا جھوٹا انسان کے لیے اینٹی بائیٹک کا کام دیتا ہے۔ اس لیے مٹی، سٹیل کی بڑی پلیٹیں وغیرہ خرید لی جائیں، ان بڑی پلیٹوں میں انسان جب کھانا کھائے گا تو زیادہ پلیٹیں خراب نہیں ہوں گے اور دھونے میں مشکل نہیں ہوگی۔ اگر چھوٹی چھوٹی پلیٹیں ہوں گی تو دس مہمان آجائیں تو دس کو دس سے ضرب دیں تو بہت سی پلیٹیں استعمال ہوجائیں گی۔ اس لیے گھر میں عادت ڈالیں کہ بری پراتیں استعمال کریں۔ چار چار، پانچ پانچ آدمی ایک پلیٹ استعمال کریں۔ نہیں تو کم از کم تین تین آدمی یا دو دو آدمی تو ہوں۔ اس سے آپس میں محبت بھی بڑھتی ہے اور صحت کے اعتبار سے بھی فائدہ ہے۔ اس میں برکت بھی ہوتی ہے اور آخر میں ان پلیٹوں کو صاف کردیں، حدیث میں آتا ہے کہ جب انسان برتن کو صاف کرلیتا ہے تو وہ برتن انسان کو یہ دعا دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شیطان سے ایسے ہی محفوظ رکھے جیسے تم نے مجھے شیطان سے محفوظ کردیا۔

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

18 اکتوبر: صوبہ ننگرہار.........ضلع بٹی کوٹ...............مجاہدین کا افغان فوجی دستے پر گھات لگا کر حملہ.........4 فوجی اہل کار ہلاک.........متعدد زخمی.........ایک گاڑی بھی تباہ

(قسط اول)

قضا اور اس کی شرعی بنیاد

مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی رحمہ اللہ

جب مسلمان کلمۂ اشھد ان لاالہ الااللہ پڑھتا ہے تو وہ خدا پر اپنے پختہ یقین کا اظہار و اقرار کرتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ عہد بھی کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی پسند کے مطابق گزارے گا۔ اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں بس اللہ تعالیٰ ہی کے حکموں پر چلے گا۔ جھگڑے ہوں گے تو اسے اللہ کے اتارے ہوئے قانون یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے سامنے پیش کرے گا اور شریعت محمدی کے فیصلہ کو دل کی گہرائیوں سے قبول کرے گا۔ لیکن اگر ایک طرف ایمان کا دعویٰ ہو اور دوسری طرف احکامِ خداوندی سے روگردانی ہو، شریعت کے احکام سے گریز ہو، اللہ کا فیصلہ چھوڑ کر دوسروں کا فیصلہ طلب کیا جاتا ہو تو سمجھئے کہ ایمان میں خامی ہے، اور اللہ تعالیٰ سے تعلّق کمزور تر۔ قرآن کریم نے نفس کی اس کیفیت کو بڑے بلیغ انداز میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ قرآن پاک کہتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ (النسا: ۵۹)

''اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔ اور حاکموں کا جو تم میں سے ہوں''۔

اور اگر آپس میں کوئی جھگڑا ہو جائے تو قرآن ہدایت دیتا ہے:

فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً (النساء: ۵۹)

''پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اس کو رجوع کرو طرف اللہ کے اور رسول کے، اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر، اور قیامت کے دن پر، یہ بات اچھی ہے اور بہت بہتر ہے اس کا انجام''۔

اور جو لوگ خدا کے فیصلے سے روگردانی کر کے شیطانی فیصلے قبول کرتے ہیں، ان کا حال سنئے:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُواْ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُواْ إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُواْ أَن يَكْفُرُواْ بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلاَلاً بَعِيداً (النساء: ۶۰)

''کیا تو نے نہ دیکھا ان کو جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ایمان لائے ہیں اس پر جو اترا تیری طرف اور جو اترا تجھ سے پہلے، (مگر) چاہتے ہیں کہ قضیہ (جھگڑوں کا فیصلہ کرائیں) لے جائیں شیطان کی طرف، حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ طاغوت کا کفر کریں۔ اور چاہتا ہے شیطان کہ ان کو بہکا کر دور لے جائے''۔

ایسے لوگوں کو جب خدا کے حکم کی طرف بلایا جاتا ہے تو ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح جان چھڑا لیتے ہیں:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْاْ إِلَى مَا أَنزَلَ اللّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُوداً (النساء: ۶۱)

''اور جب ان کو کہا جائے کہ آؤ اس (شریعت) کی طرف جسے اللہ نے اتارا ہے اور رسول کی طرف، تو آپ دیکھیں گے منافقین کو کہ وہ ہٹتے ہیں تجھ سے رک کر (کسی نہ کسی طرح جان بچانے کی کوشش کر کے اور اللہ کے فیصلہ سے گریز کرتے ہیں)''۔

ابھی تو ان منافقین کا حال یہ ہے کہ باوجود دعویٰ ایمانی کے فیصلۂ خداوندی سے گریز کرتے ہیں، جان بچاتے پھرتے ہیں اور غیر اللہ سے فیصلہ کراتے ہیں۔ لیکن جب ان کے اس برے کرتوت کی وجہ سے ان پر خدا کا عذاب نازل ہونے لگے تو پھر کیا کریں گے:

فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَآؤُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلاَّ إِحْسَاناً وَتَوْفِيقاًO أُولَـئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلاً بَلِيغاً (النساء: ۶۲،۶۳)

''پھر کیا ہو کہ جب ان کو پہنچے مصیبت اپنے ہاتھوں کے کیے ہوئے سے، پھر آویں آپ کے پاس قسمیں کھاتے ہوئے اللہ کی کہ ہم کو غرض نہ تھی مگر بھلائی اور ملاپ۔ اور یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جانتا ہے جو ان کے دل میں ہے، سو آپ ان سے تغافل کیجیے اور ان کو نصیحت کیجیے اور ان کے حق میں کہیے بات کام کی''۔

آگے قرآن پاک کہتا ہے کہ رسول تو اللہ تعالیٰ اس لیے بھیجتا ہے کہ بحکم

19 اکتوبر: صوبہ پروان......ضلع شینوار......مجاہدین کا افغان فوجی قافلے پر حملہ......6 افغان فوجی ہلاک

خداوندی اس کی اطاعت کی جائے۔ اور ان کے فیصلہ کے سامنے سرِتسلیم کر دیا جائے، اگر کچھ لوگ اس راہ میں غلطیاں کر چکے ہیں تو اب بھی ان کے لیے موقع ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع کریں:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلاَّ لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّهِ (النساء: ۶۴)

''اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس واسطے کہ ان کا حکم مانیں اللہ کے فرمانے سے''۔

قرآن کریم کے ان پاک ارشادات کا حاصل یہ ہے:

☆ اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانو، اور اپنے میں سے صاحبِ امر کے اُن احکام پر عمل کرو جو اللہ اور اس کے رسول کی مرضی کے مطابق ہوں۔

☆ کوئی نزاع آپس میں پیدا ہو جائے تو بس اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتاری ہوئی شریعت کے مطابق فیصلہ کراؤ۔

☆ ایک طرف ایمان کا دعویٰ اور دوسری طرف غیر اللہ سے اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کرانا منافقین کا کام ہے۔

☆ مومن ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے ہر اختلاف میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو حرف آخر تسلیم کرے اور اس کو خوشی کے ساتھ قبول و منظور کرے۔

پس یہی وہ تعلیمات ہیں جن پر قضا کی بنیاد ہے۔ قضا کا مطلب بس اتنا ہے کہ ''ہر قسم کے تنازعات اور مقدمات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی شریعت اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق فیصلہ لیا جائے''۔ حتیٰ کہ اگر کسی ملک پر مسلمان اقتدار و تسلط سے محروم ہو جائیں تو بھی وہ اپنے تنازعات کو کفر کی عدالت میں لے جانے کی بجائے دین اور شریعت کے مطابق ہی حل کرنے کے پابند ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے اسلام نے اپنی قیمتی کتابوں میں یہ بات صاف صاف لکھ دی ہے کہ جہاں اقتدار مسلمانوں کے ہاتھوں میں نہ ہو وہاں مسلمانوں کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے میں سے کسی شخص کو امیر منتخب کر لیں جو ان کے لیے قضاۃ کا تقرر کرے۔ مشہور فقیہ علامہ ابن عابدین شامیؒ نے لکھا ہے:

''وہ ممالک جہاں والی کفار ہو تو (وہاں) مسلمانوں کے لیے جمعہ اور عید کا قائم کرنا جائز ہے۔ اور مسلمانوں کی باہمی رضا سے مقرر کیا ہوا قاضی وہاں ''قاضی'' قرار پائے گا۔ پس مسلمانوں پر ضروری ہوگا کہ اپنے میں سے کسی مسلمان والی کی تلاش کریں''۔

اور علامہ ابن ہمامؒ نے فتح القدیر میں لکھا ہے:

''جب کسی ملک میں ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ وہاں نہ مسلمان بادشاہ ہو نہ کوئی دوسرا سردار ایسا والی جس کی طرف سے قاضیوں کا تقرر درست ہو، جیسی صورت حال قرطبہ جیسے ان مسلم ممالک میں پیدا ہو چکی ہے جہاں کفار کا غلبہ اور اقتدار ہے۔ ایسی صورت میں مسلمانوں پر واجب ہے ہوگا کہ وہ اپنے میں سے کسی ایک شخص پر متفق ہو کر اسے امیر بنالیں اور وہ ان کے مقدمات کے فیصلے کے لیے قاضی مقرر کرے اور وہی قاضی مسلمانوں کے باہمی تنازعات کا فیصلہ کیا کرے''۔

صاحب نہر کہتے ہیں:

''یہی وہ طریقہ ہے جس پر قلب کو اطمینان حاصل ہوتا ہے پس اس پر بھروسہ کرنا چاہیے''۔ (شامی، کتاب القضا، ص ۲۰۸، ج ۴)

ان ہی مصالح شرعی کی رعایت کرتے ہوئے ہر دور میں علمائے دین حنیف نے نظام قضا کے قیام کو ایک ضروری کام قرار دیا ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ نے ایک جگہ لکھا ہے:

''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی ایسی جماعت پر اپنے میں سے کسی کو امیر مقرر کر لینا ضروری قرار دیا جو دورانِ سفر عارضی طور پر تھوڑے سے افراد کے اکٹھا ہو جانے سے بن جاتی ہے اور اس طرح اجتماع کی تمام قسموں کے احکام پر متنبہ فرما دیا۔ اور ولایت قضا کا قیام تو دینی نقطۂ نظر سے اور اللہ تعالیٰ سے تقرب کے پیش نظر واجب ہے کہ یہ کام بہترین ثواب کا موجب اور خدا کے نزدیک کرنے والا ہے''۔ (کتاب الاختیارات للشیخ الاسلام ابن تیمیہ)

اور امام سید سمہودیؒ کا فتویٰ یہ ہے:

''ایک زمانے تک کسی علاقے میں قاضیوں کے تقرر کا سلسلہ بند کر دینا معصیت ہے''۔

فتاویٰ کبریٰ میں سید سمہودیؒ کے اس فتوے کے بعد متصلاً مذکور ہے:

''اس کی تائید علامہ مقدسی کے اس قول سے ہوتی ہے جو ''اشارات'' کے باب القضاء میں ہے کہ جب اہل شہر سب کے سب اس پر مجتمع ہو جائیں کہ کوئی شخص ان میں قضا کا والی نہ ہوگا تو سب کے سب گناہ گار ہوں گے''۔ (فتاویٰ کبریٰ)

علامہ ابن حجرؒ نے لکھا ہے:

''جب کسی علاقے پر اس کی مرکز سے دوری کے باعث یا اس وجہ سے کہ اس علاقے کی خبریں مسلم والی تک نہ پہنچتی ہوں یا وہاں کے لوگ سلطان کی اطاعت نہیں کرتے اگر (اس طرح کے اسباب کی وجہ سے) سلطان کا اثر اور اقتدار اس علاقہ پر ختم ہو چکا اور وہاں اس نے قاضی مقرر نہیں کیے تو وہاں

20 اکتوبر: صوبہ فاریاب.................ضلع دولت آباد.........مجاہدین نے دو انٹیلی جنس آفسروں کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا

کے ذمہ داروں پر واجب ہوگا کہ کسی کو اپنا والی مقرر کرلیں جو ان کے احکام شرعی کو انجام دیں۔ اور ان کو منتشر چھوڑ دینا جائز نہ ہوگا کہ اس سے بڑے نقصان کا اندیشہ ہے''۔ (فتاویٰ کبریٰ)

علامہ ابوالحسن اصحی شافعیؒ سے پوچھا گیا کہ

''اگر کسی علاقے میں بااقتدار حاکم موجود نہ ہو اور عورتوں کے لیے ولی نہ ہو، بچوں کے لیے وصی نہ ہو، اسی طرح مسلمانوں کے دوسرے معاملات کے لیے کوئی ذمہ دار نہ ہو تو کیا اس ملک والوں کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ کسی فقیہ (قاضی) کو مقرر کرلیں جو ان کے ناموس اور اموال کے بارے میں شرع کی روشنی میں معاملات طے کرے؟''۔

تو انہوں نے جواب دیا:

''ہاں! جب ان کے معاملات کا ذمہ دار والی موجود نہ ہو تو اہل حِل وعقد میں سے تین آدمی اکٹھے ہو کر قاضی مقرر کرلیں''۔

اکابر ہند کا رجحان:

اکابر علمائے ہند میں حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کا جو مقام ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے، انہوں نے انگریز کا تسلط ہوتے ہی حسبِ ذیل فتویٰ دیا تھا:

''اگر کفار کی طرف سے مسلمان ولی' دارالحرب کے کسی مقام پر مقرر ہو تو اس ولی مسلم کی اجازت سے جمعہ قائم کرنا درست ہے، ورنہ مسلمانوں کو چاہیے کہ ایک امین اور دین دار شخص کو سردار (ولی) خود ہی مقرر کرلیں اور اس کے حکم سے جن نابالغوں کا کوئی ولی نہ ہو نکاح پڑھایا جائے اور غائب اور یتیموں کے مالوں کی حفاظت کی جائے اور موافق حصص شرعیہ ان ترکات کی تقسیم کی جائے جن میں نزاع ہو، سوائے اس بات کے کہ ملکی کاموں میں مداخلت اور تصرف والی کو نہیں کرنا چاہیے''۔

اکابر علمائے ہند نے اجتماعی حیثیت سے بھی اور انفرادی طور پر بھی قضائے شرعی کے قیام کی ہمیشہ اہمیّت محسوس کی ہے اور اس کے قیام کے لیے جدوجہد کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ جمعیۃ علمائے ہند کے اساسی اصول و آئین وضوابط (جو دہلی کے اجلاس ۷، ۸، ۹ ربیع الاول مطابق ۱۹، ۲۰، ۲۱ نومبر ۱۹۲۰ میں منظور ہو کر شائع ہوئے ہیں) میں دفعہ ۴ شق واو کے تحت اغراض و مقاصد کے ذیل میں ''شرعی ضرورتوں کے لحاظ سے فصل خصومات کے لیے محکمہ دارالقضاء قائم کرنا'' بھی داخل ہے۔ جمعیۃ علمائے ہند نے اپنے بارہویں اجلاس منعقدہ ۱۹۴۱ء بمقام جون پور بصدارت شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ میں حسب ذیل تفصیلی تجویز منظور فرمائی:

''تجویز ۵: جمعیۃ علمائے ہند کا یہ اجلاس ہندوستان میں مسلمانوں کی مذہبی ترقی اور اقتصادی اصلاح اور ہر نوع کی فوز وفلاح کے لیے ضروری سمجھتا ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کے ماتحت اپنا امیر منتخب کرلیں، اس کے ہاتھ پر سمع و طاعت کی بیعت کریں، یہ ایک اہم فریضہ ہے جس کی طرف جمعیۃ علمائے ہند ۱۹۲۱ء سے مسلمانوں کو توجہ دلا رہی ہے، بہرحال مسلمانوں پر اس فریضہ کی ادائیگی لازم ہے''۔

اس تجویز کو حضرت مولانا عبدالصمد رحمانیؒ کی اس توضیح کی روشنی میں پڑھیں جس میں موصوف نے قیام امارت کے مقاصد کو بیان فرمایا ہے:

''(اس کا) مقصد مسلمانوں کی صحیح مذہبی تنظیم اور ان کی اسلامی زندگی کی استواری، اسلامی حقوق اور مفادات کی نگہداشت، اسلامی اصول وفروع اور اس کے احکام کو برائے کار لانا، اور بقدر وسعت اس کیا جرا اور تنفیذ کے مواقع پیدا کرنا تھا، اور نکاح وطلاق، میراث وخلع کے احکام کی صحیح صورت میں اقامت تھا۔ اور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیزؒ کے الفاظ میں اقامت جمعہ واعیاد، والنکاح من ولی من الصغار وحفظ مال غائب وایتام قسمت ترکات متنازع فیہا علی السہام کے فرائض کو انجام دینا تھا''۔ (تاریخ امارت)

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

20 اکتوبر: صوبہ ہلمند.........ضلع نادعلی.........نیٹو فوجی قافلے پر فدائی مجاہد کا حملہ.........فدائی حملے میں 10 نیٹو اہل کار ہلاک

(آخری قسط)

فریضۂ امر بالمعروف ونہی عن المنکر

مولانا عبدالوہاب ہاشمی حفظہ اللہ

من رأی منکم منکرًا فلیغیرہ بیدہ......پھر اُس کو وہ تبدیل کر دے، منع کر دے......**بیدہ**......اپنے ہاتھ سے، ہاتھ سے منع کرنے کے لیے شرط یہ ہے کہ جب آپ اُسے منع کریں تو اس کے نتیجے میں اُس سے بڑھ کر کوئی بڑا فساد برپا ہونے کا خطرہ نہ ہو۔یعنی آپ کا غالب گمان یہی ہو کہ اس کے نتیجے میں کسی قسم کا کوئی بڑا فساد رونما نہیں ہوگا......مثلاً ابھی کوئی یہاں محلے میں موسیقی سن رہا ہے، تو یہ ایک منکر ہے اور آپ پر لازم ہے کہ آپ اُسے منع کریں......اب آپ ہاتھ سے منع کریں گے تو آپ کا غالب گمان یہ ہے کہ بھئی! پشتون لوگ ہیں اور یہ لوگ زبردستی سے مان کر نہیں دیتے، جب کہ میں یہاں پر مہاجر ہوں یا میں یہاں پناہ گزین ہوں یا میں امنیت کی بنا پر اپنی جگہ سے نکل نہیں سکتا......

اب دیکھیں کہ اس صورت میں **نہی عن المنکر بالید** کا عمل کرنے سے کتنا فساد برپا ہونے کا اندیشہ ہے......ایک تو یہ کہ آپ مخفی طور پر یہاں قیام پذیر تھے لیکن آپ نے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا......دوسری بات یہ کہ عین ممکن ہے کہ عوام میں نفرت پروان چڑھے کہ یہ باہر سے آ کر ہم پر زور زبردستی کے حکم چلا رہے ہیں۔ایسا ہونے پر وہاں کے لوگ آپ کی مخالفت میں بڑھتے بڑھتے یہاں تک بھی پہنچ سکتے ہیں کہ آپ کو وہاں سے نکال باہر کریں......لہٰذا اس صورت میں اگر آپ **نہی عن المنکر بالید** کرتے ہیں تو آپ کو اس کے لیے لازماً اپنے ٹھکانے سے نکلنا پڑے گا جس کے نتیجے میں جو مسائل پیش آسکتے ہیں اُن کا ذکر کیا ہے، اس صورت میں جہاد تعطل کا شکار ہوسکتا ہے......کیونکہ اگر مقامی لوگ تمام مجاہدین کو اپنے علاقے سے نکال دیں تو فریضۂ جہاد معطل ہو کر رہ جائے گا......

> یہ جو آج ہماری کوتاہیاں موجود ہیں، ہمارے یہاں کوئی جمہوریت کی دعوت لے کر کھڑا ہوا ہے، کوئی گلیوں کو پختہ کرنے اور سیوریج ڈالنے کی دعوت لیے موجود ہے، کوئی چھ نمبروں کی دعوت لے کر نکلا ہوا ہے، کوئی فروعی اور فقہی مسائل کی دعوت دے رہا ہے، رفع الیدین کرو نا کرو......یہ سارا المیہ صرف اسی وجہ سے ہے......ہمیں اصول الدعوۃ سے شناسائی ہی نہیں ہے......

یہاں جہاد بڑا فریضہ ہے اور یہ جو موسیقی سننے کا گناہ ہو رہا ہے یہ چھوٹا گناہ ہے......آپ جس کے خلاف نبرد آزما ہیں وہ تو بڑا فساد اور بڑا گناہ ہے......کفر اور شرک کے خلاف آپ برسرِ پیکار ہیں......اگر چھوٹے گناہ کی نہی کرنے کی وجہ سے آپ کا جہاد معطل ہو جاتا ہے تو یہ جائز نہیں ہے......لیکن یہاں کے مقامی لوگ اور یہاں کے مقامی مجاہدین اگر اسی موسیقی سننے والے کے پاس جائیں اور اُسے اس گناہ سے بزور روکیں تو اس سے فساد پھیلنے کا خدشہ نہیں ہے......لہٰذا مقامی افراد کے لیے تو اس گناہ کا تدارک کرنا جائز ہے لیکن مہاجرین کے لیے جائز نہیں ہے......وہ ہاتھ سے منع کرنے پر قادر ہیں لیکن آپ زبان سے بھی منع نہیں کریں گے......کیونکہ آپ یہاں چھپے ہوئے ہیں......آپ صرف قلب سے اس گناہ کو برا جانیں گے......سو یہ قاعدہ لازماً ذہن میں رہنا چاہیے......

یہ **امر بالمعروف ونہی عن المنکر** کا کام ہے......**امر بالمعروف ونہی عن المنکر** کے نتیجے میں اگر اس سے بڑھ کر کوئی فساد برپا ہوتا ہے تو پھر قواعد موجود ہیں......ایک قاعدہ ہے **ارتکاز احق ضرارین**......یہ فقہی قاعدہ ہے، دو ضرر موجود ہیں، دو منکر موجود ہیں، ان میں سے آپ نے احق جو حقیق (یعنی چھوٹا) ضرر ہے، اُس ضرر کو آپ اختیار کر لیں تا کہ بڑے ضرر سے آپ بچ جائیں......اس قاعدہ کے تحت آپ نے **امر بالمعروف ونہی عن المنکر** کے طریقے کا انتخاب کرنا ہے......اور اسی طرح ایک قاعدہ ہے **دفع الضرر اولیٰ من جلب المصلحة**......ضرر کو دفع کرنا یہ اولیٰ ہے، بہتر ہے مصلحت حاصل کرنے سے......

ایک چیز میں مصلحت بھی ہے اور ساتھ ضرر بھی ہے، آپ مصلحت کو ترک کر دیں اور اس کے ضرر کو ضرور ختم کریں......مثلاً ابھی آپ نے موسیقی سے منع کرنا ہے، اس میں مصلحت بھی ہے اور ضرر بھی ہے......مصلحت یہ ہے کہ گناہ دب جائے گا لیکن اس میں ضرر یہ ہے کہ آپ کو پورا مرکز لوگوں کی نظروں میں آجائے گا......اور آپ یہاں سے اپنا بوریا بستر لپیٹنے پر مجبور ہو جائیں گے......یا ہوسکتا ہے کہ پورے گاؤں والے آپ کے دامن گیر ہو جائیں کہ ہمارے لڑکے کو کیوں مارا ہے؟ تو ایک طرف اس میں مصلحت بھی ہے اور دوسری طرف ضرر بھی ہے......آپ اس مصلحت پر سمجھوتہ کر لیں......لیکن ضرر سے ضرور بالضرور بچیں......ضرر کو دفع کریں، ضرر کا دفع ہونا اس میں ہے کہ بس خاموش رہیں......**احق ضرارین**......اب یہ بھی ضرر ہے کہ وہ گناہ یونہی ہوتا رہے اور یہ بھی ضرر ہے کہ اگر آپ اُس سے منع کریں گے تو پورے علاقے میں معروف ہو جائے گا کہ یہاں تو مجاہدین کا ٹھکانہ ہے یا غالب گمان ہے کہ لوگ آپ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے......اب دونوں ضرر کو آپ دیکھ لیں کہ کون سا ضرر بڑا ہے......جو چھوٹا ہے اُس کو اختیار کر لیں اور جو بڑا ہے اُس سے بچیں......تو یہ تمام اصول و

20 اکتوبر: صوبہ ننگرہار..................ضلع خوگیانی..................افغان فوج کی چوکی پر مجاہدین کا حملہ..........9 افغان فوجی ہلاک..................11 زخمی

ضوابط ہیں جو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے زمرے میں آتے ہیں......

میرے عزیز دوستو! فریضہ **امر بالمعروف ونهی عن المنكر** کے اسرار ورموز اور اصول وقواعد کو سمجھانے کے لیے الگ سے باقاعدہ دورہ ہے جسے اصول الدعوۃ کے نام سے پکارا جاتا ہے......جس میں دعوت کے اصول سکھائے جاتے ہیں......میرے عزیز دوستو! دعوت ایک عظیم فریضہ ہے، وسیع باب ہے، اس کے بے شمار احکامات ہیں، ایک درس یا ایک نشست میں اس کا مکمل احاطہ کرنا ممکن ہی نہیں......اس پر بڑی اور ضخیم کتب لکھی جا چکی ہیں......

یہ بھی ایک افسوس کی بات ہے، ایک المیہ ہے، ایک بہت بڑی کوتاہی ہے کہ ہمارے مدارس میں، دینی مدارس میں جو حقیقتاً ورثۃ الانبیاء کو تیار کر رہے ہیں......اور ورثۃ الانبیاء کا کام یہی ہے کہ وہ **امر بالمعروف ونهی عن المنكر** کا فریضہ سرانجام دیں......لیکن اُن کی اصل جو ذمہ داری ہے اُس کے متعلّق کسی قسم کی کوئی تربیت ہمارے مدارس میں نہیں دی جاتی......اصول الدعوۃ کے نام سے کوئی مضمون نہیں ہے، دعوت کے اصول وضوابط کو سکھانے کا اہتمام کرنا، یہ نہیں ہے......اور یہ بہت ہی افسوس ناک صورت حال ہے......اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے بزرگوں کو، علما اور اکابرین کو اس طرف متوجہ فرمائے کہ مدارس کے نصاب میں کوئی ایک مضمون ایسا ضرور رکھیں جو اصول الدعوۃ کے طرز پر ہو......

عرب دنیا میں تو اصول الدعوۃ ایک تخصص ہے......ثانویہ سے جب فارغ ہو جاتے ہیں اور اسلامی جامعات میں جب جاتے ہیں تو وہاں پر مختلف شعبہ جاتی تخصص ہیں، لغۃ العربی تخصص ہے، اسی طرح ایک تخصص کلیۃ الاصول الدعوۃ کے نام سے ہے......اصول الدعوۃ کے نام سے ایک الگ شعبہ قائم ہوتا ہے، جس میں ایک طالب علم کو تیرہ سال تک اصول الدعوۃ پڑھایا جاتا ہے......تیرہ سال امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے اصول وضوابط پڑھتے ہیں......آپ تصور کریں کہ تیرہ سال اس میں لگائے جاتے ہیں کہ دعوت کے کیا طریقے ہیں، دعوت کو کس طریقے سے پیش کرنا ہے......اس میں پھر طویل ابواب اور مباحث ہوتے ہیں......'دعوت' ایک باب ہے، اس میں پھر آگے ہزاروں مسائل ہیں کہ آپ نے کس چیز کی دعوت دینی ہے......

یہ جو آج ہماری کوتاہیاں موجود ہیں، ہمارے یہاں کوئی جمہوریت کی دعوت لے کر کھڑا ہوا ہے، کوئی گلیوں کو پختہ کرنے اور سیوریج ڈالنے کی دعوت لیے موجود ہے، کوئی چھ نمبروں کی دعوت لے کر نکلا ہوا ہے، کوئی فروعی اور فقہی مسائل کی دعوت دے رہا ہے، رفع الیدین کرو نا کرو...... یہ سارا المیہ صرف اسی وجہ سے ہے......ہمیں اصول الدعوۃ سے شناسائی ہی نہیں ہے......اصول الدعوۃ میں ایک بڑا باب ''موضوع الدعوۃ'' ہے......آپ نے دعوت کس چیز کی طرف دینی ہے؟ اور کس چیز کی طرف آپ نے دعوت نہیں دینی؟

پھر 'صفات الداعی' کا باب ہے......کہ داعی کو کس طرح کی صفات واوصاف کا حامل ہونا چاہیے......داعی کی اپنی صفات ہوتی ہیں کہ وہ حلیم ہو، وہ حریص ہو، گالم گلوچ کرنے والا نہ ہو، حکمتوں اور مصلحتوں سے پوری طرح شناسا ہو، صابر ہو، ایسا نہیں کہ کسی نے ایک مرتبہ جھٹلا اور دھتکار دیا کہ ''میرے پاس دوبارہ نہ آنا'' تو یہ بھی کہہ دے کہ ''ٹھیک ہے جاؤ میری طرف سے جہنّم میں جاؤ، میں تمہاری بھلائی چاہتا ہوں اور تم الٹا مجھے ہی ذلیل کرنے پر تُلے ہو'......نہیں! صبر کا مرقع ہو، دعوت کے میدان میں تکالیف برداشت کرنے والا ہو......اس کے ساتھ ''صفات المدعوّ'' کہ جو آپ کے مدعو ہیں، جن کو آپ دعوت دے رہے ہیں، وہ کون ہیں؟ کافر ہیں؟ پھر کفار میں بھی وہ اہل کتاب ہیں؟ یا مشرک ہیں؟ یا ملحد ہیں؟ ہر ایک کے لیے الگ دلائل اور الگ طریقہ دعوت ہوتا ہے......اگر آپ نے مشرکین کو دعوت دینی ہے تو مشرکین کو مخاطب کرنے کے اپنے طریقے اور اصول ہوتے ہیں......اور یہود ونصاریٰ کو مخاطب کرنے کے اپنے الگ اصول ہوتے ہیں کہ اُنہیں کس طریقے سے مخاطب کرنا ہے......اور جو ملحدین ہیں، اللہ ہی کے انکاری ہیں، اُن کے لیے اسلوبِ دعوت مختلف ہوتا ہے......

قرآن مجید میں آپ دیکھ لیجیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کفار کو کس طرح مخاطب کرتے تھے......یہ آخری پاروں میں کثیر عقلی دلائل کس طرف اشارے کرتے ہیں؟ وہ لوگ آخرت کے منکر تھے، کہتے تھے کہ آخرت کا کوئی وجود ہی نہیں......اللہ رب العزت نے سیکڑوں آیات میں اسی ایک موضوع کو لیا ہے......ان کفار کو کبھی نباتات کی مثال دی جاتی......کہ دیکھو! میں بارش برساتا ہوں، بارش کی وجہ سے پھر حبہ ہوتا ہے، یعنی دانہ......پھر وہ اُگتا ہے، پھر پرورش پاتا ہے، پھر بڑا ہو جاتا ہے، پھر لہلہاتی فصل تیار ہوتی ہے، پھر آخر کار ختم ہو جاتا ہے......پھر بارش ہوتی ہے، پھر زمین زندہ ہوتی ہے......تو جس طرح میں اس مردہ زمین کو زندہ کرتا ہوں، کیا تمہیں نہیں کر سکتا؟ پھر اللہ تعالیٰ اُنہیں مثال دیتے ہیں کہ تم تو سرے سے تھے ہی نہیں......میں نے ہی عدم سے تمہیں وجود بخشا اور اب جب تمہارا جسم ہوگا جو اگرچہ قبر کی مٹی میں مل چکا لیکن جب میں تمہیں عدمِ محض سے جیتا جاگتا انسان بنا سکتا ہوں تو کیا قبر میں پڑی تمہاری بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ نہیں کر سکتا؟ یہ تمام دلائل کسے دیے جا رہے ہیں؟ مشرکین کو......کیونکہ مشرکین تو آخرت کے منکر تھے، تو اُنہیں آخرت کے برحق ہونے کے دلائل دیے جاتے ہیں......

لہٰذا ہر مدعو کے لیے اُس کے نظریات ومزاج کے مطابق دلائل ہوتے ہیں......ان مدعوئین میں کوئی منافق ہوتا ہے، کوئی گناہ گار ہوتا ہے، ان میں کوئی مرتد ہوتا ہے......ہر ایک تک دعوت پہنچانے کے لیے الگ الگ دلائل اور اسلوبِ دعوت درکار ہوتا ہے......المہم یہ بات اس لیے آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ اس مضمون کی اہمیّت آپ کے ذہن میں بیٹھ جائے...... **امر بالمعروف ونهی عن المنكر** کے فریضے کو ہلکا نہیں

21 اکتوبر: صوبہ ہلمند......ضلع گریشک......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک افغان فوجی ٹینک تباہ......5 فوجی ہلاک

سمجھیں کہ جسے ہر ایک ادا کرسکے اور اُس کا پوری طرح حق بھی ادا کرسکے......اس کے لیےضروری ہے کہ ہم اگر مجموعہ چلاتے ہیں، مراکز چلاتے ہیں یا کسی وسیع علاقے اور خطے کے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں تو ہمارے اندر سے چنیدہ افراد ایسے ہونے چاہئیں کہ جو اصول الدعوۃ کے مضمون پر اچھی طرح گرفت رکھے ہوں......اور اُس میں تخصص کیے ہوئے ہوں......

آنے والے دور میں ان شاء اللہ، اللہ رب العزت مجاہدین کو فتوحات سے سرفراز فرمائیں گے......ہم اس سرزمین پر استیلا اور تسلط قائم کرلیں تو فریضۂ **امر بالمعروف ونھی عن المنکر** کی ادائیگی کے لیے لامحالہ ایک الگ شعبہ قائم کرنا ہوگا......آپ اُسے ادارے کا نام دیں یا وزارت کا عنوان دیں، بہر حال اسلامی امارت کے لیے لازمی ہوگا کہ وہ اس کو قائم کرے......اگر وہ اسلامی امارت 'افغانستان اور پاکستان میں قائم ہو یا دنیا کے کسی بھی خطہ میں قائم ہو، اسے یہ قدم لازماً اٹھانا پڑے گا کہ جو لوگ فریضۂ **امر بالمعروف ونھی عن المنکر** کا کام کر رہے ہیں' وہ دیکھے کہ یہ افراد اس کام کو کس طریقہ سے کر رہے ہیں......اگر اس سلسلے پر اگر توجہ نہ دی گئی تو ہر کوئی اپنے مزاج کے مطابق یہ کام کرے گا، جس سے نظام میں بہت سی خرابیاں در آئیں گی......لہٰذا اگر آپ اس سارے خطے میں اسلام نظام کو قائم کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے متخصصین موجود ہوں، جو یہ عظیم فریضہ سنبھالیں اور حکمت، مصلحت اور اسلوب دعوت کے تمام تقاضوں کو نبھاتے ہوئے اس فریضہ کو سرانجام دیں......اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

واقول قولی ھذااستغفر اللہ لی ولکم ولسائر للمومنین سبحانک اللھم وبحمدک اشھدان لاالہ الاانت استغفرک واتوب الیک

☆☆☆☆☆

بقیہ: قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا

دنیا میں کانٹے ہیں تو جہنّم میں کانٹے دار جھاڑیاں ہیں۔ جب جہنمی کو بھوک لگے گی اور شدید بھوک ہوگی تو زقوم کا درخت کھانے کو دیا جائے گا۔ وہ ایلوے سے زیادہ کڑوا ہوگا اور اس کے کانٹے دنیا کے کانٹوں سے زیادہ چبھنے والے ہوں گے، اس میں مردار کی بدبو ہوگی اور انتہائی گرم ہوگا۔ جب یہ کھانا جہنمی کھائے گا تو اس کے حلق میں پھنس جائے گا اس کو اچھو لگ جائے گا، اب وہ بے چین ہوگا اور دنیا میں اس موقع پر پانی استعمال کرتا تھا تو پانی مانگے گا۔ حدیث میں ہے کہ فرشتہ ایک دیگ میں پانی لائے گا اور دیگ بھی تانبے کی ہوگی اور نہایت سخت گرم پانی ہوگا، پانی لانے کے بعد ایک گرز اور ہتھوڑے سے اس کے سر پر مارے گا، جس سے زخم ہوگا پھر اس پر پانی ڈالے گا اور اس سے کہے گا کہ پیو۔ وہ انکار کرے گا اور ادھر بے چینی ہوگی۔ گلے میں کھانا پھنسا ہوا ہے اب جو پانی ہونٹ کے قریب لے جائے گا تو اس کی گرمی سے اوپر کا ہونٹ پھول کر سر تک اور نچلا ہونٹ ناف تک آجائے گا اور جب پیٹ پڑے گا تو ساری آنتیں کٹ کٹ کر باہر آجائیں گی۔

قرآن کریم میں فرمایا گیا کہ **ویاتیہ الموت من کل مکان**...... ہر طرف سے موت کا سامان ہوگا......**وما ھو بمیت**......مگر موت نہیں آئے گی کہ اس کو نجات مل جائے۔ تو جہنّم میں بچھو بھی جہنّم میں سانپ بھی، جہنّم میں ایسے بدمزہ کھانے بھی ہیں......

جهنم میں عداوت بھی ھوگی:

جہنّم میں عداوت ہوگی جیسے دنیا میں ہے وہاں بھی اہل جہنّم ایک دوسرے کو لعنت ملامت کریں گے، ایک دوسرے کو گالم گلوچ کریں گے، ایک دوسرے کو پیچھے کریں گے، محبت کا نام نہیں ہوگا، جہنّم میں عداوت ہی عداوت ہوگی۔ تو دنیا میں ان عذابوں کی ایک ایک مثال رکھی گئی ہے تاکہ ان بچھوؤں کو دیکھ کر ان بچھوؤں کو یاد کریں، یہاں کے سانپ دیکھ کر وہاں کے سانپ کو یاد کریں، اس آگ کو دیکھ کر اس آگ کو یاد کریں اور دنیا کی عداوت کو دیکھ کر جہنّم کی عداوت یاد کریں۔

تین ھزار سال تک جھنم دھکائی گئی ھے:

آگ کے بارے میں حدیث میں ہے کہ ایک ہزار سال تک فرشتوں نے اس کو جلایا تو وہ آگ بالکل سفید ہوگئی۔ پھر ایک ہزار سال تک اس کو جلایا تو سرخ ہوگئی اور پھر ایک ہزار سال تک جلایا تو وہ کالی ہوگئی۔ تین ہزار سال تک جہنّم دہکائی گئی ہے۔ وہ کالی آگ ہے کہ مشرق میں اگر اس کا ایک گولہ رکھ دیں تو مغرب والے اس کی گرمی محسوس کریں گے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: اکرام کیسے کیا جائے؟

پلاسٹک ڈنر سیٹ کا طبی نقصان:

آج کل جو پلاسٹک کے ڈنر سیٹ آگئے ہیں یہ طبی لحاظ سے نقصان دہ ہیں۔ جب اس میں گرم سالن ڈالا جاتا ہے تو اس میں سے چھوٹے چھوٹے اجزا نکلتے ہیں اور انسان کے جسم میں چلے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انسان کو طرح طرح کے امراض مثلاً کینسر، ٹی بی وغیرہ لگ جاتے ہیں۔ تو پلاسٹک کے بنے ہوئے برتنوں سے احتیاط کریں۔ اگر وہ برتن شیشے کے، چینی کے یا مٹی کے بنے ہوئے ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

21 اکتوبر: صوبہ کنڑ............صدر مقام اسد آباد............مجاہدین کے میزائل حملے............2 امریکی ٹینک تباہ............5 نیٹو اہل کار ہلاک

خوارج کون؟

مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ

عالم اسلام کا حکمران طبقہ دو سو سال سے اس امت کا خون چوس رہا ہے، اپنی سفلی خواہشات کو معبود بنائے بیٹھا ہے، ان خواہشات کی تکمیل کے لیے مسلمانوں کو ذلت کی زندگی جینے پر مجبور کیا ہے، اپنی اولاد کے پیٹ بھرنے کے لیے عام مسلمان کے منہ سے نوالہ تک چھین لیا ہے......اپنے اقتدار کو دوام بخشنے کے لیے اسلامی غیرت کا سودا کیا ہے......کافروں کے ہاتھوں مسلمانوں کو ذلیل کرایا ہے......عالمِ اسلام کے وسائل کوکوڑیوں کے دام اپنے انگریز آقاؤں کی جھولی میں ڈال دیا ہے......اسلامی قوانین کی جگہ ابلیسی نظام رائج کیا اور پھر اس نظام کی حفاظت کے لیے باقاعدہ فوج اور پولیس بنائی ہے۔

آج جب کہ پورے عالمِ اسلام میں بے داری ہے، کافروں اور اسلام کے دشمنوں سے نفرت عام مسلمانوں میں پائی جارہی ہے، الحمدللہ ہر ملک کا عام مسلمان اس حقیقت کو جان چکا ہے کہ صدیوں سے جو ذلت اس امت پر مسلط ہے اس کی اصل وجہ یہی طبقہ ہے جس نے اپنی دنیا بنانے کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو یتیمی ولا چاری کا اسیر بنایا ہے۔ آج مسلمان اپنی کھوئی ہوئی عزت واپس لینا چاہتا ہے......امریکہ و یورپ کی غلامی سے نکلنے کا خوش مند ہے......کفریہ نظام سے باغی ہو کر اس دنیا میں اللہ کے نظام کو نافذ دیکھنا چاہتا ہے......گناہوں سے اٹے اور ظلم میں دبے اس ماحول میں اس کا سانس گھٹتا ہے......وہ آرزومند ہے کہ اسلام کی تر و تازہ بہاروں میں جیے......صرف ایک اللہ کا بن کر رہے......اپنی آنکھوں سے مسلمانوں کی عزت دیکھے......اس کے کانوں میں کسی عافیہ صدیقی اور فاطمہ کی چیخیں نہ پڑیں......!

یہ جذبہ صرف نوجوانوں، بوڑھوں اور بچوں کا ہی نہیں بلکہ گھروں میں موجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی بیٹیاں اور عائشہ و حفصہ (رضی اللہ عنہما) کی جانشین بھی اب سروں پر کفن باندھے شریعت یا شہادت کا نعرہ لگا چکی ہیں۔

لہٰذا خواہشات کے معبود کو بچانے کے لیے حکمران طبقہ، ان کے عسکری اور مذہبی محافظ سبھی حرکت میں آچکے ہیں۔ قوت سے اس عوام کو کچلنا چاہتے ہیں......نوجوانوں کے دینی جذبات کو ختم کرنے کا عزم کیے ہوئے ہیں۔ قوت کا استعمال اتنے بڑے پیمانے پر ہے جیسے کسی بڑے دشمن ملک سے جنگ ہو رہی ہو۔ جب کہ مذہبی ہتھیاروں کا استعمال بھی اندھا دھند طریقے سے کیا جارہا ہے۔ لمبے چوڑے فتووں کی بوچھاڑ کی جارہی ہے...... واعظوں کے وعظ ہیں، اہل قلم کی تحریروں سے امریکی جراثیمی و کیمیائی مواد کی بدبو آرہی ہے۔ اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جہاد کرنے والے باغی ہیں...... ہندوستان میں بتوں کے نظام سے بغاوت کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نظام کے لیے لڑنے والے دہشت گرد ہیں......شراب کو حلال (اجازت/پرمٹ) کرنے والوں...... بدکاری کے اڈوں، مساج سینٹروں، نائٹ کلبوں کو جائز (قانونی) قرار دینے والوں سے قتال کرنے والے خوارج ہیں......اللہ کے قانون کو معطل کر کے، غیر اللہ کے قانون کے مطابق نظامِ زندگی چلانے والے، اللہ کے نظام کو رد کر دینے والے، اللہ کے نظام کو قوت کے زور پر اکھاڑ کر پھینک دینے والے......اللہ کے حرام کو حلال کر لینے والے طبقے کو جو کافر کہتے ہیں، وہ تکفیری ہیں......!

> **دیانت داری سے فیصلہ کیجیے! خوارج کون ہیں؟ وہ مجاہدین جو دشمنانِ اسلام سے لڑتے ہیں اور امت مسلمہ کے دفاع میں اپنی جانوں کی بازیاں لگا دیتے ہیں یا وہ جو دشمنانِ اسلام کے ساتھ مل کر اہل ایمان کا خون اپنے لیے حلال کر لیتے ہیں؟ سرزمینِ شام کو دیکھئے! وہاں مسلسل شیعوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا خون بہایا جاتا رہا، مسلمانوں کی بستیاں اس طرح مٹا دی گئیں کہ ان کو دفنانے والا بھی کوئی نہ بچا، لیکن اس حکمران طبقے اور نام نہاد مسلم افواج نے ان کی مدد کے لیے کیا کیا؟ الحمدللہ یہ مجاہدین ہی ہیں جو وزیرستان سمیت سارے عالم سے اڈا اڈ کر شام پہنچے......صرف اس امت کی خاطر......صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی بیٹیوں کی عزت بچانے کی خاطر......**

یہ ہیں وہ جراثیمی و کیمیائی مواد سے لیس ہتھیار جو اس طبقے کی جانب سے آرہے ہیں جو دو سو سال سے اس امت کے بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو یرغمال بنائے ہوئے ہے۔ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی بیٹی کو گلی گلی، سڑک سڑک، دفتر دفتر اور فیکٹری فیکٹری ذلیل کیا ہے۔ اس کو گھر کی شہزادگی والی زندگی سے نکال کر فٹ پاتھوں، بسوں اور دفتروں میں دھکے کھانے پر مجبور کیا ہے۔ اس طبقے نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ان بدترین کافروں کا غلام بنایا ہے، جو اپنے گھروں میں بھی حکمرانی کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ انہوں نے کافروں کو اتنی ہمت دی ہے کہ وہ جب چاہیں ہمارا قرآن جلائیں......جب چاہیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکے بنائیں......یہ طبقہ پھر بھی ان کے کہنے پر کلمہ گو مسلمانوں کے خلاف اپنی فوج استعمال کرتا ہے......ان کے لیے جان دیتا ہے اور مسلمانوں کی جان لینے کو حلال (آئینی) کہتا ہے۔

21 اکتوبر: صوبہ پروان......ضلع سیاہ گرد......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک افغان فوجی گاڑی تباہ......5 افغان فوجی اہل کار ہلاک

انصاف اور دیانت داری سے دیکھا جائے تو عالم اسلام پر مسلط اس حکمران طبقے میں وہ تمام نشانیاں پائی جاتی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج میں بیان فرمائی ہیں۔

خوارج کی نشانیاں:

خوارج کی ایک نشانی یہ تھی کہ انہوں نے شادی شدہ زانی مرد و عورت کو سنگسار کرنے سے انکار کیا تھا۔ چنانچہ علمائے امت نے ان کو اس انکار کرنے کی بنا پر کافر کہا ہے۔ اس لیے کہ اس رجم پر امت کا اجماع ہے، اور یقینی طور پر رجم ضروریاتِ دین میں سے ہے۔

اب آپ فیصلہ کیجیے کہ خوارج' مجاہدین ہیں جو اللہ تعالیٰ کی زمین پر پورا کا پورا دین نافذ کرنا چاہتے ہیں یا وہ جو شادی شدہ زانی مرد و عورت کو سنگسار کرنے اور دیگر حدود اللہ کو نافذ کرنے سے صاف انکار کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مقابلے دوسرا قانون بنا لینا، ریاستی قوت کے ذریعہ اس پر عمل کرانا، اگر کوئی مسلمان اللہ کی حدود کو نافذ کرے تو اس کے خلاف جنگ کرنے کے لیے جمہوریت کے تمام ستونوں (پارلیمنٹ، عدلیہ، انتظامیہ اور میڈیا) کا متحد ہو کر ان کو نیست و نابود کرنے میں لگ جانا...... یہ سب اللہ کی نازل کردہ سزاؤں کا انکار نہیں تو پھر انکار کی کیا تعریف ہے؟

خوارج کی ایک اور نشانی' ان کا صحابہ کرامؓ سے بغض رکھنا، ان کی تکفیر کرنا اور صحابہ کرامؓ اور ان سے محبت کرنے والوں کے خلاف جنگ کرنا ہے۔ انصاف کیجیے! آج کے خوارج کون ہیں؟ وہ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت میں اپنے جسم کی تکہ بوٹی کرا رہے ہیں یا وہ جو ناموسِ صحابہؓ کا دفاع کرنے والوں کے خلاف ریاستی طاقت استعمال کر رہے ہیں؟ اور ان محفلوں اور جلوسوں کو ریاستی تحفظ فراہم کر رہے ہیں جن میں ہمارے پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام لے لے کر گالیاں دی جاتی ہیں؟

اسی طرح خوارج کی کچھ نشانیاں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ایک حدیث میں بیان کی گئی ہیں جس میں ذکر آتا ہے کہ ایک بار غنیمت کی تقسیم کے موقع پر ذوالخویصرہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا اور کہنے لگا: ''اے محمد! اللہ کا خوف کیجیے''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون اللہ کی اطاعت کرنے والا ہوگا اگر میں ہی اللہ کا نافرمان ہوا؟ کیا اللہ تعالیٰ تو مجھے زمین والوں پر امین بنا کر بھیجیں اور تم مجھا امین نہ سمجھو''۔ ایک صحابی نے اس کو قتل کرنے کی اجازت مانگی، غالباً یہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس کو چھوڑ دو''۔ جب وہ واپس پلٹ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کی پشت سے (یا فرمایا کہ اس شخص کے بعد) ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھے گی مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے، وہ مسلمانوں سے جنگ کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے (ان سے قتال نہیں کریں گے)۔ اگر میں نے ان کو پایا تو ان کو قومِ عاد کی طرح قتل کروں گا''۔ (اللؤلؤ والمرجان فیما اتفق علیه الشیخان؛ باب ذکر الخوارج وصفاتهم؛ الجزء الاول؛ ص: ۲۳۰)

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج کی یہ نشانیاں بیان فرمائی ہیں:

أ۔ خوارج قرآن پڑھیں گے لیکن یہ قرآن ان کے حلق سے نہیں اترے گا۔

آج دیکھیے کہ قرآن کس کے حلق سے نہیں اتر رہا؟ کس کے لیے سورۂ اخلاص تک پڑھنا دشوار ہے؟ مجاہدین کے لیے یا حکمران طبقے کے لیے؟ مجاہدین تو الحمدللہ نہ صرف قرآن پڑھتے ہیں بلکہ اس قرآن کے احکامات کے نفاذ کے لیے اپنی جانیں، مال اور گھر بار تک قربان کرتے ہیں۔ اسی جرم کی پاداش میں حکمران طبقہ ان پر خفیہ ٹارچر سیلوں میں بدترین تشدد کرتا ہے، اور ان سے یہی کہتا ہے کہ قرآن کے قانون نافذ کرنے کا راستہ چھوڑ کر پرامن شہری یعنی کفریہ نظام پر راضی رہنے والے بن جاؤ۔

ب۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔

اللہ کے نظام کو چھوڑ کر انگریز کے نظام کا محافظ بننا، ساری عمر اللہ کے قرآن کی بجائے اپنے بنائے آئین سے فیصلے کرنا، اللہ کی حدود کا مذاق اڑانا، اللہ کی حدود کو وحشت و درندگی کہنے والوں کو عزت و تکریم دینا اور ان کی حفاظت کرنا، کافروں کا ساتھی بن کر مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنا...... یہ سب دین سے نکلنا نہیں تو اور کیا ہے؟

ج۔ وہ مسلمانوں سے جنگ کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔

آپ ہی بتایئے کہ بھارت کو دوست کون بنا رہا ہے؟ کشمیر کا سودا کس نے کیا؟ شہدائے کشمیر سے غداری کس نے کی؟ کون ہے جو کشمیر اور بھارت میں جہاد نہ تو کرتا ہے اور نہ ہی کرنے دیتا؟ جب کہ مجاہدینِ خراسان تو آج بھی بھارت سے جہاد کر رہے ہیں اور بھارت کے فتح ہونے تک یہ جہاد ان شاء اللہ جاری رہے گا۔ پھر وہ کون ہے جو بارہ سال سے کلمہ گو مسلمانوں کا خون بہا رہا ہے؟ مشرقی سرحدوں سے فوج ہٹا کر مغربی سرحدی پٹی پر مسلمانوں کا قتلِ عام کون کر رہا ہے؟ کس نے کفار کو اسلامی ملک پر حملہ آور ہونے میں مکمل تعاون فراہم کیا؟ کس کے اڈوں سے جہاز اڑ کر افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بجاتے رہے؟ کس نے مسلمانوں کی عورتوں کو قیدی بنا کر ڈالروں کے عوض امریکہ کو بیچا؟ کس نے قبائلی پٹی کے مساجد و مدارس کو مسمار کیا، بازاروں اور عام آبادیوں پر آہن و بارود کی بارش برسائی؟...... یقیناً فیصلہ کچھ زیادہ مشکل نہیں ہونا چاہیے کہ خوارج کون ہیں؟

سلف صالحین نے تو مانعین زکوٰۃ (جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تھا) کو کافر کہا، حالانکہ وہ دین کے باقی تمام احکامات کو تسلیم کرتے تھے، تو پھر ان لوگوں کا کیا حکم ہوگا جو صلوٰۃ اور زکوٰۃ سمیت بیش تر احکام اسلام معطل کیے بیٹھے ہوں، اللہ کی حدود کے نفاذ سے انکاری ہوں، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ جا ملے ہوں (بقیہ صفحہ ۱۹ پر)

21 اکتوبر: صوبہ ننگرہار............ضلع خوگیانی............مجاہدین اور افغان فوجی کے مابین شدید جھڑپ............7 افغان فوجی اہل کار ہلاک............4 زخمی............2 گاڑیاں بھی تباہ

ادائیگی فریضہ جہاد پر اعتراضات اور اُن کا علمی محاکمہ

مولانا محمد عیسیٰ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کچے مسلمانوں کی کمزوری کا علاج جہاد میں حصہ لینا ہے نہ کہ راہ فرار؟

اعتراض: ''کچا مسلمان اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک بھی نہ تھا''

الجواب: یہ بھی معترضین کا محض دعویٰ ہی ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں خود صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کئی طبقات تھے،اعلیٰ،اوسط اور ادنیٰ۔سورہ حجرات میں ہے کہ اعرابی لوگ اسلام میں داخل ہوئے اور کہنے لگے:آمنـا۔اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے منع کیا اور کہا:آمنـا نہ کہو بلکہ اسـلـمنـا کہو اور جنگ احد میں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے ورغلانے سے دو قبیلوں (بنوسلمہ اور بنو حارثہ) نے میدان چھوڑنے کا ارادہ کیا۔اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی اور انہیں پھسلنے سے باز رکھا اور فرمایا:مومن اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کرتے ہیں۔سورہ آل عمران میں ہے:

إِذْ هَمَّت طَّآئِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلاَ وَاللّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ(آل عمران:۱۲۲)

''اس وقت تم میں سے دو جماعتوں نے جی چھوڑ دینا چاہا مگر اللہ ان کا مددگار تھا اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسا رکھنا چاہئے''۔

معلوم ہوا کہ کمزوری کا علاج اللہ جل شانہ پر توکل کرتے ہوئے میدان جہاد میں حصّہ لینے کا نام ہے اور اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے،نہ یہ کہ ان کے لیے میدان جہاد سے راہ فرار کو عین راہ ثواب اور جائز قرار دینا۔

اللہ تعالیٰ نے اصحاب اُحد کو جنگ بدر کی مثال دے کر اطمینان دلایا

اعتراض: ''بدر میں تین سو تیرہ تھے،تم نے ابھی تک تین سو تیرہ بھی تیار نہیں کیے''۔

الجواب: معترضین ان لوگوں کو طعنہ دے رہے ہیں۔یہ کہتے ہیں اصحاب بدر کی تعداد کا تذکرہ کرنے والے اصحاب بدر کی تعداد کو سند اور جواز کے طور پر پیش کرتے ہیں اور ہمارے لیے اس دور میں مثال نہیں ہے۔

جنگ اُحد میں کفار مکہ کی تعداد تین ہزار تھی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سات سو۔رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی عین میدان جنگ سے اپنے تین سو آدمی واپس لے گیا۔انہیں منافقین کا ایک گروہ کہہ رہا تھا:لَوْ نَعْلَمُ قِتَالاً لاَّتَّبَعْنَاكُمْ۔ یعنی جنگی قوت اور عسکری تعداد کے لحاظ سے اگر ہم ان کے ہم پلہ ہوتے تو اس جنگ میں ہم آپ کا ساتھ دیتے۔اصحاب اُحد جب عین لڑائی میں محسوس کر رہے تھے کہ ہم ان سے قوت اور نفری میں کم ہیں،اس وقت اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ کہہ کر جرأت اور ہمت دلائی:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

(آل عمران:۱۲۳)

''اور اللہ نے جنگ بدر میں بھی تمہاری مدد کی تھی اور اس وقت بھی تم بے سروسامان تھے پس اللہ سے ڈرو (اور ان احسانوں کو یاد کرو) تاکہ شکر کرو''۔

غور فرمایئے!اللہ تعالیٰ جل شانہ بدر کو بطور نظیر کے پیش فرما کے اہل اُحد کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں اور مدد کا وعدہ کرتے ہیں اور یہاں معترض اصحاب بدر کو بطور مثال پیش کرنے کی نفی کرتے ہیں۔

دورحاضر 'جہاد کا وقت نہیں:

اعتراض: ''الجہاد الجہاد۔کوئی جہاد کا منکر ہو سکتا ہے؟کوئی قرآن کا منکر ہو کے کہاں جائے گا؟جہاد کا انکار تو قرآن کا انکار ہے،قرآن کا انکار عین کفر ہے۔ہاں!وقت میں اختلاف ہے کہ وقت ہے یا نہیں ہے۔نماز تو فرض ہے،پر وقت داخل ہوا ہے یا کہ نہیں ہوا؟کہ پہلے ہی اللہ اکبر!''۔

الجواب: یہاں جہاد کے لیے مناسب اور موزوں وقت نہ ہونے کا واویلا کیا گیا ہے۔لیکن خود جہاد کے لیے صحیح وقت کا تعیّن نہیں کیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد کس دور میں جہاد فرض ہوا اور کہاں کہاں اہل اسلام نے اس فریضہ کو مناسب اور صحیح وقت میں ادا کیا اور اللہ اکبر کے نعرے لگائے۔اس وقت فلسطینی،کشمیری،افغانی اور عراقی بدترین دشمن سے برسرپیکار ہیں۔اسلام کے نام پر دفاعی جنگ لڑ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَاتِلُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ أَوِ ادْفَعُواْ(آل عمران:۱۶۷)

''جب ان سے کہا گیا کہ آ ؤ اللہ کے راستے میں جنگ کرو یا (کافروں کے) حملوں کو روکو''۔

ان حضرات کو یہ جنگیں بھی نظر نہیں آئیں کہ جہاد کی نفی میں صلواتیں سناتے چلے گئے اور اپنے دور کی حالیہ جہادی مساعی کا تذکرہ ہی نہیں کیا تاکہ معلوم ہو کہ یہ حضرات جہاد کی حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کو وقعت دیتے ہیں۔دنیا بھر کی مساجد میں ائمہ کرام خطبہ جمعہ اور عیدین میں اپنی دعاؤں میں اہمیّت سے ان مجاہدین کا تذکرہ کرتے

22اکتوبر:صوبہ لغمان.........صدر مقام مہترلام.........ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ.........رینجرز گاڑی تباہ.........6اہل کار ہلاک

ہیں:

اللھم انصر اھل فلسطین وانصر اھل افغانستان وانصر اھل العراق وانصرھم علی اعدائھم فانھم لا یعجزونک اللھم اذا ارادوابناشرافالقھم فی شر انفسھم

اپنے دشمن کے خلاف قوت کی تمنا فطرت کا تقاضا ہے۔آنحضرت صلیاللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ میں قوت حاصل نہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن یہود ونصاریٰ اور مشرکین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک لمحہ کے لیے بھی چین سے نہ بیٹھنے دیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں حدود وتعزیرات کا نفاذ کبھی نہ ہوتا۔یہ معترضین ہیں کہ مسلمانوں سے برسرِپیکار حربی کافر اسرائیل کے متعلّق، جو فلسطینیوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہا ہے' جہاد کی بجائے دعوت کو ترجیح دیتے ہیں۔اسرائیل محاذِ جنگ میں اپنی کارروائیاں جاری رکھے گا یا ان کی دعوت قبول کرے گا؟ یہ کتنا بودا خیال ہے!

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (النور: ۵۵)

''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنا دے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا وہ میری عبادت کریں گے (اور) میرے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بنائیں گے اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بدکردار ہیں''۔

جس خلافت کا اللہ تعالیٰ نے اس امت سے وعدہ کیا تھا،اس کے اولین مصداق خلفائے رشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔خلافت کے مقاصد میں سے دین متین کی تمکین ہے اور تمکین کے معنی توانائی اور قوت سے اس کا نفاذ ہے۔اگر یہ بات نہ ہو تو کبھی جہاد کے بغیر وعظ وتلقین سے یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔البتہ کسی کو جبر کرکے اسلام میں داخل کرنا،اس سلسلے میں طاقت کا استعمال جائز نہیں۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ(البقرة: ۲۵۶)

''دین (اسلام) میں زبردستی نہیں ہے''۔

لیکن اگر کوئی مسلمان ارتداد اختیار کرے تو اس کی سزا قتل ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

من بدل دینه فاقتلوه

''جو شخص اپنا دین اسلام کفر سے بدل دے،اس کو قتل کردو''۔

ایسی صورت میں طاقت کا استعمال واجب اور ضروری ہوجاتا ہے۔سیدنا موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لے گئے اور بنی اسرائیل بچھڑے کی پوجا کرکے مرتد ہوگئے۔بقول مفسرین ان کی تعداد ستر ہزار تھی۔اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ان پر غلبہ اور قوت عطا کی تو آپ علیہ السلام نے بزور قوت اور غلبہ ان پر سزا کا نفاذ کیا۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَآتَيْنَا مُوسَى سُلْطَانًا مُّبِينًا(النساء: ۱۵۳)

''اور موسیٰ کو صریح غلبہ دیا''۔

إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُواْ إِلَى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُواْ أَنفُسَكُمْ(البقرة: ۵۴)

''اے میری قوم بچھڑے کو معبود بنا کر تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔اب تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو،اپنی جانوں کو قتل کرو''۔

مذکورہ بالا بیان میں قوت کا استعمال فرض اور واجب نہیں تو اور کیا ہے؟ بلکہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے خاتمے کے لیے اپنی قوت کے استعمال کے ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا اور دلی آرزو کا اس طرح ذکر فرمایا ہے:

قُل لَّوْ أَنَّ عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ (الانعام: ۵۸)

''کہہ دو کہ جس چیز تم جلدی کر رہے ہو اگر وہ میرے اختیار میں ہوتی تو مجھ میں اور تم میں فیصلہ ہو چکا ہوتا''۔

شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''اگر ان کا فیصلہ کرنا یا سزا دینا میرے قبضہ اختیار میں ہوتا اور یہ نزول عذاب میں جلدی چاہنے والے مجھ سے عذاب کا مطالبہ کرتے تو اب تک کبھی کا جھگڑا ختم ہو چکا ہوتا۔یہ تو خدا ہی کے علم محیط،حلم عظیم،حکمت بالغہ اور قدرت کاملہ کا پرتو ہے کہ بے شمار مصالح وحکم کی رعایت کرتے ہوئے باوجود پوری طرح جاننے اور قدرت رکھنے کے ظالموں پر فوراً عذاب نازل نہیں کرتا''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

22 اکتوبر: صوبہ زابل.........ضلع صفا.........مجاہدین کا نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ.........3 گاڑیاں تباہ.........4 سیکورٹی اہل کار ہلاک

مجاہدینِ اسلام کے خلاف علمائے سوء کے فتاویٰ

مولانا سید ولی شاہ بخاری

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ بندروں اور خنزیروں کی اولاد، یہود آج کل مسلمانوں کے آقا اور مالک بنے ہوئے ہیں۔مسلمانوں کے خلاف کینہ وبغض اپنے سینوں میں پالنے والے صلیب کے پجاری آج مسلمانوں کے سیاہ وسفید کے مالک بنے ہوئے ہیں۔یہود ونصاریٰ کے علاوہ دیگر کافر بھی آج مسلمانوں کو غلام بنائے ہوئے ہیں۔خواہ وہ کافروں کی کسی بھی جنس، رنگ یا مذہب سے تعلّق رکھنے والے ہوں۔

ایک صاحب بصیرت اور عقل مند شخص دائیں اور بائیں کے ماحول سے متاثر ہوئے بغیر خود محسوس کرسکتا ہے کہ مسلمانوں کے یہ مجرم اور بدخواہ تمام اسلامی ممالک اور علاقوں میں موجود ہیں۔انہوں نے مسلم علاقہ جات کو کافروں کے ہاتھوں فروخت کردیا اور مسلمانوں کی جائیدادیں اور املاک کو کافروں کے ہاں گروی رکھا ہوا ہے۔

منافق اور بے دین مسلمانوں نے اپنی اپنی کرسیوں اور عہدوں کو محفوظ رکھنے کے لیے کافروں کے ساتھ ذلتوں اور رسوائیوں پر مبنی معاہدے کیے ہوئے ہیں اور اِن کرسیوں اور عہدوں پر وہ بزور شمشیر وسناں قابض ہوئے ہیں۔

پھر نہلے پر دہلا یہ کہ ان کو مسلمانوں ہی کی صفوں سے ایسے ایسے علمائے سوء، درباری اور سرکاری مفتیان اور اصحاب جبہ ودستار مولوی ہاتھ لگ گئے جنہوں نے ضمیر فروشی اور دین فروشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسے ایسے فتوے دے ڈالے جن فتووں سے ان مجرم حکمرانوں کے جرائم کو بھی نیک اعمال بنا کر پیش کیا گیا۔کافروں کے ساتھ ذلتوں کے معاہدوں (Pacts) کو جائز قرار دیا گیا۔مسلمانوں کی مال ودولت اور جائیداد و املاک کافروں کے ہاتھوں بیچ دینے کو بھی درست کہا گیا۔یہاں تک کہ ایسے ایسے قوانین بھی بنائے اور پاس کیے گئے کہ جن کی بدولت کافر وملحد قوتیں مسلمانوں کی گردنوں پر سوار ہوتی چلی گئیں۔

بلکہ معاملہ اس سے بھی کہیں آگے چلا گیا۔ان دین فروش مفتیوں نے یہ فتوے بھی جاری کردیے کہ اگر کوئی ان جیسے مجرم وملحد اور بے دین وسیکولر حکمرانوں کے خلاف خروج کرتے ہوئے کلمہ حق سربلند کرتا تو ان لوگوں کو قتل کرنا اور ان پر گولی چلانا بھی جائز و مباح ہے۔یہ بھی فتوے جاری کیے گئے کہ جو بھی مجاہد فی سبیل اللہ ہے اس کو (دہشت گرد کا نام دے کر) قتل کرنا واجب ہے۔یہ بھی فتوے جاری ہوئے کہ اگر کوئی شخص اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کے کسی دشمن کو قتل کردے تو اس (مجاہد وغازی) کو قتل کرنا واجب ہے۔

خاص طور پر اگر کسی مجاہد کے ہاتھوں جہنّم واصل ہونے والے کا تعلّق کسی یہودی یا عیسائی لیڈر سے ہو تو پھر ساری حکومتی مشینری حرکت میں آجاتی ہے اور دین اسلام سے محبت کرنے والوں کا جینا حرام کردیا جاتا ہے۔ایسی صورت میں تو ان دین فروش مفتیان، ضمیر فروش شیوخ محکمہ اوقاف کی وزارتوں پر براجمان ارکان حکومت، ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں رکھنے والے درباری وسرکاری مذہبی پیشواؤں کے پاس تو ہر وقت فتوے تیار ہوتے ہیں کہ دین کا جذبہ رکھنے والوں، دینی سوچ رکھنے والوں، جہاد کی تڑپ رکھنے والوں اور جہاد کی تیاری کرنے والوں کی گردنیں اڑانا اشد ضروری ہے۔

اگرچہ اس مجاہد نے فقط اسلام کی لاج رکھتے ہوئے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر غیرت کھاتے ہوئے اور اسلام کی بے حرمتی پر کبیدہ خاطر ہوتے ہوئے اللہ رب العزت کے کسی دشمن کے خلاف برسرپیکار کسی یہودی کافر یا مرتد کو قتل کیا ہو۔

صرف مجاهدین اسلام هی امید کی روشن کرن هیں:

اللہ رب العزت کا بھی یہ اٹل فیصلہ ہے کہ جن ناگفتہ بہ اور بدترین حالات سے آج بے چارے مسلمان دوچار ہیں اس ذلت ورسوائی کو عزت وفلاح میں وہی لوگ تبدیل کریں گے جو اللہ رب العالمین کے لیے الولاء والبراء پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔یعنی ان کی دوستیاں بھی اللہ کے لیے ہیں اور اُن کی دشمنیاں بھی اللہ کے لیے ہیں، قادر وقدیر اللہ رب العالمین سے مدد طلب کرتے ہوئے وہ میدانوں میں کھڑے ہوتے ہیں، اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں، کافروں اور ان کا تعاون کرنے والے مجرم اور ایجنٹوں سے جنگ کرتے ہیں۔میدانوں میں ایک دوسرے کو تھامے رکھتے ہیں۔قربانیاں پیش کرتے ہوئے دنیا کا کوئی مفاد ان کے پیش نظر نہیں ہوتا۔بلکہ صرف اللہ ہی سے اجر و ثواب کی امیدیں وابستہ کرتے ہیں۔اُس وقت تک میدانوں میں ڈٹے رہتے ہیں جب تک اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل وکرم اور اذن واجازت کے پسندیدہ اور محبوب دین دین اسلام کو دنیا کے تمام باطل ومنسوخ دینوں پر غالب کردیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ

22 اکتوبر: صوبہ ننگرہار..........ضلع بٹی کوٹ..........مجاہدین کے افغان فوج اور پولیس کے حملے..........7 اہل کار ہلاک..........5 زخمی

أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ(النور: ۵۵)

تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور جنھوں نے نیک اعمال کیے ہیں۔اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا۔جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا، جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لیے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا، جسے وہ ان لوگوں کے لیے پسند کر چکا ہے اور ان کے خوف و ہراس کو وہ امن امان میں بدل دے گا۔وہ لوگ میری عبادت کریں گے۔میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں تو وہ لوگ فاسق ہیں۔

جب مسلمان عزت و آزادی حاصل کریں گے تو:

جب مسلمان ذلت و پستی سے نکل کر عزت و فلاح کی طرف آئیں گے تو اس وقت مسلمانوں کے جذبات کیا ہوں گے؟ اس بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنصُرُ مَن يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ وَعْدَ اللَّهِ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ(الروم۴ :۔۶)

''اور اس روز مسلمان شاداں و فرحاں ہوں گے، وہ اللہ کی مدد سے، وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے۔اصل غالب اور مہربان وہی ہے، یہ اللہ کا وعدہ ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''۔

جی ہاں! اس دن کافروں اور مشرکوں، بے دینوں اور ملحدوں، دشمنانِ اسلام کی ہمہ وقت خوش نودی چاہنے اور بڑھ بڑھ کر اُن کی حمایت و نصرت کرنے والوں کی کیا حالت ہوگی؟ اس بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ(الشعراء :۲۲۷)

''جنھوں نے ظلم کیے ہیں وہ بھی جان لیں گے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں''۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: خوارج کون؟

ان کے ساتھ ہو کر مسلمانوں سے جنگ کرتے ہوں، اس جماعت کو ختم کرنے کا عزم رکھتے ہوں جو اس وقت تمام عالمِ اسلام میں کافر قوتوں اور شیطانی لشکر کے مقابلے میں تنہا ڈٹی ہوئی ہے اور پورے عالمِ اسلام کے لیے واحد امید کی کرن ہے کہ اگر یہ جماعت شکست کھا گئی اور امریکہ غالب آ گیا تو پھر باقی عالمِ اسلام کی طرف بڑھنے سے اس شیطانی لشکر کو کون روکے گا؟ کون سی دیوار یہودیوں کے وسیع تر اسرائیل کے ناپاک عزائم کے راستے میں حائل ہوگی؟

اللہ کے جھنڈے کو بلند کرنے والی جماعت کو ختم کرنے کے لیے اٹھنے والی یہ قوتیں بلواسطہ یا بلاواسطہ شیطانی لشکر کو تقویت پہنچا رہی ہیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی رو سے ایک جماعت قیامت تک حق پر قائم رہے گی اور قتال کرتی رہے گی۔مسلم شریف کی روایت ہے:

لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ

''یہ دین ضرور قائم رہے گا اور اس کی حفاظت کے لیے مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک قتال کرتی رہے گی''۔

یہ مجاہدین ان شاء اللہ اس حدیث کا مصداق ہیں اور اللہ کا وہ مبارک لشکر ہیں جس نے کھلم کھلا شیطانی لشکر کو للکار کر اس کی خدائی کے خمار کو کافور کیا ہے اور کچھ بعید نہیں کہ کل کو یہی لشکر امام مہدی کی حمایت کے لیے بھی جائے۔

دیانت داری سے فیصلہ کیجیے! خوارج کون ہیں؟ وہ مجاہدین جو دشمنانِ اسلام سے لڑتے ہیں اور امت مسلمہ کے دفاع میں اپنی جانوں کی بازیاں لگا دیتے ہیں یا وہ جو دشمنانِ اسلام کے ساتھ مل کر اہل ایمان کا خون اپنے لیے حلال کر لیتے ہیں؟ سرزمینِ شام کو دیکھیے! وہاں مسلسل شیعوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا خون بہایا جاتا رہا، مسلمانوں کی بستیاں اس طرح مٹا دی گئیں کہ ان کو دفنانے والا بھی کوئی نہ بچا، لیکن اس حکمران طبقے اور نام نہاد مسلم افواج نے ان کی مدد کے لیے کیا کیا؟ الحمدللہ یہ مجاہدین ہی ہیں جو وزیرستان سمیت سارے عالم سے امڈ امڈ کر شام پہنچے......صرف اس امت کی خاطر......صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی بیٹیوں کی عزت بچانے کی خاطر......اہل سنت والجماعت کی جانیں بچانے کی خاطر......لیکن افسوس کہ پھر بھی یہی خوارج ٹھہرے!

یہ کیسی حق گوئی ہے کہ امریکہ و بھارت سے دوستی و محبت اور ان کی مدد کرنے والے امن پسند نیک صالح مسلمان کہلائیں جب کہ امت مسلمہ کو عالمی استبداد کے ظلم سے نجات دلانے کے لیے عالمی کفر کے خلاف لڑنے والے خوارج ٹھہریں؟

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

''ایسی فوج میں کسی قسم کا خیر پایا جانا محال ہے جو پوری ڈھٹائی کے ساتھ شریعت اسلامی کے قیام کو روکنے کے لیے میدان میں اتر آئی ہو اگر ہمارے سب سے قیمتی اثاثے یعنی اللہ کی نازل کردہ شریعت کا ان کے سامنے کوئی مقام نہیں تو پھر ہمارے خون، عزت، زمین اور مال کی ان کے ہاں کیا وقعت ہوگی؟؟؟''۔

(محسن امت، شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ)

22 اکتوبر: صوبہ زابل......ضلع شنکئی......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک رینجر ز گاڑی تباہ......5 اہل کار ہلاک

امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کی سعادتوں بھری زندگی

بشکریہ: انصار اللہ اردو

حکیم اللہ محسود جنوبی وزیرستان کے ایک گاؤں کوٹکی میں ۱۹۷۹ء میں پیدا ہوئے۔ کوٹ کئی ان کا آبائی علاقہ تھا اور سردیوں کے موسم میں وہ جنوبی وزیرستان کے ایک دوسرے علاقہ بدر میں جا کر رہتے تھے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں قائم ایک دینی مدرسے میں حاصل کی، جہاں وہ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم بھی حاصل کرتے تھے۔ اس مدرسے میں انہوں نے ناظرۂ قرآن کریم پڑھا اور پھر درجہ ثانیہ تک دینی کتب بھی اسی مدرسے میں پڑھی۔ اسی طرح نویں جماعت تک عصری تعلیم بھی وہاں حاصل کی۔

اس کے بعد دینی تعلیم کے حصول کی خاطر وہ فیصل آباد چلے گئے جہاں انہوں نے جامعہ امینیہ جانی والہ میں داخلہ لیا اور وہاں کچھ عرصہ تک پڑھتے رہے۔ پھر اس کے بعد ضلع ہنگو میں مولانا محمد امین اورکزئی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ عرصہ ان کی خدمت میں رہنے کے بعد ڈی آئی خان میں واقع مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے مدرسہ میں داخلہ لیا جب کہ حصولِ علم کی خاطر ان کا آخری سفر ضلع صوابی کی طرف ہوا۔

تعلیم ہی کے دوران حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ نے امارت اسلامیہ افغانستان کے سقوط سے پہلے دو مرتبہ راہ جہاد میں نکلنے کا قصد کیا لیکن انہیں ہر بار یہ کہہ کر روک دیا گیا کہ ابھی آپ کی داڑھی نہیں نکلی ہے اور امیر المومنین ملا عمر مجاہد حفظہ اللہ کی طرف سے یہ امر ہے کہ جس کی داڑھی نہ ہو اسے تا حال جہاد میں عملی حصّہ نہیں لینا چاہیے۔ اس وجہ سے انہیں دو بار واپس کیا گیا جب کہ ان کے ہم عمر ساتھیوں کو اجازت ملی جو عمر میں ان کے برابر تھے اور ان کی داڑھیاں نکل آئی تھیں۔

اسی دوران میں کشمیر میں جہاد کرنے والی تنظیموں سے وابستہ چند ساتھیوں نے حکیم اللہ محسود کو دعوت دی کہ: ہمارے ساتھ چلیے، تربیت کے بعد آپ کشمیر جا کر ہندوؤں سے لڑیں گے۔ حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ نے 'احیائے خلافت میگزین' کو دیے جانے والے انٹرویو میں اپنی ذاتی زندگی کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا کہ ''جب ساتھیوں نے مجھے ٹریننگ کر کے کشمیر جانے کی دعوت دی تو اس وقت میرے دل میں ایک کھٹکا سا رہتا کہ اگر بالفرض ہم کشمیر کو آزاد بھی کر لے تو وہاں تو پھر بھی پاکستانی نظام رائج ہوگا جو کہ خود ایک غیر اسلامی نظام ہے''......اسی بنا پر انہوں نے کشمیر کے جہاد میں شرکت نہیں کی۔

اسی عرصہ میں امریکہ پر نائن الیون کا حملہ ہوا اور پھر امریکہ نے امارت اسلامیہ کا سقوط کرنے کے لیے افغانستان پر حملہ کیا۔ اس وقت بھی حکیم اللہ محسود کی داڑھی ظاہر نہیں ہوئی تھی لیکن وہ شوق جہاد سے سرشار ہونے کی وجہ سے اپنی تعلیم کو خیر باد کہا اور اپنے علاقے میں آنے والے مہاجرین افغانستان کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ افغانستان سے آنے والے مہاجرین میں مقامی افغان مسلمان بھی تھے اور دیگر ممالک کے مجاہدین بھی ان میں شامل تھے۔ حکیم اللہ محسود اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ان کے لیے گھر ڈھونڈتے اور ان کی دیگر ضروریات کو پورا کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر ایسے تھے جو بعد میں اپنے ممالک کی طرف چلے گئے اور کچھ تا حال میدان جہاد میں لڑ رہے ہیں۔

پھر جب افغانستان پر امریکی حملے کے چھ سات ماہ بعد امریکی صلیبیوں کے خلاف جہادی کارروائیوں کا آغاز ہوا اور امیر بیت اللہ محسود رحمہ اللہ نے ابتدائی جنگوں میں حصّہ لیتے ہوئے خوست اور لواڑہ کے محاذوں پر داد شجاعت پیش کی تو مولانا معراج الدین صاحب کے مشورہ پر محسود قبائل کے مجاہدین نے انہیں امیر مقرر کر لیا۔ بیت اللہ محسود رحمہ اللہ نے امارت سنبھالنے اور امیر بننے کے بعد مشی کنڈاؤ (خوست) میں افغان آرمی پر شب خون مارا، پھر شکئی کی دوسری مشہور جنگ لڑی۔

اس طرح دو سال تک طالبان پاکستان کے مجاہدین افغانستان میں امریکی صلیبی افواج اور اس کی ایجنٹ افغان فوج پر کاری ضربیں لگاتے ہوئے جہادی کارروائیوں کو انجام دینے میں مصروف رہیں۔ بیت اللہ محسودؒ کے امیر بن جانے کے بعد حکیم اللہ محسودؒ کو افغان جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کا موقع ملا۔ انہوں نے سرحدی پوسٹوں پر ہونے والی چھاپہ مار کارروائیوں میں حصّہ لیا۔ خوست، پکتیا، پکتیکا اور کنڑ کی سرحدوں پر لڑی جانے والی جنگوں اور صوبہ ننگرہار کی سرحدی پوسٹوں پر ہونے والے حملوں میں اہم کردار ادا کیا۔

اس کے بعد پھر افغانستان کے اندر جا کر امریکہ اور اس کی صلیبی افواج کے خلاف جہاد کے لیے حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کی تشکیل کا سلسلہ شروع ہوا۔ افغانستان کے اندر سب سے پہلے انہیں مجاہدین کی قیادت نے بیرمل علاقہ میں بھجوایا جہاں مجاہدین گھات لگا کر آنے والے امریکی فوجی قافلوں کا کئی کئی دن تک انتظار کرتے تھے۔ حکیم اللہ محسود نے مجاہدین کے ساتھ منگوتی اور رخا میں تقریباً ایک ماہ گزارا۔ پھر انہیں ہلمند کے جہادی محاذ پر بھیج دیا گیا جہاں ملا داد اللہ اور کمانڈر عبد المنان کے بہت سے مجاہد ساتھی موجود تھے اور ہلمند میں مجاہدین کے مسئول ملا مشر تھا۔

حکیم اللہ محسود نے ہلمند کے جہادی محاذ پر دو مہینے گزارے اور اس دوران ان

23 اکتوبر: صوبہ میدان وردک..................ضلع سید آباد..................مجاہدین کا ایک چوکی پر حملہ..........4 افغان فوجی ہلاک..........متعدد زخمی..........ایک ٹینک بھی تباہ

کی ملاقات عبد اللہ محسود شہید رحمہ اللہ سے ہوئی جنھوں نے امریکی فوج کے خلاف افغانستان میں جہاد کرتے ہوئے ایک سال سے زائد کا عرصہ گزار دیا تھا۔ پھر عبد اللہ محسود شہید رحمہ اللہ کے ساتھ واپس وزیرستان اکٹھے آنے کا فیصلہ کیا۔ اس دوران پاکستانی میڈیا پر بڑے زور و شور سے پاکستانی حکومتی نظام کی طرف سے بیت اللہ محسود کے ساتھی حکیم اللہ محسود کو گرفتار کرنے کے دعویٰ کی خبریں نشر ہو رہی تھیں۔

اپنی ''گرفتاری'' کی خبریں سن کر حکیم اللہ محسودؒ اور عبد اللہ محسودؒ نے جدا جدا ہو کر سفر کرنے کا فیصلہ کیا۔ عبد اللہ محسود رحمہ اللہ کو وزیر داخلہ آفتاب شیر پاؤ کے حکم سے پاکستانی پولیس اور فوج نے محاصرہ کر کے شہید کر دیا جب کہ حکیم اللہ محسودؒ ہلمند سے برامچہ کے مقام تک آئے، پھر وہاں سے گردی جنگل کے علاقہ میں گئے، پھر وہاں سے کوئٹہ، ژوب کے راستے سے ہوتے ہوئے اپنے علاقے جنوبی وزیرستان میں پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

پاکستانی حکومتی نظام نے اپنی افواج بھجوا کر جنوبی وزیرستان میں آپریشن شروع کیا اور اس آپریشن کا دائرہ محسود قبائل تک بھی بڑھایا تو اس کے بعد حکیم اللہ محسودؒ اور امیر بیت اللہ محسودؒ نے حکومت پاکستان کے خلاف جہاد کا آغاز کر دیا۔

آپؒ کو جہادی تحریک کی ابتدا سے امیر بیت اللہ محسودؒ کے شانہ بشانہ رہنے کا شرف حاصل ہوا اور وہ اس سے قبل طالب علمی کے زمانے میں بھی ان کے ساتھ رہے تھے۔ بیت اللہ محسود رحمہ اللہ کے ساتھ خصوصی رفاقت رکھنے کی وجہ سے آپؒ کو ان کا ذاتی خزانچی بنا دیا گیا تھا اور امیر صاحب کی آمدن اور اخراجات کی تفصیلات رکھنا ان کے ذمہ تھی۔ پھر کافی عرصہ تک وہ امیر بیت اللہ محسودؒ کے ڈرائیور بھی رہے۔

اسی طرح امیر بیت اللہ محسود کے کہنے پر وہ ذوالفقار محسود کے نام سے تحریک کی ترجمانی کرتے ہوئے مختلف اداروں، اخبارات، ٹی وی چینلز اور ریڈیو اسٹیشنوں پر گفتگو اور بیانات دیتے تھے۔ آپؒ نے ہی امیر بیت اللہ محسود رحمہ اللہ کو مشورہ دیا کہ دیگر قبائل میں دعوتی کام کو پھیلایا جائے تاکہ وہاں بھی جہاد پاکستان کے لیے ساتھی تیار ہو جائیں۔ امیر بیت اللہ محسود نے اس مشورہ کو پسند کرتے ہوئے انہیں مہمند ایجنسی بھجوایا، جہاں پہلے سے تحریک طالبان پاکستان کے مسئول عمر خالد حفظہ اللہ کام کر رہے تھے، جن سے حکیم اللہ محسود کی پہلی ملاقات اس وقت ہوئی تھی جب انہوں نے جنوبی وزیرستان کا دورہ امیر بیت اللہ محسود سے جہاد کے سلسلے میں ملاقات کی خاطر کیا تھا۔

آپؒ جب مہمند ایجنسی میں دیگر قبائل کو جہاد پاکستان کی دعوت دینے کے لیے پہنچے تو اس سے ایک دن پہلے مولانا لیاقت صاحب رحمہ اللہ کے مدرسہ پر بمباری ہوئی تھی اور ان دنوں مہمند ایجنسی میں پاکستانی جہاد کے لیے راہ ہموار ہونے کو جوئے شیر لانے کے مترادف سمجھتے تھے لیکن پھر حکیم اللہ محسود اور عمر خالد کے دعوتی کام کی وجہ سے مسلمان تصور سے بڑھ کر اس قافلے میں شامل ہو گئے۔

اس کے بعد آپؒ نے جہاد پاکستان کی طرف دیگر مسلمانوں کو دعوت دینے کے لیے دوسرا سفر بھی مہمند ایجنسی ہی کی طرف کیا اور اس کے بعد ایک تیسرا سفر بھی اس وقت کیا جب ۳۰ سے ۳۵ مجاہد ساتھیوں نے جہادی کام شروع کیا تھا۔ اس سفر کے دوران ناوا پاس کے مقام پر افغان باڈر پر آپؒ نے اپنے مجاہد ساتھیوں کے ساتھ مل کر چھاپہ مار کارروائی انجام دی جس سے دشمن فوج کا بھاری نقصان ہوا۔

آپ مہمند ایجنسی سے واپسی پر خیبر ایجنسی چلے گئے اور وہاں تحریک طالبان پاکستان کے مراکز قائم کرنے کے بعد اورکزئی ایجنسی میں بھی ایک مرکز جب کہ کرم ایجنسی میں بھی ایک مرکز کھولا۔

پھر کافی عرصہ تک آپؒ ان تینوں قبائلی ایجنسیوں میں دعوت و جہاد کے فرائض انجام دیتے ہوئے مصروف رہیں اور انہوں نے اورکزئی کو مرکز بنا کر جہادی کارروائیوں کی قیادت کرنے کے لیے کبھی خیبر اور کبھی کرم ایجنسی چلے جاتے۔ اس طرح انہوں نے ان تینوں ایجنسیوں کی مسئولیت سنبھالتے ہوئے ہوئے امریکہ اور اس کی اتحادی پاک فوج پر کاری ضربیں لگائیں، یہاں تک کہ پاکستانی فوج کے اہل کار اور اعلی افسران بھی اس کمانڈر مجاہد حکیم اللہ محسود کے نام تک سے ڈرتے اور گھبرااتے تھے اور اسے پاکستانی فورسز پر شدید حملے کرنے والا 'سخت گیر جنگ جو' کمانڈر قرار دینے کے میڈیا بیانات جاری کرتے تھے۔

امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کی کوششوں اور جدوجہد کی وجہ سے اورکزئی ایجنسی میں مجاہدین کچھ عرصہ تک شریعت کا نفاذ کرنے میں کامیاب ہوئے اور وہاں کے مقامی مسلمانوں کے حالات و امور کو اسلام کے مطابق چلاتے ہوئے انجام دینے لگیں۔ اسی طرح کرم ایجنسی میں جب شیعوں نے امریکہ اور اس کی اتحادی ناپاک فوج کے ساتھ مل کر مجاہدین کے خلاف اپنی سرگرمیوں کو بڑھانا شروع کیا تو آپؒ نے خود مجاہدین کی قیادت کرتے ہوئے ان پر ایسے تباہ کن حملے کر کے ان کی کمر توڑ کر رکھ دی۔

پاکستان سے افغانستان صلیبی جنگ کے لیے پاکستانی فورسز کی حفاظت میں نیٹو سپلائی لے جانے والے فوجی قافلوں پر حملوں کا آغاز بھی پاکستان میں سب سے پہلے حکیم اللہ محسود نے خیبر ایجنسی میں جہادی کارروائیوں کو اپنی قیادت میں مجاہدین کے ساتھ انجام دیتے ہوئے شروع کیا تھا، جس میں امریکی و صلیبی فورسز کی امدادی اور لاجسٹک سپلائی لائن کو کاٹتے ہوئے انہیں انتہائی بھاری نقصانات سے دوچار کیا۔

آپؒ نے اپنے مجاہدین کی قیادت کرتے ہوئے نیٹو سپلائی پر سب سے بڑا حملہ القاعدہ کے مجاہدین کے ساتھ مل کر انجام دیا تھا، جس میں صلیبی امریکی و نیٹو فوج کے ۲۵۰ کنٹینرز کو نذر آتش کیا تھا اور ٹینک، بکتر بند گاڑیاں اور دیگر قیمتی ساز و سامان کو

23 اکتوبر: صوبہ زابل.........ضلع صفا شہر.........نیٹو سپلائی قافلے پر مجاہدین کا حملہ.........3 گاڑیاں تباہ.........3 سیکورٹی اہل کار ہلاک

مال غنیمت بنایا تھا۔

امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ نے امریکہ کی پاکستان سے افغانستان جانے والی فوجی اور لاجسٹک امدادی سپلائی لائن کے خلاف جہاں کارروائیوں کو تیز کیا، وہاں قبائلی علاقوں میں امریکہ کی صلیبی جنگ میں فرنٹ لائن اتحادی پاک فوج کے خلاف بھی جاری جہاد کو منظم کرتے ہوئے عسکری کارروائیوں کو بڑھایا۔

امیر حکیم اللہ محسود جنگی مہارتوں اور لڑائی کے فنون میں اعلیٰ کردار کے حامل ہونے سے مشہور تھے، بالخصوص کراٹے، بڑی گاڑی کی ڈرائیونگ کرتے ہوئے کلاشنکوف سے اہداف کو نشانہ بنانے کے ماہر تھے۔ امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کی انہی جنگی مہارتوں کی وجہ سے انہیں قبائلی مسلمان تحریک طالبان کے بانی امیر نیک محمد رحمہ اللہ سے تشبیہ دیتے تھے، جو ۲۰۰۴ء میں امریکہ اور پاک فوج کے ڈرون حملے میں شہید ہو گئے تھے۔

کمانڈر نیک محمد اور امیر حکیم اللہ محسود رحمہما اللہ کے مابین کئی وجوہات کی وجہ سے مماثلت اور مشابہت پائی جاتی تھیں، جن میں سے ان کا کم عمر، دلیری، جرأت وبے باکی اور سخت گیر کمانڈر رہنا بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ امیر حکیم اللہ محسودؒ ہر قسم کی گاڑیوں کو انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ چلانے میں بھی مشہور تھے۔ آپؒ خطرات سے کھیلنے اور موت کی پرواہ کیے بغیر پیش قدمی کرنے والے مجاہدین میں سے تھے۔

مجاہد حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ نے ہی ۲۰۰۷ء میں فوجی آپریشن کرنے والے امریکہ کی فرنٹ لائن اتحادی ناپاک فوج کے ۳۰۰ فوجی اہل کاروں کو جنوبی وزیرستان میں گرفتار کرنے والی کارروائی انجام دی، جس کی وجہ سے پاکستانی حکومتی نظام تحریک طالبان پاکستان کے سامنے گھٹنے ٹیک کر ان کے مطالبات مانتے ہوئے جیلوں سے تحریک طالبان کے کئی اہم کمانڈران اور مجاہدین کو اپنے فوجی چھڑانے کے عوض رہا کرنے پر مجبور ہوا۔

پھر امیر بیت اللہ محسود نے اپنی شہادت سے دو ماہ قبل آپؒ کو حکم دیا کہ اورکزئی کے ساتھیوں کو لے کر جنوبی وزیرستان آ جائیں کیونکہ وہاں جنگ جاری تھی۔ اس طرح حکیم اللہ محسود رحمہ اللہؒ، اورکزئی کے مجاہد ساتھیوں کو لے کر دوبارہ جنوبی وزیرستان آئے۔ پھر اورکزئی مجاہد ساتھیوں نے جنوبی وزیرستان میں ایک نیا محاذ کھول دیا۔

جب اگست ۲۰۰۹ء میں امریکہ و پاکستانی فوج کی طرف سے ہونے والے ڈرون حملے میں تحریک طالبان پاکستان کے امیر بیت اللہ محسود رحمہ اللہ کو شہید کر دیا گیا تو اس کے بعد اورکزئی ایجنسی میں مجاہدین کی قیادت کے ہونے والے ایک اجلاس میں حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کو امیر مقرر کر دیا گیا۔

اس وقت حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ پاکستان کے حکومتی نظام کو جہادی کارروائیوں اور امریکہ کی فرنٹ لائن اتحادی پاک فوج پر کاری ضربیں لگانے اور قبائل کے علاقوں میں فوجی آپریشن کرنے والے اہل کاروں کو ذلت آمیز شکست سے دوچار کرنے کی وجہ سے مطلوب ترین مجاہدین میں سے ایک تھے اور پاکستان نے ان کی گرفتاری کے حوالے سے اطلاع دینے والے کے لیے پانچ کروڑ روپے (پچاس ملین روپے) کا انعام رکھا تھا جب کہ پاک فوج نے امریکی ڈرون طیاروں کو معلومات فراہم کر کے ان سے ایک ڈرون حملہ بھی کرایا اور کمانڈر حکیم اللہ محسود کی شہادت کی افواہ کو پھیلا دیا، مگر امریکہ اور اس کی اتحادی پاک فوج امت مسلمہ کے اس عظیم کمانڈر کو شہید کرنے میں ناکام ونامراد لوٹیں، جنہوں نے قابض امریکی فوج کی طرف سے صلیبی نیٹو فورسز کے لیے بذریعہ پاکستان افغانستان جانے والے سپلائی لائن پر تباہ کن حملے کر کے اسے کاٹ کر رکھ دیا تھا۔

مجاہد حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ نے دلیری اور جرأت مندی کے ساتھ اسلام کی حکمرانی قائم کرنے اور امریکہ اور اس کے آلہ کاروں کو نیست ونابود کرنے کے لیے جاری جہاد میں پیش قدمی کا سفر جاری رکھا۔

اس دوران ان کے پاس ایک اردنی مسلمان تحریک طالبان پاکستان میں شامل ہونے کے لیے آیا، جسے امریکہ نے جہادی ویب سائٹوں پر مضامین کھلے عام لکھنے کی وجہ سے اردنی انٹیلی جنس کے ہاتھوں گرفتار کر کے افغانستان اور پاکستان لے کر آئی تاکہ طالبان والقاعدہ کی مرکزی قائدین کو تلاش کر کے شہید کرنے میں مدد کریں۔

لیکن اس اردنی مسلمان جس کا نام ڈاکٹر ابو دجانہ خراسانی (ہمام خلیل محمد ابو ملال) تھا، نے امریکہ کا جعلی مجاہد ایجنٹ بننے کی بجائے مجاہدین کی قیادت کو اپنے بارے میں سب کچھ بتا دیا اور کہا کہ مجھے آپ لوگوں کے بیچ میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے بھیجا ہے تاکہ میں القاعدہ وطالبان مجاہدین کی مرکزی قیادت کی جگہ معلوم کر کے انہیں بتاؤں اور وہ امرائے جہاد کو شہید یا گرفتار کرنے کا اپنا خواب پورا کر سکے۔

تحریک طالبان پاکستان میں شامل ہونے والے ڈاکٹر ابودجانہ الخراسانی نے امت مسلمہ کا درد محسوس کرتے ہوئے امریکہ اور اس کے عالم اسلام پر مسلط حکومتی نظاموں کی قید میں موجود مسلم بہنیں ڈاکٹر عافیہ صدیقی (جنہیں آئی ایس آئی نے ڈالر کے عوض امریکہ کو بیچا اور وہ اب امریکی جیل میں قید ہے) اور ساجدۃ الریشاوی (جو اردن کی ایجنسیوں کی قید میں موجود اردنی مسلم بہن ہے)، لال مسجد اور جامعہ حفصہ کی شہید ہونے والی مسلم بہنوں کے واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے مسلمانوں پر مسلط حکمرانوں اور ان کی افواج کا چند ڈالروں کے عوض مسلم خون بہانے اور اس پر تجارت کرنے کے گھناؤنے جرائم کا ذکر روتے ہوئے طالبان مجاہدین کی قیادت کے سامنے کیا اور کہا کہ وہ اسے شہیدی حملے میں دشمنان اسلام پر کاری ضرب لگانے کے لیے استعمال کریں۔

☆☆☆☆☆

23 اکتوبر: صوبہ غزنی............ضلع شلگر............مجاہدین کے سیکیورٹی اہل کاروں پر حملے............2 فوجی گاڑیاں تباہ............5 اہل کاروں ہلاک

جہادی قیادت کا خون تو جہاد کے اس پاکیزہ شعلے کو مزید بھڑکا تا ہے

جماعۃ قاعدۃ الجہاد برائے جزیرۃ العرب کا حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کی شہادت پر تعزیتی بیان

الحمد لله القائل (وَلا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ) والصلاة والسلام على رسول الله القائل :(لوددت أن أغزو فأقتل ثم أغزو فأقتل ثم أغزو فأقتل..) وبعد:

تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، جس نے فرمایا: ''جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھوں، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیے جاتے ہیں۔ درود وسلام ہو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جنھوں نے فرمایا: میری بڑی آرزو ہے کہ میں لڑوں اور قتل کیا جاؤں، پھر لڑوں پھر قتل کیا جاؤں، پھر لڑوں پھر قتل کیا جاؤں''۔ اما بعد:

ہمیں خراساں کے محاذوں سے اپنے بہترین امیر اور میدانِ جہاد کے عظیم شہسوار حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ اور ان کے دیگر مجاہد ساتھیوں کی امریکی طیاروں کے بزدلانہ حملے میں شہادت کی، دلوں کو اداس کر دینے والی خبر پہنچی ہے۔ اس پر اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ اور ان کے دیگر مجاہد ساتھیوں کی شہادت کو قبول فرمائے اور ان کو بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین

امت مسلمہ اپنے عظیم قائد حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کے میدان جہاد میں پیش کیے گئے تاریخی کردار کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ امت مسلمہ یہ بھی جانتی ہیں کہ کس طرح امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ نے وزیرستان قبائل کے اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر افغانستان پر ہونے والی امریکی صلیبی جارحیت کو روکنے اور اس کے خلاف جہاد کرنے میں تاریخی کردار ادا کیا، اور پھر وزیرستان کی سرزمین کو، اپنے دلوں اور اپنے گھروں کو اپنے مہاجر بھائیوں کے لیے کھول دیا، اور اپنا تمام مال ومتاع مہاجرین بھائیوں کے لیے وقف کر دیا...... نیز ان غیور قبائل کے خاندانوں اور اہل وعیال نے دین کی راہ میں طرح طرح کی قربانیاں پیش کیں، ان پر صبر کیا مگر صلیبیوں اور مرتدین کے ظلم وستم کے سامنے ان کے سر نہ جھکنے پائے۔

ایسے ہی عظیم قائدین کی جدوجہد اور ان کی قربانیوں کی بعد آج خراسان کے غیور مسلمان اپنے ملک (پاکستان) پر مسلط مرتد وجابر حکمرانوں کے خلاف قتال کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور سمجھ گئے کہ مسلم خوں کے سوداگر یہ ظالم حکمران ہی ہیں جنھوں نے مسلمانوں کی عزتوں کی تجارت کی اور مسلم امہ کے زخموں پر شکار کھیلا۔

ہم غیور پاکستانی مسلم عوام سے خصوصی طور پر اظہارِ تعزیت کرتے ہیں، جنھیں ہم بڑی عزت، شرف اور اکرام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، نیز ہم اس موقع پر اس (پاکستانی مسلمانوں) کو یہ ترغیب دلاتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے ملکوں کی خودمختاری کو روندنے والی امریکی دخل اندازی کے خلاف تحریک بپا کر دیں اور باری باری ایک کے بعد دوسری آنے والی ان ایجنٹ حکومتوں کو ملیامیٹ کرنے کے لیے جدوجہد کریں؛ جو چند ٹکوں کے عوض مسلمانوں کا خون بیچتی ہیں اور اپنی عوام کی پریشانیوں کا سودا کر کے اُن کے زخموں پر شکار کھیل کر پلتی ہیں۔

ہم دشمنوں پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ امت مسلمہ کے اہم مجاہد قائدین کا خون تو حقیقت میں جہاد کے اس پاکیزہ شعلے کو مزید بھڑکا دیتا ہے اور اسلام کے دشمنوں کے خلاف مجاہدین کے دلوں میں مزید طیش پیدا کرتا ہے۔ امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کی شہادت سے بھی جہاد کا یہ قافلہ پہلے سے بھی کہیں زیادہ تیزی سے پیش قدمی کرے گا۔

ہم یہ بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ مجاہدین اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے کہ جب تک مسلم امہ پر قابض کفار ومرتدین اور اسلام کے دشمنوں کے ایک ایک ظلم وستم کا بھرپور انتقام نہ لے لیا جائے اور جب تک اس پوری کائنات میں دین اسلام نافذ نہ کر دیا جائے۔

ہماری آخری بات یہ ہے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

☆☆☆☆☆

''ہم اللہ سبحانہ کے فضل وکرم سے پچھلے تیس سالوں سے اپنے ہتھیار کندھوں پر اٹھائے شرق وغرب میں باطل کفری قوتوں کے خلاف برسرِ پیکار ہیں اور الحمدللہ اس سارے عرصے میں ہمارے ساتھیوں میں ایک بھی خودکشی کا واقعہ پیش نہیں آیا۔ یہ تمہارے لیے ہمارے نظریے کی سچّائی اور ہمارے مقصد کی حقانیت کی دلیل ہے۔ ہم ان شاء اللہ اپنی ارض مقدّس کو آزاد کرانے کے راستے پر رواں دواں ہیں، صبر ہمارا ہتھیار ہے اور ہم اپنے اللہ سے نصرت طلب کرتے ہیں اور ہم کبھی مسجدِ اقصیٰ کو تنہا نہیں چھوڑیں گے کیونکہ فلسطین ہمیں اپنی جانوں سے بڑھ کر عزیز ہے سو تم جتنا چاہو جنگ کو طول دو لیکن اللہ کی قسم ہم اس پر ذرہ برابر بھی سمجھوتہ نہیں کریں گے''۔

(محسن امت، شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ)

23 اکتوبر: صوبہ قندہار......... ضلع میوند......... افغان فوجی قافلے پر مجاہدین کا حملہ......... ایک ٹینک اور ایک گاڑی تباہ......... 4 اہل کار ہلاک

ہمارے قائدین کی شہادت، جہاد کی تحریک کو مہمیز دیتی ہے......

حرکۃ شباب المجاہدین صومالیہ کی جانب سے امیر حکیم اللہ محسودؒ کی شہادت پر تعزیتی بیان

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ O فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ O يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ (آل عمران ۱۶۹۔۱۷۱)

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان سے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہوکر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں (قیامت کے دن) ان کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا''۔

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ جو کچھ اللہ نے لیا وہ بھی اُسی کی ملکیت تھی اور جو عطا فرمایا وہ بھی اُسی کی مِلک ہے، اور ہر چیز کے لیے وقتِ مقرر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا پھر اپنی میں سے برگزیدہ ہستیوں کو مقامِ پیغمبری کے لیے منتخب کیا، اور ان پیغمبروں کے لیے اللہ تعالیٰ نے پیروی کرنے والے اور انصار پیدا کیے، جو اجتماعی اور انفرادی طور پر ان کی تعلیمات پر عمل کرتے، ان کی مبارک سنتوں کو اپناتے اور ان کے پاکیزہ احکامات کی تابع داری کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے حواریوں میں سے شہدا کا انتخاب فرمایا، یہ وہ سعید افراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کا حسنِ انتخاب کے حق دار قرار پاتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ ان کا اکرام ایسی نعمتوں سے کرتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتیں، اور ایسی جنتوں میں اُنہیں داخل فرماتا ہے جو کبھی فنا نہیں ہوں گی، اور آب دار موتیوں کی مانند خوب صورت حوروں سے اُن کی رفاقت ہوگی کہ جو کبھی ماند نہ پڑے گی۔ ان شہدا کے مقام و مرتبہ پر انبیاء، صدیقین اور صالحین رشک کرتے ہیں، اس فضل واحسان کی وجہ سے جو اُن کے رب نے اُن پر کیا۔

جہاد کی الاؤ کو بھڑکا دینے اور اس کی تپش و حرارت سے سرکشوں اور ظالموں کو بھسم کر دینے کے بعد اسلام کے شہسواروں میں سے ایک شہسوار اور امتِ توحید کے شیروں میں سے ایک شیر چند دن پہلے ایسے ہی سعادت مند قافلے میں شامل ہونے کے لیے روانہ ہوگیا...... یہ بطلِ اسلام حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ تھے، جو شیر اسلام بیت اللہ محسود رحمہ اللہ کے جگری بھائی اور ان کے جانشین تھے، اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں قبول فرمائے:

أتته المنايا حين تمّ تمامه　　　　وأقصر عنه كل قرن يطاوله

اُسے موت تو اپنے مقررہ وقت پر ہی آئی (لیکن) اس کے مدمقابل اس کا سامنا کرنے سے دامن چھڑاتے رہے

وكان كليث الغاب يحمي عرينه　　　　وترضى به أشبالها وخلائله

وہ جنگل کے شیر کی طرح اپنی کچھار کی حفاظت کرتا رہا، اس کے بہادر بیٹے اور دوست اس سے راضی رہے

غضوب حليم حين يطلب حلمه　　　　وسمّ زعاف لا تصاب مقاتله

احسان اور نرمی کے مواقع پر وہ حلم کا پیکر اور بردبار تھا، دشمن پر اُس کا وار ایسا کاری ہوتا کہ جو فوری طور پر اُس کو بے جان لاشے میں تبدیل کر دیتا

اس موقع پر ہم امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ، حکیم الامت شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ، امت اسلامیہ اور مجاہدین سے ان کے بیٹے حکیم اللہ محسود کی شہادت سے پہنچنے والے صدمہ رنج اور تکلیف پر تعزیت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی شہادت قبول فرمائے۔

دنیا بھر کے دشمنانِ اسلام کے لیے ہمارا پیغام یہ ہے کہ اللہ کے دین کو غالب آ کر رہنا ہے، اگر چہ اس کے خلاف تم کفار کی تمام قومیں مجتمع ہوکر ہی کیوں نہ ٹوٹ پڑو...... اور قائدین اسلام اور نوجوانوں امت کو شہید کرنے کے لیے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کتنی ہی کوششیں کیوں نہ کرلو......

یہ اس وجہ سے ہے کیونکہ ان شہدا کا خون بیک وقت آگ اور روشنی کی مانند کام کرتا ہے......ایک جانب یہ آگ دشمنانِ دین کو جلا کر مٹا دیتی ہے جب کہ دوسری جانب یہ لہو رنگ روشنی اندھیروں رات میں توحید کے مسافروں کو راستہ دکھاتی ہے۔ وقت نے بھی اس حقیقت کو ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے قائدین کی شہادت دین سے ہمارے تعلّق میں مزید مضبوطی، راہ جہاد میں پختہ تر ارادوں کے ساتھ عزم و ہمت کا مظاہرہ کرنے اور اہل ایمان کے دشمنوں کا مقابلہ بہادری و جاں فشانی سے کرنے پر ابھارتی ہے۔ لہٰذا جیسے ہی کوئی ایک قائد جہاد شہید ہوتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ پر اس انداز میں کھڑا ہو جاتا ہے کہ گویا کہ یہ وہی پہلا والا ہی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۲۶ پر)

23 اکتوبر: صوبہ قندہار......ضلع ارغستان......بارودی سرنگ دھماکہ افغان فوج کی ایک گاڑی تباہ......ایک کمانڈر سمیت 6 اہلکار ہلاک

وہ منافقین اور دشمنانِ یہود ونصاریٰ کے حلق میں کانٹے کے مانند تھے

جماعۃ القاعدۃ الجہاد ببلا دالمغرب الاسلامی کا حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کی شہادت پر تعزیتی بیان

تمام شکر اور تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور درود وسلامتی ہو تمام انبیا علیہم السلام کے سردار اور مجاہدین کے امام نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی مطہر آل اور اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر، رجز گاہوں کے شہسواروں اور میادین کے شیر صفت جوانوں پر کہ جنہوں نے اپنے لہو اور جسم وار کر عظیم اور شان وشوکت کی حامل تاریخ رقم کی......سوان میں سے جب بھی کوئی شہادت کی منزلِ مقصود کو پہنچتا تو اس کے لبوں پر یہی نعرہ ہوتا:

فزت وربّ الکعبۃ

''رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوگیا''......

امّابعد: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ أَمْوَاتاً بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ(آل عمران: ۱۶۹)

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے''۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قُتِلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ(آل عمران: ۱۴۶)

''اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ (خدا کے دشمنوں سے) لڑے ہیں تو جو مصیبتیں ان پر اللہ کی راہ میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ (کافروں سے) دبے اور اللہ استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے''۔

اے ہماری محبوب امت مسلمہ:

آج ہم آپ کو امت کے جاں بازوں میں سے ایک بطلِ دلیر، شہسواروں میں سے ایک جری ونڈر شہسوار کی شہادت کی اطلاع دے رہے ہیں......وہ بطلِ جلیل جب تک زندہ رہا، امت مرحومہ کے غم وآلام میں گھلتا، اُس کی پریشانیوں بوجھ اپنے کاندھوں پر اٹھاتا اور اپنے ہمراہیوں کے ساتھ مل کر اُس کے عزت، عظمت اور تقدیس واپس لانے کی بھرپور کوشش کرتا رہا۔ امت کا وہ بیٹا کہ جسے باطل کے مکروفریب نے عظمتِ حقیقی کو پالینے اور منزلِ شہادت سے ہم کنار ہونے کی لگن میں پختہ کر دیا......یہی وہ جری جوان تھا کہ جس کی قیادت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مجاہدین کو متعدد معرکوں اور محاذوں پر ایسی بابرکت فتح ونصرت سے سرفراز فرمایا جو آنے والے زمانہ میں بھی امت کے لیے دلیل روشن بن کر جگمگاتی رہے گی......

رفعتوں اور بلندیوں کے اس مسافر اور مجاہدین کے اس قائد کو حکیم اللہ محسود شہید رحمہ اللہ کے نام سے جانا جاتا ہے، جنہیں ظلم وجبر کے سردار امریکہ نے دھوکہ دہی سے شہید کیا۔ اُن کی شہادت کا سانحہ ایسے موقع پر پیش آیا جب وہ صلیبی لشکر اور اُس کے حواری مرتدین کے خلاف نمایاں ترین کامرانیوں سے سرفراز ہو رہے تھے، ظلم وقہر کی چکیوں میں پسنے والے بے بس وبے کس مسلمانوں کی مدد میں مصروف تھے اور مضبوط قوت ارادی اور قوی اعصاب کو بروئے کار لا کر دین وملت کا دفاع کر رہے تھے۔ ایسے میں اللہ نے اُنہیں اپنے چنیدہ بندوں میں شامل فرمایا اور اعلیٰ شہادت سے نوازا۔ بے شک اُنہوں نے اپنی آنکھوں سے اپنے قافلے میں موجود بکھرے بالوں اور خستہ حال مجاہدین کو غرور وتکبر کے امام امریکہ کی ناک خاک آلود کرتے دیکھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اُنہیں مرتبہ شہادت سے سرفراز فرمایا، اس حالت میں کہ اُنہوں نے قوت وطاقت کے زعم میں مخمور امریکی لشکروں کی ذلت آمیز شکست اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کی اور اُنہوں نے شہادت سے پہلے اپنی آنکھوں میں اس مبارک منظر کو بھی بسایا کہ امریکہ افغانستان سے ناکامی ونامرادی کا گلے لگائے بھاگنے کی تیاری میں مصروف ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اُنہیں زمرۂ شہدا میں شامل فرما کر شرفِ قبولیت بخشے، اُنہیں فردوسِ اعلیٰ نصیب فرمائے اور اُنہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے ہمراہ اپنے محبُوب بندوں کے ساتھ جمع فرمائے، آمین۔

بلاشبہ، اُن کی جدائی ہمارے لیے بڑا صدمہ ہے، دل غمگین اور آنکھیں اشک بار ہیں مگر ہماری زبانیں وہی کہیں گی جس سے ہمارا رب راضی ہو......

انا للہ و اناالیہ راجعون اللھم اجرنافی مصبتناواخلفنا خیرامنھا۔

تحریک طالبان پاکستان بھائیوں کے لیے:

بظاہر ہم آپ سے تعزیت کر رہے ہیں لیکن حقیقتاً ہم اپنے آپ سے بھی تعزیت کر رہے ہیں، کیونکہ ہمارے دلوں میں قائد حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کے لیے خاص مقام ومرتبہ ہے...... بے شک رونے والیوں کو اسی کے لیے رونا چاہیے......بلاشبہ وہ

23 اکتوبر: صوبہ ہرات......ضلع غوریان......نیٹو فوج کے چھاپے پر مجاہدین کی جوابی کارروائی......3 نیٹو اہلکار ہلاک......2 زخمی

منافقین اور دشمنانِ یہود و نصاریٰ کے حلق میں کانٹے کے مانند تھے اور ہر اُس سچّے مومن کے قلب کے واسطے باعث ٹھنڈک و اطمینان تھے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے...... اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کے اجر کو بڑھا چڑھا کر عطا فرمائے، ہم سب کی آخرت بہترین بنائے اور ہم سب کے زخمی دلوں اور غمگین جانوں کے ساتھ احسن معاملہ فرمائے۔

اپنے تمام مجاہد بھائیوں کو نوید سنا دیجیے کہ بے شک ہمارے قائدین کا عزت اور شرف کے میدانوں اور حق و باطل کے گرم معرکوں میں یوں قتل ہونا ہمارے رستے کی صحت اور منہج کی سلامتی کی علامت ہے۔ پس صبر کرو صبر کرو...... ڈٹے رہو ڈٹے رہو...... اور امیر حکیم اللہ کے رستے پر اُن کے نقشِ قدم کی پیروی کرتے ہوئے چلے چلو اور آگے بڑھتے رہو...... اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ ان صفات کو اپنے اندر پروان چڑھا کر مسلسل پیش قدمی کرتے رہو کہ ''مومنین کے لیے نرم اور کافروں پر سخت، اللہ کے رستے میں لڑتے رہو اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ ہرگز نہ ہو''۔

صلیبیوں، مرتدین اور منافقین کے لیے:

ان شاء اللہ، تمہارے نصیب میں لکھی خوشیاں ختم ہونے کے قریب ہیں اور عنقریب تمہیں بہت زیادہ رونا پڑے گا، یہ اس لیے کہ ہمارے قائدین اور شہدا کا لہو ہمارے معرکے کا ایندھن ہے۔ یہ وہ نور ہے جس کی روشنی میں ہمارا کاروان منازل طے کرتا ہے، عنقریب تمہارے اوپر الم ناک اور جان کی لاگو ذلتیں ٹوٹ پڑنے کو ہیں سو اُن کا سامنا کرنے اور ''خوشیاں'' منانے کی تیاری کرو اور یقین رکھو کہ قائد حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ نے اپنے پیچھے جو منظم جہادی قافلہ چھوڑا ہے وہ تمہاری نیندیں حرام کر دے گا اور تمہیں تمہارے آرام کدوں میں بھی آزارِ مسلسل کا شکار کیے رکھے گا...... یاد رکھو! یہ وہ شیر ہیں جو ظلم دیکھ کر آنکھیں نہیں موندتے، یہ وہ ماہر نشانہ باز ہیں جنھوں نے معزز قائدین جہاد کی کڑی نگرانی میں تربیت حاصل کی ہے جیسا کہ شاعر نے کہا:

وأسيافنا في كل شرق و مغرب ......بها من قراع الدارعين فُلول

ہماری برہنہ شمشیریں شرق و مغرب میں چہار سو چمک رہی ہیں......ان کی ہیبت سے متکبرین کی تلواریں کُند ہو گئیں

وأيامنا مشـــهورة في عدونا ......لها غُرر معلـومة و حُـجـول

ہمارے دنوں کو دشمن خوب اچھی طرح جانتا ہے......ان میں گھوڑوں کی پیشانی اور ٹانگوں کی چمک معروف ہے

وما قلّ من كانت بقاياه مثلنا ......شبـاب تسامى للعلا و كُـهول

اُس نے ہمیں ختم نہیں کیا بلکہ ہم جیسے ابھی موجود ہیں......ایسے بلند ہمت جوان اور بزرگ جو کہ اعلیٰ مقام کے طالب و حریص ہیں

وما مات منّا ميت في فـراشه ......ولا طـلّ منا حيث كان قـتـيل

اور ہم میں سے کوئی بھی اپنے بستر پر ایڑیاں رگڑ تا نہیں مرا...... یہ طے ہے کہ وہ ہم ہی میں سے ہے چاہے کہیں بھی داد شجاعت دیتا جاں سے گزر جائے

إذا سيّـد منا خـلا قام سيّـد ......قـؤول لما قال الكـرام فَـعُـول

جب ہمارا کوئی قائد منزل مراد پا جاتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا کھڑا ہو جاتا ہے...... یہ وہ حقیقت ہے جو بہت آزمودہ کار اور عزت و اکرام کے حامل لوگ بیان کر چکے ہیں

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين ,وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم

جماعة القاعدة الجهاد ببلادالمغرب الاسلامى

☆☆☆☆☆

بقیہ: ہمارے قائدین کی شہادت، جہاد کی تحریک کو مہمیز دیتی ہے......

اللهم انصرنا ولا تنصر علينا وامكر لنا ولا تمكر علينا، اللهم اجعلنا لک مطواعين، لک رهّابين، إليک منيبين أوّابين، وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف المرسلين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.

اے اللہ! ہماری مدد فرما اور ہمارے خلاف مدد نہ کر، ہمارے لیے تدبیر چل اور ہمارے خلاف تدبیر نہ چل۔ اے اللہ! ہمیں صرف اپنا فرماں بردار رہنے والا بنا دے، جو صرف تجھ ہی سے لو لگانے والے اور تیری ہی طرف رجوع کرنے والے ہوں۔ ہماری آخری بات یہ ہے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔ درود و سلام ہو تمام پیغمبروں کی سب سے زیادہ برگزیدہ ہستی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ساتھیوں پر۔

حرکۃ شباب المجاہدین کی قیادت عامہ

ادارہ الکتائب برائے نشر و اشاعت

محرم ۱۴۳۵ھ بمطابق نومبر ۲۰۱۳ء

☆☆☆☆☆

24 اکتوبر: صوبہ پکتیکا..................صدر مقام گریزد..................مجاہدین کا ایک چوکی پر حملہ..................5 افغان فوجی اہل کار ہلاک..................متعدد زخمی

اصل زندگی تو وہ ہے جو یہ بہادر مجاہد جی گیا

عالمی اسلامی میڈیا محاذ کی جانب سے امیر حکیم اللہ محسودؒ کی شہادت پر تعزیتی بیان

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ O فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ O يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ (آل عمران ۱۶۹۔۱۷۱)

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان سے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں (قیامت کے دن) ان کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غم ناک ہوں گے اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا''۔

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہر فیصلہ اپنے بہترین وقت پر صادر فرمایا اور ہر آدمی کے لیے اس کی موت کا جو وقت مقرر کیا وہ اس سے کبھی لیٹ نہیں ہوتا۔ درود وسلام ہو اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد پر، آپ کے آل اور آپ کے تمام اصحاب پر۔ امابعد:

ہم اس صابر اور مجاہد امتِ اسلام سے بہادر ہیرو اور پیش قدمی کرنے والے قائد حکیم اللہ محسود رحمۃ اللہ کی شہادت پر تعزیت کرتے ہیں؛ ایسی تعزیت کہ جس میں ہمارے مرحوم کی بابت غم اور فخر کے ملے جلے جذبات شامل ہیں۔ سو اس بہادر قائد جیسے ہماری امت کے شہسوار رحلت ہی اس حالت میں فرماتے ہیں کہ وہ اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اسلام کے دشمنوں پر ٹوٹ پڑتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ ان کی آخری سانس بھی باقی نہیں رہتی۔ سو اصل زندگی تو وہ ہے جو یہ بہادر مجاہد جی گیا، اور خوب صورت زندگی بھی وہی ہے جس کی طرف یہ قائد روانہ ہوا ہم ان کے بارے میں ایسا ہی سمجھتے ہیں اور اللہ ہی اصل جاننے والا ہے اور ہم اللہ تعالی کے آگے کسی کی پارسائی بیان نہیں کرتے ہیں۔

اس عظیم قائد حکیم اللہ محسود کو جہاد کی محبت اور وہ فیاضی عطا کی گئی تھی کہ جس نے اللہ کی مدد سے اپنی جوانی کا آغاز ہی جہاد کی راہ پر چلتے ہوئے توحید کا جھنڈا بلند کر کے بہادری کے ساتھ موت کا متلاشی بن کر جہاد وقتال کرتے ہوئے دلیری اور جواں مردی کے جوہر دکھاتے ہوئے کیا۔ پھر اسے شیروں کی جماعت کا امیر مقرر کیا گیا۔ بالآخر اللہ کے حکم سے وہ خوش قسمت شہید ہیں کہ انہوں نے اس آرزوئے شہادت کو پالیا جس کی خاطر وہ جہاد پر نکلے اور جس کی خاطر وہ جیئے۔ اللہ تعالی ان کو احسن شہادت پانے والوں میں قبول فرمائے۔

اگر شہید (امیر حکیم اللہ) اپنے جہاد کے ثمرات، مکمل تمکین اور حاصل ہونے والی کامیابی کو دیکھنے سے پہلے رحلت فرما چکے ہیں تو ہم یہ سمجھتے ہیں وہ اپنے پیچھے ایسے نوجوانوں کو چھوڑ کر گئے ہیں جو پہاڑوں کی مانند ہیں اور جو اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک توحید کے جھنڈے کو لہراتا ہوا اور اللہ کے دین کو تمام ادیان پر غالب کر کے نہ دیکھ لیں، چاہے کافروں کو جتنا ہی ناگوار گزرے۔

اے اللہ! ہمارے اس شہید کو قبول فرما، اس کو معاف فرما، اس پر رحم فرما اور اپنی جنتوں میں اس کے درجات کو بلند فرما۔

درود وسلام ہو اللہ کے بندے اور اس رسول محمد پر، آپ کے آل اور تمام اصحاب پر۔

قیادتِ عامہ

عالمی اسلامی میڈیا محاذ

☆☆☆☆☆

''یقیناً وزیرستان کے قبائل نے عالمی کفر......یعنی امریکہ، اس کے حلیفوں اور اس کے آلۂ کاروں......کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر استقامت کے ساتھ ایک تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ ایک ایسا عظیم کردار جو بڑے بڑے ممالک بھی ادا کرنے سے عاجز رہے۔ ان کی اس ثابت قدمی کا اصل سبب ان کا اللہ تعالی پر ایمان اور اسی پر توکل ہے۔ انہوں نے اللہ ہی کی خاطر عظیم جانی اور مالی قربانیاں دیں۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس راہ میں جو کچھ ان سے چھن گیا اللہ تعالی انہیں اس سے بہت بہتر نعم البدل عطا فرمائے! مسلمان کبھی بھی اہلِ وزیرستان کا یہ عظیم کردار نہ بھولیں گے۔ نہ ہی علمائے اسلام، قائدینِ امت اور ابنائے ملت کا یہ خون یونہی رائیگاں جانے دیا جائے گا، جب تک کہ ہمارے جسم وجاں میں خون کا آخری قطرہ تک موجود ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں یہ عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے!''۔

(محسنِ امت، شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ)

24 اکتوبر: صوبہ ہلمند.........ضلع گریشک.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایک افغان فوجی ٹینک تباہ.........6 افغان فوجی اہل کار ہلاک.........متعدد زخمی

شریعت کے نفاذ کی کوششیں کسی ایک شخصیت پر منحصر نہیں

برطانیہ کے مشہور باکسر عبدالحق سال کا حکیم اللہ محسودؒ کی شہادت پر بیان

انتھونی سال لندن سے تعلّق رکھنے والے ایک مشہور باکسنگ چیمپئن ہیں۔اپنے دورِ عروج میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں ہدایت عطا کی اور وہ مسلمان ہوگئے۔ان کا اسلامی نام عبدالحق سال ہے اور آج کل ان کا بیش تر وقت کفار کو دین کی دعوت دینے میں صرف ہوتا ہے۔انہوں نے امیر حکیم اللہ شہید رحمہ اللہ کی شہادت کے ایک ہفتے بعد لندن میں یہ بیان کیا۔یہ بیان فیس بک کے اس لنک پر بھی سنا اور دیکھا جاسکتا ہے https://www.facebook.com/photo.php?v=503665059741764

میرے محترم بھائیو!ایک ہفتہ قبل امریکی ڈرون حملے میں پاکستان میں طالبان کے رہنما حکیم اللہ محسودؒ شہید ہوگئے۔لیکن کیا دشمنانِ اسلام نے ابھی تک سوچا اور سمجھا کہ اسلام کی فتح اور شریعت کے نفاذ کی کوششیں کسی ایک شخصیت پر منحصر نہیں ہیں۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ......کئی برس قبل مصر میں سید قطب نام کی ایک شخصیت تھی جو دین کی خدمت میں پیش پیش تھے۔اس وقت دشمنانِ اسلام نے سمجھا کہ اگر ہم اس کو قتل کردیں اور اسے نشانِ عبرت بنا دیں تو معاملہ یہیں ختم ہوجائے گا۔انہوں نے پروپیگنڈہ کیا کہ سید قطب انتہا پسندانہ اور پرتشدد سوچ کا حامل ہے اور اس کے اسلامی نظریات ہماری طرز زندگی سے متصادم ہیں لہٰذا اسے قتل کردینا چاہیے۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔لیکن پھر دیکھئے کہ سید قطبؒ کے الفاظ نے کتنے ہی لوگوں کو متاثر کیا۔کیا عبداللہ عزامؒ بھی ایسے ہی لوگوں میں سے ایک نہیں تھے؟ پھر دنیا والوں نے کہا کہ اس ایک شخص عبداللہ عزام کو ختم کردو تو یہ جدوجہد ختم ہوجائے گی۔دیکھئے پھر ان لوگوں نے شیخ عبداللہ عزامؒ کو شہید کردیا۔لیکن پھر بھلا شیخ عبداللہ عزامؒ کی شہادت کے بعد یہ مشعل کس شخصیت کے حوالے ہوئی؟ جی ہاں وہ پچھلی صدی کے عظیم مجدد شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ تھے جو کہ شیخ عبداللہ عزامؒ کے پیغام سے ہی متاثر ہوئے۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ......

لیکن دیکھئے! پھر بھی دشمنانِ اسلام کو یہ بات سمجھ نہیں آرہی کہ دین اسلام اس امت کے دل و دماغ میں رچا ہوا ہے اور یہ دین کسی ایک شخصیت کے چلے جانے سے متاثر نہیں ہوتا۔جب انہوں نے شیخ اسامہ بن لادنؒ کو شہید کیا تو یہ شیطان صفت لوگ وائٹ ہاؤس میں کھڑے ناچ رہے تھے۔لیکن ان کی اپنی ہی سرزمین پر مسلمان نوجوان یہ نعرہ لگاتے ہوئے باہر نکل آئے ''اوباما،اوباما!ہم سب ہیں اسامہ!!!'' دیکھ آپ نے!ان کافروں نے ایک مسلمان کو قتل کیا تو تمام دنیا کے مسلمان کہنے لگ گئے کہ مت سمجھو کہ تم نے اسے مار ڈالا۔ہم سب اسامہؒ کی عزت کرتے ہیں اور ہم سب ہی اسامہؒ کے نظریات کے حامل ہیں۔

حال ہی میں ہمیں حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کی شہادت دیکھنے کو ملی اور پھر پتہ چلا کہ ان کی جگہ ملا فضل اللہ کو امیر چنا گیا ہے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ حکیم اللہ محسودؒ سے بھی زیادہ سفاک ہیں۔لفظ ''سفاک'' تو ہرگز مناسب نہیں ہے۔چلیں ہم یوں کہتے ہیں کہ وہ نفاذ دین کی خاطر مزید سخت گیر رویہ اور قربانی کا شدید تر جذبہ رکھتے ہیں۔سفاک نہیں بلکہ اسلام کی بنیاد سے قریب تر اور اپنے آپ کو وقف کردینے والے ہیں۔ملا فضل اللہ کے اپنے الفاظ یہ ہے کہ ''ہم اپنے مقصد کی راہ میں حائل ہر رکاوٹ کا خاتمہ کردیں گے''۔ان کا مقصد کیا ہے؟اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا نظام شریعت نافذ کرنا اور وہ اس مقصد کی راہ میں حائل ہر رکاوٹ دور کرنے کے لیے تیار ہیں۔دیکھا کیا شدت ہے ان کے بیان میں!لیکن وہ یہی کہنے پر اکتفا نہیں کرتے۔کہتے ہیں کہ ''ہمارے والد اور بھائی بھی اگر اس رستے میں رکاوٹ بنے تو ہم ان کے خلاف لڑنے کو بھی تیار ہیں''۔اللہ اکبر!دیکھا کیسی شدت ہے!کہتے ہیں ہم لڑیں گے چاہے ہمارے مقابل ہمارا والد ہو یا ہمارا بھائی ہو یا چاہے کوئی فوجی یا پولیس والا ہو۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔یہ بڑے سخت الفاظ ہیں۔اس کے ساتھ ہی ملا فضل اللہ نے تحریک طالبان پاکستان کے پچھلے امیر حکیم اللہ محسودؒ کی شہادت کا بدلہ لینے کا اعلان بھی کیا ہے۔حکیم اللہ محسودؒ اور دوسرے مسلمانوں کو شہید کرنے کے لیے امریکیوں نے جاسوس طیاروں کے ذریعے جو میزائل استعمال کیا اس کا نام ''اے جی ایم 114 ہیل فائر (یعنی جہنّم کی آگ) ہے۔ذرا دیکھئے ان کافروں کو!یہ اپنے ہتھیاروں کا نام رکھتے ہیں ''جہنّم کی آگ''۔جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں جہنّم کی آگ کے بارے میں بخوبی علم ہے۔میں جاسوس طیارے کی بات نہیں کرتا لیکن اس ایک ہیل فائر میزائل کی قیمت ۶۸ ہزار ڈالر ہوتی ہے۔ہمارے ایک بھائی حکیم اللہ محسود کو شہید کرنے کے لیے امریکیوں اور پاکستان فوج نے ایسے چار میزائل داغے۔یہ کل ملا کر ۲ لاکھ ۷۲ ہزار ڈالر مالیت کے ہوئے اور ایندھن وغیرہ کے اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔ایک طرف تو امریکی ایک مسلمان کو قتل کرنے کے لیے اتنے پیسے خرچ کررہے ہیں لیکن دوسری طرف ان کے اپنے عوام شدید غربت میں مبتلا ہورہے ہیں۔حالات اتنے برے ہوچکے ہیں کہ لوگوں کے پاس سردیوں میں اپنے گھروں کو گرم رکھنے اور بیوی بچوں کو کھانا کھلانے کے پیسے نہیں رہے۔امریکی عوام کے پاس پیسہ ختم ہوگیا ہے،ان کی الماریوں میں کھانے کو کچھ نہیں بچا اور وہ دو ہفتے بعد حکومت سے ۳۶ ڈالر فی کس وظیفہ وصول کرنے پر مجبور ہیں۔اب سننے میں آرہا ہے کہ یہ وظیفہ مزید کم کرکے ۲۲ ڈالر فی کس کردیا گیا ہے۔ایک طرف تو امریکی حکومت دنیا بھر میں مسلمانوں کو قتل کرنے کے لیے ہزاروں لاکھوں ڈالر خرچ کررہی ہے لیکن دوسری جانب ان کے اپنے ملک میں لوگوں کے وظیفوں میں کٹوتیاں کی جارہی ہیں،لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

24اکتوبر:صوبہ بغلان.......ضلع پل چرخی.......نیٹو فوجی قافلے پر مجاہدین کا حملہ.......ایک ٹینک تباہ.......4 نیٹو فوجی ہلاک

مجاہدین کا ہدف مسلمان نہیں!

شیخ آدم یحییٰ غدن حفظہ اللہ

'خونِ مسلم کی حرمت' کے نام سے ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے جس میں گاہے بگاہے مجاہدین کی قیادت کی طرف سے آنے والے بیانات شائع کریں گے۔ مجاہدین کے لیے اس موضوع کی بہت زیادہ اہمیّت اس لیے بھی ہے کہ وہ تو اپنی جنت کے لیے مارتے اور مرتے ہیں......اگر ناحق خون کر کے جنت کو جہنّم میں بدل لیں تو اس سے بڑا خسارہ کیا ہوگا؟

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ وصحبہ ومن والاہ اما بعد!

ایک ایسے وقت میں جب امریکہ اور اس کے اتحادی افغانستان میں شکست سے دوچار اور مایوسی کی دلدل میں غرق ہو رہے ہیں اور اس کیفیت سے نکلنے کے لیے کسی راستے کی تلاش میں ہیں، اور ایک ایسے وقت میں جب پاکستانی فوج وزیرستان، سوات اور قبائلی علاقوں میں بے نتیجہ اور لاحاصل آپریشن کرنے میں مصروف ہے، جب کہ اس کے مقابلے پر مجاہدین پورے عزم اور حوصلے سے اپنی پناہ گاہوں کا دفاع اور پے در پے حملوں کے ذریعے اسلام آباد اور کابل کی مرتد حکومتوں کے ایوانوں کو لرزانے میں مصروف ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف علاقوں میں عام لوگوں پر ہونے والے بم دھماکوں میں بھی یک دم تیزی آگئی ہے، خاص طور پر اُن شہروں میں جو مجاہدین کی مدد اور نصرت کے مراکز سمجھے جاتے ہیں۔ ان مجرمانہ دھماکوں میں لقمۂ اجل بننے والوں کی بڑی تعداد عورتوں اور بچوں کی ہوتی ہے۔

ان واقعات کے رونما ہونے کے بعد بغیر کسی توقف اور تردد کے دشمنانِ دین ان دھماکوں کا الزام فوری طور پر مجاہدین کے سر دھر دیتے ہیں۔ اسلام آباد اور کابل میں موجود نام نہاد آزاد میڈیا مجاہدین کی جانب سے جاری کردہ تردیدی بیانات نشر کرنے سے تو صاف انکار کر دیتا ہے لیکن مرتد حکومتوں کی جانب سے مجاہدین پر عاید کردہ الزامات بڑھا چڑھا کر بغیر کسی تنقیدی جائزے کے پیش کیے جاتے ہیں، جس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ اس میڈیا کی حقیقت کفار اور ان کے ایجنٹوں کے ہاتھ میں موجود ایک آلۂ کار سے زیادہ نہیں۔ یہ میڈیا صرف مجاہدین کی کردار کشی ہی نہیں کرتا بلکہ مرتد فوج کو پہنچنے والے جانی اور مالی نقصانات کی اصل تفصیلات بیان کرنے سے بھی گریز اور کفر کے لیے جان دینے والے فوجیوں کو شہدا کے القابات عطا کرتا ہے۔

انتہائی مضحکہ خیز بات تو یہ ہے کہ جو میڈیا اور حکومت کل تک آپ کو یہ باور کرانے میں مصروف تھے کہ گیارہ ستمبر کے مبارک حملے مجاہدین نے نہیں بلکہ سی آئی اے اور موساد نے کروائے ہیں، وہی آپ کو آج یہ بتانے میں مصروف ہیں کہ عام مسلمانوں پر بازاروں، مسجدوں، سکولوں اور دکانوں پر کیے جانے والے ان وحشیانہ، مجرمانہ اور اسلامی تعلیمات سے صریحاً متصادم بم دھماکوں کے اصل ذمہ دار مجاہدین ہیں نہ کہ آئی ایس آئی، را، سی آئی اے اور بلیک واٹر۔

یہ منافقین آپ کو یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ جو مجاہدین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایجنٹ فوج اور خفیہ ایجنسیوں کے کارندوں کو اُن کے ہیڈ کوارٹر اور ان کے کافر اتحادیوں کو ان کے گھروں میں گھس کر ضربیں لگا رہے ہیں اُن کے پاس یک دم ایسے اہداف کی اتنی کمی ہوگئی ہے کہ اب وہ تمام تر اسلامی اور اخلاقی تعلیمات کو بالائے طاق رکھ کر بازاروں میں عام لوگوں، عورتوں اور بچوں کو بے رحمی سے قتل کرنے لگے ہیں۔

ہم اسلام کا کلمہ پڑھنے والے ہر اُس شخص سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ خود اپنے دل سے پوچھے کہ ان وحشیانہ دھماکوں کے پیچھے اصل ہاتھ کس کا ہے؟ کیا ان کے ذمہ دار وہ مجاہدین ہیں جنھوں نے اپنی زندگیاں ضعیف مسلمانوں کے دفاع اور اسلامی نظام کے نفاذ کی خاطر وقف کر رکھی ہیں اور بخوبی یہ جانتے ہیں کہ اسلام میں کسی ایک معصوم مسلمان کی جان کی کیا قیمت ہے، یا اصل مجرم وہ کافر فوجیں اور ان کی خفیہ ایجنسیاں ہیں جن کا اگر کوئی خدا ہے تو وہ ڈالر ہے، اور جن کے ہاں اگر کوئی قانون ہے تو وہ جنگل کا قانون ہے۔

کیا یہ وہی فوج نہیں جس نے لال مسجد، شیین ڈنڈ، قندوز اور وزیرستان میں بے دریغ مسلمان عورتوں اور بچوں کو وحشیانہ مظالم کا نشانہ بنایا؟ سوچنے کی بات یہ ہے کہ آخر ان دھماکوں سے مجاہدین کو فائدہ کیا حاصل ہوگا؟ جبکہ اس کے مقابلے پر ان دھماکوں کے ذریعے اگر کوئی اہداف حاصل ہوتے ہیں تو وہ اسلام اور اہلِ اسلام کے ان دشمنوں ہی کے فائدے میں جاتے ہیں، جو ایسے واقعات کے فوراً بعد ان کا جھوٹا الزام مجاہدین پر عاید کر دیتے ہیں۔ کیونکہ شکست ان کو اپنا مقدر بنتے ہوئے واضح طور پر دکھائی دینے لگی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بعد مجاہدین کی ان کامیابیوں کے پیچھے سب سے بڑا سبب اس وقت ان وحشیانہ کارروائیوں کا نشانہ بننے والے مسلمان عوام کی جانب سے مجاہدین کو ملنے والی مدد و نصرت ہے۔

ہم ہر دفعہ ایسے واقعات کے فوراً بعد افغانستان، سوات، وزیرستان، باجوڑ، بلوچستان اور دیگر علاقوں کے مسلمانوں کے اصل قاتل، اوباما، بش، کلنٹن، بلور، کرزئی، کیانی، گیلانی اور زرداری جیسے مجرمین کو میڈیا پر ان واقعات کا الزام مجاہدین پر دھرتے اور

25 اکتوبر: صوبہ زابل...............ضلع شاہ جوئی...............مجاہدین کا امریکی فوجیوں پر حملہ...............ایک ٹینک تباہ...............2 فوجی ہلاک

یہ زہریلا پروپیگنڈا کرتے دیکھتے ہیں کہ گویا یہی لوگ ان نام نہاد دہشت گردوں اور شدت پسندوں کے مقابلے پر مسلمان عوام کے اصل محافظ ہیں۔

کفر کا آلۂ کار میڈیا کبھی آپ کے سامنے وہ تردیدی بیانات نشر نہیں کرتا جو ان واقعات کی مذمت اور بازاروں، گلی محلوں، سکولوں، مساجد اور رہائشی علاقوں میں ہونے والے ان مجرمانہ دھماکوں سے اپنی لاتعلقی ظاہر کرنے کے لیے مجاہدین کی جانب سے جاری کیے گئے اور ہر مرتبہ جاری کیے جارہے ہیں۔

ہم مجاہدین ان واقعات سے واضح طور پر برأت کرتے ہیں اور انہیں اُس مکروہ عالمی منصوبے کا ایک حصّہ سمجھتے ہیں جس کے تحت لادین سیاسی قوتیں، خفیہ ایجنسیاں اور ان کے آلۂ کار ذرائع ابلاغ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مجاہدین اور عوام الناس کے درمیان ایک خلیج حائل کرنے کی کوشش میں ہیں جو گذشتہ آٹھ برسوں سے پاک افغان سرحد پر صلیب کے پجاریوں اور ان کے ایجنٹوں کے خلاف تن من دھن سے جہاد اور مجاہدین کی نصرت کررہے ہیں۔

ہم ان واقعات میں جاں بحق ہونے والے مردوں، عورتوں اور بچوں کے لواحقین سے دلی تعزیت کرتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے ڈھانپ لے! انہیں شہدا کے درجات سے نوازے! اور زخمیوں کو جلد شفایاب فرمائے! اسی طرح ہم ان اہل ایمان سے بھی دلی طور پر تعزیت کا اظہار کرتے ہیں جو غاصب صلیبیوں اور ان کے ایجنٹوں کے خلاف امت کے مجاہد بیٹوں کی کارروائیوں میں نہ چاہتے ہوئے زد میں آجاتے ہیں۔ اور ان لاتعداد گمنام مسلمانوں سے بھی پوری طرح ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں جو صلیبیوں اور ان کے اتحادیوں کی جانب سے نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ میں شہید ہوگئے، اور ابھی تک وزیرستان، سوات، افغانستان اور دیگر علاقوں میں ان کے مظالم کا نشانہ بن رہے ہیں۔

ان مظلومین کی تصویریں اور ان پر ڈھائے گئے مظالم کا احوال آپ کو کبھی اس متعصب میڈیا پر نظر نہ آئے گا، کیونکہ انہیں اپنے آقاؤں کی جانب سے ہدایات ہی یہی ہیں کہ اسلام کے اصل دشمنوں اور کفار کی حقیقی صورت عوام کے سامنے پیش کرنے کی بجائے الٹا انہیں ان کے خیر خواہ بنا کر پیش کیا جائے۔

- افغانستان، پاکستان، کشمیر، بنگلہ دیش اور ہندوستان میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! یہ ایجنٹ فوج اور ان کی خفیہ ایجنسیاں جو چند ڈالروں کے بدلے اپنے ہی لوگوں کو قتل اور انہیں بے گھر کرتے ہیں یہ آپ کے خیر خواہ اور محافظ نہیں!
- یہ لادین سیکولر قوم پرست جو اپنے مشرکانہ عقاید کی ترویج اور اپنے کافر آقاؤں کی خوشنودی کے لیے اپنی ہی قوم کا قتلِ عام کرنے میں مصروف ہیں، یہ آپ کے خیر خواہ اور محافظ نہیں!
- یہ لادین حکومتی ارکان جنہوں نے مسلمانوں کو جیلوں کی کال کوٹھڑیوں کی نذر کیا اور ملکی وقار کو چند ٹکوں کے عوض بیچ ڈالا...... یہ آپ کے خیر خواہ اور محافظ نہیں!
- یہ سب موقع پرست سیاسی جماعتیں، جنہوں نے اسلام کے نام پر ووٹ اور پیسہ اکٹھا کیا اور پھر اقتدار حاصل ہونے کے بعد تمام وعدوں سے صاف مکر گئے...... یہ آپ کے خیر خواہ اور محافظ نہیں!
- یہ حرام خور پولیس کے کارندے، جن کے پیٹ غریب عوام سے لوٹی گئی رشوت سے پھولے ہوئے ہیں...... یہ آپ کے خیر خواہ اور محافظ نہیں!
- یہ اسلام مخالف عدالتیں اور ان میں بیٹھے جج، جو واضح طور پر شریعت اور قرآنی احکامات کے خلاف فیصلے کرتے ہیں اور جن کے اصل غم ملک کے مختلف علاقوں میں کار بم نصب کرنے والوں اور قبائلی علاقوں میں عوام الناس کے خون سے ہولی کھیلنے والوں کو قرار واقعی انجام تک پہنچانے کی بجائے ہیجڑوں کے حقوق کا تحفظ اور چینی کی قیمت مقرر کرنے کی ناکام کوشش کرنا ہے...... یہ آپ کے خیر خواہ اور محافظ نہیں!

آپ کے اصل خیر خواہ اور محافظ تو آپ کے مسلمان مجاہد بھائی ہیں جو ان صلیبی غاصبوں اور ان کے ایجنٹ مجرمین کے مقابلے پر آپ اور آپ کے دین کے دفاع کی خاطر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں، چاہے یہ مجرمین افراد کی صورت میں ہوں یا اداروں کی صورت میں۔

لہٰذا میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! ان سے دھوکہ مت کھائیے گا! یہ آپ کو اپنی جان، مال اور زبان سے اپنے مجاہدین بھائیوں کی مدد کرنے سے روکنے نہ پائیں! پشاور اور دیگر علاقوں میں مسلمانوں کے خون سے کھیلی جانے والی اس ہولی کے بعد اس جنگ میں مجاہدین کے ساتھ آپ کی محبت اور اُن کی مدد کا جذبہ اور بھی بڑھ جانا چاہیے! کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بعد یہ مجاہدین ہی آپ کو غاصب دشمن، ظالم حکومت اور فوج اور ان بے ضمیر سیاسی جماعتوں کے تسلط سے بچا سکتے ہیں جنہیں ملکی سلامتی اور مسلمانوں کے جان و مال سے زیادہ امریکی ڈالروں کے حصول کی فکر ہے۔

آخر میں مَیں پاکستان، افغانستان اور دیگر علاقوں کی حکومت، فوج اور خفیہ ایجنسیوں کے کارندوں اور افسروں سے جنہوں نے امریکہ کی اسلام کے خلاف اس خسارے سے بھرپور جنگ میں اُس کا ساتھ دینے اور اس کا اتحادی بننے کا بے وقوفانہ فیصلہ کیا ہے اور کفر کے آلۂ کار ذرائع ابلاغ سے وابستہ لوگوں سے جنہوں نے اسلام کے خلاف جاری پراپیگنڈا کی جنگ میں کفر کے ہاتھ کھلونا بننا قبول کرلیا ہے، یہ کہنا چاہوں گا کہ دشمن کی صفوں میں کھڑے ہوکر اسلام کے خلاف جنگ کا حصّہ بن کر تم نے صرف اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف غداری ہی نہیں کی بلکہ تم خود اپنے ملک کو غیر مستحکم کرنے اور اپنے ہی لوگوں کو بے گھر اور قتل کرنے کے بھی مجرم ہو۔ تمہارے ہاتھ ان معصوم لوگوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۷۴ پر)

25 اکتوبر: صوبہ غزنی......ضلع قرہ باغ......مجاہدین کا حملہ......ایک رینجر زگاڑی......5 فوجی ہلاک

مذاکرات سے نفاذ شریعت کا امکان نہیں تو ہم ایک دن بھی مزید مذاکرات نہیں کریں گے

تحریک طالبان پاکستان کے مرکزی ترجمان شاہد اللہ شاہد حفظہ اللہ کا انٹرویو

سوال: جناب شاہد اللہ شاہد صاحب! تحریک طالبان پاکستان کے مرکزی ترجمان کی حیثیت سے آپ ہمیں یہ بتائیں کہ مذاکرات کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا، آیا اب دوبارہ وہ سلسلہ آگے چل سکتا ہے؟

جواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم......دیکھیں! ہم شروع ہی سے مذاکرات کے کبھی مخالف نہیں رہے اور سب لوگ اس حقیقت سے اچھی طرح آشنا ہیں......ہم جو جنگ کر رہے ہیں وہ بھی نفاذ شریعت کے لیے کر رہے ہیں اور جب مذاکراتی سلسلہ شروع ہوا تو ہم نے اس لیے اُس کی حامی بھری کہ اگر جنگ کے بغیر شریعت کے نفاذ کی راہ نکلتی ہے تو ہم اس کے لیے بھی تیار ہیں......مذاکرات شروع کرنے سے پہلے ہم نے اپنی کچھ شرائط رکھیں......اُنہیں آپ شرائط کا نام دیں یا کچھ اور......بہر حال ہم نے کہا تھا کہ ڈرون حملے بند ہونے چاہئیں، ہمارے جو ساتھی حکومت کی قید میں ہیں اُنہیں فوری طور پر رہا کیا جائے اور قبائلی علاقوں میں موجود فوج کا یہاں سے انخلا یقینی بنایا جائے......اس بات کی ہم نے اُس وقت وضاحت بھی کی تھی کہ یہ تینوں مطالبات ہم مذاکرات سے پہلے اس لیے رکھ رہے ہیں تا کہ معلوم ہو سکے کہ حکومت مذاکرات کے لیے بااختیار اور مخلص ہے بھی یا نہیں...... سچّی بات ہے کہ ہمیں ان کے اختیار اور اخلاص پر شک ہے، یہ مذاکرات کے لیے بااختیار بھی نہیں ہیں اور مخلص بھی نہیں ہیں......اور پھر دنیا کے سامنے بھی آشکارا ہو گیا کہ یہ حکومت بااختیار نہیں ہے، یہ خود مختار نہیں ہے اور یہ ڈرون حملے بند نہیں کر سکتے......ڈرون حملوں کے حوالے سے اِن کا طرزِ عمل میں تو کمزوری ہی کمزوری ہے......اب جیسے نواز شریف امریکہ سے بھیک مانگتے ہوئے اُس کی منتیں کر رہے ہیں؛ اس طرح تو ایک مسکین قسم کا قبائلی بھی امریکی کو کہہ سکتا ہے کہ خدا کے لیے یہ ڈرون حملے بند کرو......اور اگر یہ حکومت ڈرون حملے روکنے کا اختیار رکھتی ہے اور پھر بھی بند نہیں کرتی تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ یہ خود ہمارے اوپر ڈرون حملے کرواتے ہیں......اور اگر یہ ڈرون حملے بند کرنے کا اختیار نہیں رکھتے تو ہماری بات ثابت ہو گئی کہ یہ حکومت بااختیار نہیں ہے......حکومتی بے بسی اور لاچاری کو ثابت کرنے کے لیے صرف یہی ایک بات نہیں ہے بلکہ اور بھی بہت سے حقائق ہیں لیکن یہ بات تو ساری دنیا نے دیکھ چکی ہے......میں نے شروع میں یہ بات کی کہ ہم شریعت ہی کے لیے مذاکرات کی حامی بھری تھی......اور تمام لوگ ہمارے موقف کو کان کھول کر سنیں کہ ہم جو جنگ کر رہے ہیں اُس کا مقصد نفاذ شریعت کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے......اور مذاکرات بھی ہم تب ہی کریں گے جب ہمیں یقین ہو گا کہ ان مذاکرات کے ذریعے شریعت کا نفاذ ہو گا، بصورت دیگر اگر ہم ذرا سا بھی شک گزرا کہ ان مذاکرات سے نفاذ شریعت کا امکان نہیں تو ہم ایک دن بھی مزید مذاکرات نہیں کریں گے......اب جیسا کہ امیر حکیم اللہ محسود صاحب شہید ہو گئے تو اس کے بعد تو مذاکرات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا......البتہ ہمارے نئے امیر مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ ہی مذاکرات کے حوالے سے حتمی فیصلہ کریں گے لیکن جو زمینی حقائق ہم دیکھ رہے ہیں اُن کی بنیاد پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ مذاکرات کرنا ابھی ممکن نہیں ہے۔

سوال: مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ کی امارت کے حوالے سے ذرائع ابلاغ میں بہت شور ہے، حکومتی اور ایجنسیوں کے لیے پروپیگنڈہ کرنے والا میڈیا تواتر سے یہ راگ الاپ رہا ہے کہ مولانا فضل اللہ کو محسود قبائل کی حمایت حاصل نہیں اور طالبان میں پھوٹ پڑ چکی ہے......

جواب: تحریک طالبان پاکستان کے جتنے بھی حلقے ہیں وہ سب کے سب مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ پر متفق ہیں......امیر کے تقرر کے لیے جو شوریٰ منعقد ہوئی تو اس میں ہر حلقہ سے ایک نمائندہ شریک ہوا لیکن محسود کے حلقہ سے تین نمائندوں نے اس شوریٰ میں شرکت کی اور سب نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ ہی امیر ہوں گے...... دوسری بات یہ ہے کہ محسود تو پہلے سے ہی مولانا فضل اللہ ہی کو امیر تحریک دیکھنا چاہتے تھے، جب امیر بیت اللہ محسودؒ کی شہادت ہوئی تو اس کے بعد محسود مولانا فضل اللہ ہی کو امیر بنانا چاہتے تھے لیکن شوریٰ نے امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کو امیر مقرر کیا......یہ ناممکن ہے کہ محسود مجاہدین شوریٰ سے علیحدہ کوئی رائے رکھیں اور اس پر سختی دکھائیں......محسود مجاہدین کی حیثیت تحریک طالبان پاکستان میں ایسی ہی ہے جیسی جسم میں سر کی حیثیت ہوتی ہے...... خدانخواستہ وہ الگ ہو جائیں تو ایسا ہی ہے کہ جیسا جسم سے سر علیحدہ ہو جائے......لہٰذا یہ ممکن ہی نہیں کہ تحریک طالبان پاکستان کے تمام حلقوں کی ایک رائے ہو اور محسود کی رائے اس سے مختلف ہو......اور محسود مجاہدین اس فیصلے پر بہت مطمئن ہیں، الحمدللہ......یہ بھی پیش نظر رہے کہ محسود مجاہدین ہوں یا تحریک کے دیگر حلقوں کے مجاہدین ہوں، یہ جمہوری لوگ نہیں ہیں، نہ یہ اپنے لیے امارت کی چاہ اور خواہش رکھنے والے لوگ ہیں......اور یہ تو شریعت اسلامی کا مسلمہ اصول ہے کہ جو اپنے لیے عہدہ و امارت کا طلب گار ہو، اُسے یہ دی بھی نہیں جاتی......شریعت میں یہ بہت عار اور شرم کی بات ہے کہ کوئی از خود اپنے لیے امارات کا طلب گار ہو......لہٰذا یہ ممکن نہیں ہے کہ محسود مجاہدین اپنے لیے امارت کی خواہش رکھیں اور مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ کے ساتھ اُن کا اختلاف ہو......

سوال: پاکستان میں امیر جماعت اسلامی سید منور حسن صاحب کے طالبان اور پاکستانی

25 اکتوبر: صوبہ ہرات......ضلع کرخ......مجاہدین کے حملے......3 افغان کمانڈوز اور 4 نیٹو اہل کار ہلاک

فوج کے حوالے سے ایک بیان پر ہنگامہ برپا ہوگیا......آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: سید منور حسن صاحب نے ایک حقیقت بیان کی ہے......میں عام مسلمانوں کو یہ بات کہتا ہوں کہ منور حسن صاحب نے اسلام کی ترجمانی کی ہے......اسلام کے سپاہی کو اُنھوں نے شہید کہا اور جو کفر کے سپاہی ہیں اور سیکولرازم اور جمہوریت کے لیے لڑنے والے جو لوگ ہیں اُن کو شہید کہنے سے گریز کیا اور اُنہیں ’ہلاک‘ کہا...... یہ اُنھوں نے اسلام کی ترجمانی کی ہے...... پاکستانیوں کے لیے بھی یہ سوچنے کا مقام ہے کہ اُنھوں نے تو پاکستانیوں کی حقیقی ترجمانی کی ہے...... کیونکہ پاکستان کو اسلام کے لیے حاصل کیا گیا تھا...... پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ کسی سے مخفی نہیں......لہٰذا اُنھوں نے پاکستان کی بھی ترجمانی کی ہے کیونکہ اُس سپاہی کو اُنھوں نے شہید کہا ہے جو پاکستانی نظام کو شریعت کے سانچے میں ڈھالنا چاہتا ہے اور پاکستان کے مقصد کے برخلاف کام کرنے والی فوج، جو پاکستان میں سیکولرازم اور جمہوریت کے حامی ہیں، شریعت کے مخالف ہیں، اُن لوگوں کو اُنھوں نے ہلاک کہا تو یہ پاکستان کے مقصدِ اصلی کی بھی اُنھوں نے ترجمانی کی ہے، جماعت اسلامی کے بھائیوں کے لیے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سید منور حسن صاحب نے یہ جو امیر حکیم اللہ محسودؒ کو شہید کہا ہے اور پاکستانی فوج کو ہلاک کہا ہے تو اُنھوں نے مولانا مودودیؒ کی اصل فکر ہے، جو اسلامی فکر اُنھوں نے پیش کی تھی، اُس فکر کی بھی اُنھوں نے ترجمانی کی ہے......مولانا مودودیؒ نے تفہیم القرآن میں طاغوت کی جو تعریف کی ہے...... تیسرے پارے میں، اسی طرح پانچویں پارے میں اور اسی طرح چوبیسویں پارے میں اُنھوں نے طاغوت کی جو تعریف بیان کی ہے، وہ پوری کی پوری پاکستانی حکومت اور فوج پر چسپاں ہوتی ہے......اس طرح منور حسن صاحب نے مولانا مودودیؒ کی فکر کی اصل ترجمانی بھی کی ہے......اب جو لوگ منور حسن صاحب کی اس بات کی مخالفت پر کمربستہ ہیں وہ اسلام کی بھی مخالفت کررہے ہیں، پاکستان کے اصل مقصد کے بھی مخالف ہیں اور مولانا مودودیؒ کے بھی مخالف ہیں......

سوال: تحریک انصاف نے ڈرون حملوں کے خلاف ردعمل دکھاتے ہوئے نیٹو سپلائی لائن بند کررکھی ہے......آپ اسے کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ اور آیا اس وجہ سے طالبان خیبر پختونخواہ میں حملے کرنا بند کردیں گے؟

جواب: عمران خان جو کررہے ہیں یہ مستحسن اقدامات ہیں کیونکہ ہمارے دشمن امریکہ کو اس سے نقصان پہنچ رہا ہے......اور پاکستان کے ’کالے امریکی‘ یعنی اے این پی، پی پی پی اور ایم کیو ایم کو بھی نقصان ہورہا ہے......اس لحاظ سے یہ ایک اچھا اقدام ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ امریکہ کا ہر دشمن ہمارا دوست ہے...... یہ مطلب ہرگز نہیں ہے اس کا وگرنہ تو کیوبا کے فیڈرل کاسترو کو بھی ہمارا دوست ہونا چاہیے، جب کہ ایسا نہیں ہے......ہم صرف اُسی شخص اور گروہ کو اپنا دوست گردانتے ہیں جو امریکہ اور ہمارے تمام دشمنوں سے دشمنی کرے لیکن شریعت اور اسلامی نقطہ نظر کو بنیاد بنا کر کرے......جو لوگ سیکولر، وطنی اور جمہوری دائروں میں رہ کر امریکیوں کی مخالفت کریں تو ایسے لوگ کیوں ہمارے دوست ہوں گے؟ لیکن چونکہ تحریک انصاف کے اس اقدام سے ہمارے دشمنوں کو نقصان ہورہا ہے تو ایسے لوگوں کے لیے ہمارے دلوں میں بہرحال نرم گوشہ ضرور موجود ہے...... یہ مجاہدین بھی انسان ہیں اور اپنے سینوں میں دل رکھتے ہیں اور ایسے اقدامات سے ہمارے دل یقیناً متاثر ہوتے ہیں......لیکن اس تاثر کو ہم اُسی حد تک رکھیں گے جہاں تک ہمیں شریعت اجازت دے گی......رہی یہ بات کہ کے پی کے میں حملوں کی بات، تو میں اس بات کی وضاحت کردوں کہ سرحد میں ہمارے اوپر صرف ڈرون حملے نہیں ہورہے ہیں بلکہ ہمارے اوپر جیٹ طیاروں سے بھی بم باریاں ہورہی ہیں، ہیلی کاپٹروں سے بھی شیلنگ ہورہی ہے، بھاری توپ خانے کا بھی بے دریغ استعمال ہے، فوج بھی مسلسل آپریشن کر رہی ہے......تو جس طرح ہم سیکورٹی فورسز کی بم باریوں اور آپریشن سے ہمیں نقصانات اٹھانے پڑ رہے ہیں ہم بھی اُنہیں ہر طرح کا نقصان پہنچائیں گے......وہ پنجاب میں ہوں، سرحد میں ہوں، سندھ اور بلوچستان میں ہوں یا دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں، ہم اُن کو حتی الوسع نقصان پہنچائیں گے......ہماری ترجیح یہی ہے کہ ہمارا اولین ہدف سیکورٹی فورسز ہیں اور اس کے بعد یہ تین پارٹیاں جو اصل میں کالے امریکی اور کالے انگریز ہیں، اے این پی، ایم کیو ایم اور پی پی پی ......یہی ہمارے اصل اہداف ہیں اور ہماری پرانی ترجیحات ابھی تک نہیں بدلیں......

سوال: امیر حکیم اللہ محسودؒ کی شہادت کے بدلہ کے حوالے سے آپ کیا کہنا چاہیں گے؟

جواب: ہم ان شاء اللہ، یہ بدلہ اُن لوگوں سے ضرور بالضرور لیں گے جو لوگ امیر صاحبؒ کو شہید کرنے کے جرم میں شریک ہوئے ہیں......وہ جہاں بھی ہمیں ملیں گے ہم اُنہیں نشانہ بنائیں گے......وہ جہاں کے بھی ہیں ہمیں اپنے دشمنوں کے ٹھکانے اچھی طرح معلوم ہیں کہ کہاں کہاں ہیں......وہ چاہے سرحد میں ہمیں ملیں، پنجاب میں ملیں، سندھ اور بلوچستان میں ملیں یا امریکہ میں ملیں...... جہاں بھی یہ ہمیں ملیں گے ہم اُنہیں ماریں گے اور اُن سے ہم بدلہ لیں گے......جو لوگ امیر صاحب کو شہید کرنے میں شریک نہیں ہوئے ہیں اُنہیں ہم نشانہ نہیں بنائیں گے......دوسری بات یہ کہ یہ پنجاب اور سرحد وغیرہ......تو ہم قومیت و وطنیت کے قائل نہیں ہیں......کوئی مسلمان امریکہ میں بھی ہو تو ہم اُسے نہیں ماریں گے اور حربی کافر اگر ہمارے ہمسائے میں بھی ہو تو ہم اُسے نہیں چھوڑیں گے......مسلمان اگر یورپ کا باسی بھی ہو لیکن اسلام کے خلاف برسرِ پیکار نہ ہو تو ہم اُسے ہاتھ تک نہیں لگائیں گے اور حربی کافر اگر ہمارا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو، ہم اُسے کسی صورت معاف نہیں کریں گے......ہم قومیت کے قائل بالکل نہیں ہیں، اُن پر جہاں بھی ہمارا بس چلے گا ہم حملہ کریں گے۔

☆☆☆☆☆

25 اکتوبر: صوبہ ہلمند......ضلع ناد علی......بارودی سرنگ دھماکہ......نیٹو فورسز کا ایک ٹینک تباہ......6 نیٹو اہلکار ہلاک

ہنگو ڈرون حملے میں شہید ہونے والے ایک ''دہشت گرد'' کا جوتا

سال ۲۰۰۱ء سے لے کر ۲۰۱۰ء تک، مدینۂ ثانی پاکستان میں
دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہلاک ہونے والے

امریکی عسکری اہلکار

Operation Enduring Freedom: U.S. Fatalities In and Around Afghanistan

Afghanistan: 882 | Pakistan: 15 | Uzbekistan: 1 | Died of Wounds: 29

Date	Name	Place of Death	Branch
2-03-2010	Stets, Mark A.	Timagara (Lower Dir)	Army
2-03-2010	Sluss-Tiller, Matthew S.	Timagara (Lower Dir)	Army
2-03-2010	Hartman, David J.	Timagara (Lower Dir)	Army
9-20-2008	Rodriguez, Rodolfo I.	Islamabad	Air Force
9-20-2008	O'Bryant, Matthew J.	Islamabad	Navy
5-14-2007	Bauguess Jr., Larry J.	Teri Mengel	Army
1-09-2002	Bancroft, Matthew W.	Southwestern Pakistan	Marine
1-09-2002	Bertrand, Bryan P.	Southwestern Pakistan	Marine
1-09-2002	Bryson, Stephen L.	Southwestern Pakistan	Marine
1-09-2002	McCollum, Daniel G.	Southwestern Pakistan	Marine
1-09-2002	Germosen, Scott N.	Southwestern Pakistan	Marine
1-09-2002	Winters, Jeannette Lee	Southwestern Pakistan	Marine
1-09-2002	Hays, Nathan P.	Southwestern Pakistan	Marine
10-19-2001	Stonesifer, Kristofor T.	Pakistan	Army
10-19-2001	Edmunds, Jonn Joseph	Pakistan	Army

کمد لیش، نورستان میں ہلاک ہونے والے امریکی فوجیوں کی باقیات

افغان فوجی مرکز پر حملے کے دوران مجاہدین کا ایک گروپ مارٹر فائر کر رہا ہے

مجاہدین امریکی مرکز پر ہاون (مارٹر) برساتے ہوئے

نورستان میں امریکی فوجی اپنے زخمی ساتھی کو اٹھا کر لے جا رہے ہیں

وردگ میں ریموٹ کنٹرول بم حملے کا نشانہ بننے والی افغان فوجی گاڑی

۲ ستمبر کو ننگر ہار میں مجاہدین کے ہاتھوں تباہ شدہ نیٹو کنٹینرز

نورستان میں مجاہدین کے حملے کے بعد افغان پولیس کی گاڑی تباہ ہو چکی ہے

افغان فوجی مجاہدین کے حملے میں تباہ ہونے والی جرمن بکتر بند گاڑی کا معائنہ کر رہے ہیں۔

امریکی چینوک ہیلی کاپٹر کو میزائل سے نشانہ بنانے کے مناظر

۱۵ اکتوبر ۲۰۱۳ء۔ جلال آباد میں صلیبی طیاروں کی بمباری میں شہید ہونے والے شہریوں کی نماز جنازہ ادا کی جا رہی ہے

۱۹ اکتوبر ۲۰۱۳ء۔ قندھار میں ہلاک ہونے والے امریکی فوجی کی لاش وطن روانہ کی جا رہی ہے

۱۲ اکتوبر ۲۰۱۳ء۔ ننگر ہار میں پولیس چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے کے بعد کا منظر
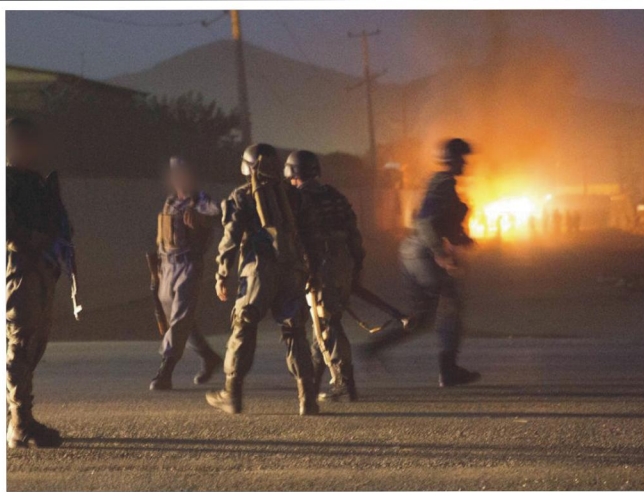
۱۸ اکتوبر ۲۰۱۳ء۔ کابل میں امریکی کانوائے پر حملے کے بعد آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں

16 اکتوبر 2013ء تا 15 نومبر 2013ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	4 عملیات میں 4 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	121
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	105	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	231
ٹینک، بکتر بند تباہ:	119	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	41
کمین:	31	جاسوس طیارے تباہ:	0
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	71	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	2
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1500	صلیبی فوجی مردار:	241
سپلائی لائن پر حملے:	22		

(قسط سوم)

افغانستان پر صلیبی حملے سے حاصل ہونے والے اسباق

القائد شیخ سیف العدل حفظہ اللہ

عسکری منصوبہ:

اللہ رب العزت کی توفیق سے ہم نے ایسا عسکری منصوبہ وضع کیا جس کے ذریعہ سے آنے والے چیلنجز سے اچھی طرح نمٹا جاسکتا تھا، حالات کے اتار چڑھاؤ میں اس منصوبہ میں تبدیلی بھی ممکن تھی جن کے گذشتہ کئی سالہ جہادی تجربہ کے کے نتیجے میں ہم عادی ہو چکے تھے۔ یہ منصوبہ جنگ کی صورت حال کے مطابق جدت اختیار کرتا رہا۔

۱۱ ستمبر کے مبارک حملوں سے پہلے ہم نے دشمن کے ارادوں کو بھانپتے ہوئے اپنا دفاعی منصوبہ تیار کرنا شروع کر دیا...... ہمیں اندازہ تھا کہ دشمن سب سے پہلے دو مراکز پر حملہ کر کے قبضہ کرنے کی کوشش کرے گا اس کے بعد وہ شہر پر قبضے کی کوشش کرے گا۔ دشمن کا منصوبہ یہی تھا کہ وہ ان دونوں مراکز پر تیز ترین کاروائی کرے گا جس کا مقصد عالمی سطح پر اپنی پوزیشن مستحکم بنانا ہوگا اور ہمارا فیصلہ یہ تھا کہ اس کے منصوبے کو کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیں گے جب تک ہم اس علاقے میں موجود ہیں، دشمن کو زمینی کارروائی کرتے ہوئے کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ یہ مراکز درج ذیل تھے ''معسکر ابو عبیدۃ البنشیری (پنج شیری)'' جو کہ رہائشی بستی کے ساتھ تھا اور دوسرا مرکز'' قندھار ائیر پورٹ'' جو پہلے مرکز سے ایک کلومیٹر دور تھا۔

۱۱ ستمبر کے بعد ہم نے اس علاقے میں عسکری کارروائی کی ترتیب کو مکمل طور پر تبدیل کیا۔ اس منصوبے میں صورت حال سے مناسبت پیدا کرنے کے لیے کئی بار ردو بدل کیا گیا اور آخر کار میں مندرجہ ذیل شکل اختیار کی۔

۱۔ ائیر پورٹ اور معسکر کے علاقے میں کارروائی

۲۔ شہر

۳۔ ریزرو فورس

ائیرپورٹ اور معسکر کا علاقہ:

ہمارے مجاہد بھائی ائیر پورٹ اور معسکر کے علاقے کے سامنے ۶ کلومیٹر کے فاصلے پر پھیل گئے۔ اس طرح سے انہوں نے پیش قدمی کے مرکزی راستے کی شرقی اور غربی اطراف پر قبضہ کر لیا۔ لڑائی کے لیے موجود گروپ کو تین مجموعات میں تقسیم کر دیا گیا۔ پہلے مجموعے نے راستے کے مشرق پر مورچے قائم کیے، دوسرے نے مغربی حصّے کو کنٹرول کیا تیسرے مجموعے نے خط دوم (لڑائی کا دوسرا خط) بنایا۔ تمام مجموعوں کو ۱۰، ۱۰ افراد کے چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم تھے جنہیں شہروں میں نسبتاً دور دور پھیلایا گیا تھا۔ ان میں سے کچھ رات کو احتیاطی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے قریب آجاتے اور کام کے وقت اکٹھے ہو جاتے...... کارروائی کے بعد انہیں با آسانی الگ کیا اور پھیلایا جاسکتا تھا۔

ہم نے بڑے بڑے عسکری گروپ نہیں بنائے تاکہ فضائی بم باری ہمارے لیے نقصان کا سبب نہ بن سکے۔ بلکہ اعلی مہارت کے حامل چھوٹے جنگی مجموعات پر انحصار کیا گیا۔ ہر گروپ کے ساتھ پرانے مجاہدین رکھے گئے جو پہلے کئی معرکوں میں شریک ہو چکے تھے۔ اس طرح ہم نے دشمن کے لیے کئی گھاتیں تیار کیں اور انہیں پیش قدمی کے مرکزی محور اور ثانوی محوروں پر پھیلا دیا۔ اس طرح سے ہم نے اس پورے علاقے کو اچھی طرح کنٹرول کر لیا جہاں سے دشمن کی پیش قدمی ممکن تھی یا جہاں سے دشمن حملہ کر سکتا تھا۔

ان مجموعات کو مرکزی اور متبادل خندقوں میں پھیلا دیا گیا، ان خندقوں کو بڑے اہتمام سے چھپایا گیا تھا تاکہ دشمن ان کا پتہ نہ لگا سکے۔ اسی طرح کچھ افراد کو پرانے ٹوٹے ہوئے مکانات میں تعینات کر دیا جو اس علاقے میں بڑی تعداد میں پھیلے ہوئے تھے۔

خط اول (فرنٹ لائن) کو متوسط ہاون (میڈیم ویٹ مارٹرز RR-82، ثقیل مشین گن)، اینٹی ائیر کرافٹ ہتھیاروں (جنہیں گاڑیوں پر نصب کیا گیا تھا) وغیرہ سے مسلح کیا گیا۔ کچھ مجموعات کو سام 7 میزائل دیے گئے، اسی طرح ان کو ملٹی بیرل راکٹ لانچر 107mm دیے گئے جو کہ پک اپ گاڑی پر نصب تھے اور دشمن کو شدید نقصان پہنچانے میں بہت موثر تھے۔

ائیر پورٹ سے پیچھے شہر کی سمت میں ایک دوسرا خط تھا جو کہ پہلے خط سے ملتا جلتا تھا۔ اس میں پانی کی خشک نہریں اور نالے کثرت سے تھے جن سے بھائیوں نے چھپنے، پیش قدمی کرنے اور واپس پلٹنے میں استفادہ کیا۔ اس خط کے ذمہ دو کام تھے......

پہلا کام خط اول پر موجود گھات میں بیٹھے ہوئے بھائیوں کو بھاری اسلحے کا کور فائر مہیا کرنا۔ دوسرا اگر دشمن گھاتوں کو عبور کر کے آگے بڑھے تو اس کے حملے کو روکنے کے لیے خط اول کا کام سرانجام دینا۔ اس خط کے پیچھے پہاڑ کی لمبائی پر مرکز تھا جس پر ریپیٹر آلات موجود تھے۔ یہ شہر اور ائیر پورٹ کے درمیان واقع تھا۔

شہر کی کارروائیوں کا سیکٹر:

اس کے بعد قندھار شہر میں اپنی قوت کو دو بڑے نظموں میں تقسیم کیا۔ ایک

25 اکتوبر: صوبہ ہلمند......ضلع موسیٰ قلعہ......بارودی سرنگ دھماکہ......افغان فوج کا ایک ٹینک تباہ......4 فوجی ہلاک

اندرونی حفاظت کے لیےنظم اور دوسرا شہر کا عسکری دفاع کرنے کے لیےنظم، ان دونوں نظموں میں ذیلی کئی کئی مجموعات تھے۔ یہ شہر تک آنے والے تمام راستوں پر کام کر رہے تھے۔ اس طرح سے اس نے ائیر پورٹ پر موجود گروپوں کے پیچھے ایک تیسرے خط کا کام دیا گویا کہ قندھار شہر کو تمام اطراف سے گھیر لیا گیا تھا۔ بعض مجموعات کو راستوں پر بھی بھیجا گیا۔

مشرقی اور شما ل مشرقی راستہ :

پاکستان سے آنے والا راستہ جو کہ ائیر پورٹ سے گزر کر شہر کی سمت جاتا ہے اس پر ابو مصطفیٰ العراقی کا مجموعہ مقرر کیا جن کے پاس سام 7 راکٹ تھے، یہ عراقی فوج میں سابقہ آفیسر ہیں، ان کے گروپ نے رمضان کے شروع سے ۲۰ سے زیادہ راکٹ فائر کیے۔

ان کے پہلو میں ہمارے ابو عبدالرحمٰن المصر ی کا مجموعہ تھا یہ مصری آرمی میں سابقہ آفیسر تھے۔ یہ باری باری کابل سے آنے والے راستے کو کاٹنے یا ضرورت کے وقت ابو مصطفیٰ یا موحد کی مدد پر متعین تھے۔

جنو بی راستہ:

جو کہ شہر کی جانب آ رہا تھا اس پر بھی دو راستے تھے ایک ائیر پورٹ کے پیچھے سے عام راستے کے متوازی تھا۔ دوسرا راستہ گل آغا کی بستیوں کی جانب سے آ رہا تھا۔ اس راستے کو بند کرنے کے لیے ملا بلال المکی کو متعین کیا گیا۔

مغربی راستہ:

جو کہ ہرات شہر سے آنے والے راستے پر تھا اس پر تین مجموعات متعین تھے۔ پہلا مجموعہ فراس الیمنی کا تھا جو معسکر الفاروق میں استاد تھے۔ رمضان کے شروع میں میوند لسوالی پر قبضہ ہو چکا تھا۔ جو کہ قندھار سے ۳۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک ضلع تھا۔ پھر شہر کے داخلی راستے پر دو گروپ تھے...... پہلا ابو معصب اردنی (ابو معصب زرقاویؒ) کا مجموعہ تھا جو ہرات کے سقوط کے بعد وہاں سے آئے تھے انہوں نے ہرات شہر کے سقوط کے دوران والی کے معاون کو بچانے کے لیے بہادرانہ کردار ادا کیا۔ دوسرا مجموعہ شریف المصر ی کا تھا۔ ان کے ساتھ بوسنیا سے آنے والے بھائی تھے۔ جو ابھی نئے نئے اس اسلامی سرزمین کے دفاع میں شرکت کے لیے آئے تھے۔

شما ل مغربی راستہ:

اس پر زبیر الحائلی کا قبضہ تھا......ان کے ذمے ارزگان ولایت سے آنے والے راستوں کو محفوظ بنانا تھا۔ جب کہ شہر کی اندرونی خفیہ سکیورٹی کی ذمہ داری ابو یاسر الجزائری کے پاس تھی اور ابو طیب ان کے معاون تھے۔ اس مجموعے نے دن رات کام کیا اور کئی جاسوسوں کو پکڑ کر طالبان کی انٹیلی جنس کے حوالے کیا۔ رمضان کے پہلے ہفتے کے بعد یہ طالبان کی پوسٹوں کے قریب رات کو شہر پر کنٹرول رکھتے تھے۔ یہ شہر کے تمام اطراف میں تقسیم تھے۔ ان مجموعات میں افراد کی تعداد ۷۰ کے قریب تھی۔ جب کہ شہر کا عسکری دفاع کرنے والے مجموعات میں افراد کی تعداد ۲۷۰ کے لگ بھگ تھی۔

ریزرو فورس :

اس مجموعہ کی قیادت بطل جلیل حمزہ الزبیر کے سپرد تھی۔ اس گروپ کو مجموعۃ الشہداء کا نام دیا گیا۔ اس کے بنانے کا مقصد یہ سوچ تھی کہ ایسا منظّم اور کثیر الجہتی گروپ تیار کیا جائے جسے کئی مہمات کی ذمہ داری سونپی جا سکے اور کسی بھی علاقے میں معاون فورس یا حملہ آور گروپ کے طور پر جانے کے لیے تیار ہو۔ ان کے پاس کرولا سٹیشن اور سراچہ [بنجو] گاڑیاں تھیں۔ ان گاڑیوں کے اندر گرنیڈز اور ذاتی اسلحہ کی بجائے اینٹی ٹینک ہتھیار، اینٹی ائیر کرافٹ ہتھیار، اور کمانڈو مارٹرز تھیں۔ اس مجموعہ میں ہم نے بہترین بھائی رکھے جو دلیری اور غیرت مندی میں سب سے بڑھ کر تھے، جو نوجوان لیاقت، جسمانی قوت، لڑائی کے دوران جرأت اور اسلحہ کی مہارت میں دوسروں سے ممتاز تھے، یہ مجموعہ بہت عمدہ تھا اور ہمیشہ مختصر سے نوٹس پر کسی بھی جگہ پر جانے کے لیے تیار رہتا تھا۔

اہم میدا نی فوائد

۱۔ اپنی فوجی قوت کو ایسے چھوٹے چھوٹے گروپوں میں تقسیم کرنا جس میں اچھی انتظامی صلاحیت ہو۔ اس طرح سے ہمیں تمام راستوں پر کم سے کم ممکن تعداد کے ذریعے کنٹرول کرنے میں مدد ملی۔ اسی سلسلے میں پوری قوم کو مسلح ملیشیا میں تبدیل کیا جائے جس سے دشمن کی مہم کو ناکام بنایا جا سکے۔ بڑے بڑے عسکری گروپوں میں انتظامی معاملات چلانا کافی مشکل ہوتا ہے۔ اس طرح سے یہ زمینی طور پر ایک بہت بڑے رقبے پر پھیلے ہوتے ہیں جس سے انہیں فضائی نگرانی یا طیاروں کی بم باری سے چھپانا مشکل ہوتا ہے۔

۲۔ کرولا گاڑیوں کو استعمال کرنے کی سوچ عمدہ ترین سوچوں میں سے تھی۔ اس نے بہترین کارکردگی، لچک، نشانہ بازی کی بھرپور قوت اور دشمن کو دھوکہ دینے جیسے اہم فوائد حاصل کیے اور امریکہ کے ساتھ لڑائی کے لمبے دورانیے میں غیر معمولی کارنامے سرانجام دیے۔ ہم کبھی کبھار مذاق سے کہا کرتے تھے کہ اگر جاپانی اس کا مشاہدہ کر لیں تو اپنی ایڈرورٹائزنگ (کمپنی کی مشہوری) کے لیے ریکارڈ کر لیں۔ یہ عام راستوں میں بہت کارآمد تھیں، اس طرح پہاڑی علاقوں میں یہ تیز رفتار اور کم وزن تھیں جن میں افراد کا گروپ مکمل عسکری ساز و سامان کے ساتھ آسانی سے سما جاتا تھا اور دشمن ہمارے اس استعما ل پر متوجہ بھی نہ ہو سکا۔ اسی لیے ان میں اکثر اللہ کے فضل سے براہ راست بم باری سے بچیں رہیں سوائے ایک واقعہ کہ جس میں گاڑی پر کی گئی بم باری کے نتیجے میں خواتین شہید ہوئیں۔

☆☆☆☆

26 اکتوبر: صوبہ ننگرہار.................. ضلع بٹی کوٹ.................. مجاہدین کا افغان فوجیوں کی ایک گشتی پارٹی پر حملہ.................. 4 اہل کار ہلاک

لال مسجد تا تعلیم القرآن.....فرض عین کی ادائیگی کے سوا کوئی چارہ نہیں!!!

مصعب ابراہیم

دین اسلام کی مبادیات سے لے کر تفقہ وتدبر کے مراتبِ اعلیٰ کے حصول تک اور ان تعلیمات وحی پر عمل پیرا ہو کر انفرادی زندگیوں کو اجالنے سے لے کر اجتماعی و معاشرتی زندگیوں میں ان کی کامل تنفیذ تک کا سارا سفر علمائے دین کی رہ نمائی ورہبری کے بغیر ممکن ہی نہیں.....تلاوت آیات، تعلیم کتاب اور تزکیہ قلوب ونفوس کا پیغمبرانہ فریضہ اگر کسی کی سرکردگی میں ادا ہو سکتا ہے تو وہ علمائے کرام ہی ہیں.....پھر اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ وحی کے سانچے میں ڈھلے پاکیزہ نفوس' تعلیماتِ وحی ہی کو بنیاد بنا کر معاشرے کو ابلیس اور اُس کے پیروکاروں سے نجات دلانے اور اُسے مصطفوی رنگ میں رنگنے کے لیے اٹھیں تو یہاں بھی علمائے دین ہی ہیں جو امامت وسیادت کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں..... یہ بارہ صدیوں پر محیط امت مسلمہ کے عروج، بالادستی اور تسلط کی زریں تاریخ کا مستقل حصّہ ہے.....گذشتہ دو صدیاں امت کے لیے محکومی، غلامی اور ادبار کا زمانہ ہے لہٰذا اس زمانے میں امت کے ہاتھ سے دین ودنیا کی تمام سعادتیں رخصت ہوئیں تو علمائے حق کی اقتدا و پیروی کا جذبہ بھی ماند پڑتا گیا......

مسلمانوں کا دین سے غفلت پر مبنی رویہ اور وراثت نبوی کے حاملین کا 'مصلحت وحکمت' کے نام پر مسلسل پسپائی اختیار کرتے چلے جانا امت کے اجتماعی تنزل و انحطاط کی بنیادی وجوہات میں سے ہے.....اس میں کوئی شک نہیں کہ علمائے کرام نے دین کی خاطر قربانیوں ایسی تاریخ رقم کی ہے جس میں اسلام کی سربلندی کے لیے زندگیاں کھپانے والوں کے لیے راہِ عمل بھی ہے اور جو جہادی جذبوں کو پروان چڑھانے اور توانا کرنے کا باعث بھی.....لیکن ساتھ ہی ساتھ اس امر میں بھی دو رائے ہرگز نہیں ہو سکتیں کہ زمانۂ موجود میں علمائے دین متین کی اکثریت نے محاذ والوں کی پشتی بانی کے فریضہ کو بھلایا نہیں تو کم از کم نظر انداز ضرور کیا ہے......اسی لیے آج جہاد کی فضائیں اور مجاہدین کی صفیں علمائے کرام کی بابرکت معیت کو اپنے اندر کم کم محسوس کرتی ہیں......اور یہی وجہ ہے کہ دنیا جہان کا کفر (جس کے بودے پن کی کوئی حد نہیں) اور ساری دنیا کے فتنہ پرور (جن کی بزدلی عیاں اور ظاہر ہے) اس قدر جری ہو گئے ہیں کہ امت پر ٹوٹے پڑتے ہیں...... مسلمانوں کی جان، مال، عزت، آبرو، زمین اور وسائل سب کچھ کفار صلیبین اور اُن کے حواری مرتدین کے لیے چارۂ تر بن چکا ہے...... جہاں کہیں یہ شیطان صفت کفار اور اُن کے کاسہ لیس باقاعدہ فوج کشی کرنے سے قاصر ہوتے ہیں وہاں اہل ایمان کو تہہ تیغ کرنے کے لیے اُنہوں نے رفض وقادیان کی 'ریزورفورس' تیار کر رکھی ہے......

خطہ برصغیر میں روافض اور قادیانیوں کی صورت میں کفار کے لیے ہمہ وقت اور ہمہ جہت قوت موجود ہے......جس کے سفاک سپاہی اس نظام کو سہارا دینے والے اور اسے سنبھالنے والے ہر شعبہ میں کلیدی عہدوں پر فائز ہیں......عسکری اسٹیبلشمنٹ، بیوروکریسی، عدلیہ، مقنّنہ، میڈیا، غرض ہر میدان پر یہ رافضی اور قادیانی پوری طرح قابض ہیں اور اس نظام کو اُنہوں نے کامل طور پر اپنی مٹھی میں لے رکھا ہے......اُن کا ایک عام فرد بھی عسکری تربیت حاصل کیے ہوتا ہے، جدید اور مہلک اسلحہ کے استعمال سے خوب واقف ہوتا ہے......

لیکن دوسری طرف اس خطے کا سواد اعظم یعنی اہل سنت والجماعت ہے...... کہ جس کے اکابر اور اسلاف نے ایران اور قادیان کے پروردہ ان حیوانوں کے کفر کو تو پوری طرح بے نقاب کیا ہے، اُن کے نام ہی کو معاشرے میں گالی بنا دینے کے لیے ایسی سعی وجہد کی ہے جسے دیکھ کر رشک آتا ہے، اُن کے ملفوف چہروں سے نقابیں نوچ کر اُن کے کفر وارتداد اور اسلام دشمنی کو اہل اسلام کے سامنے کھول کر رکھ دیا ہے.....مگر ساتھ ہی ساتھ ہمارے معزز اور مکرم علما اس حقیقت سے صرف نظر کر گئے کہ کفر کو عیاں کر دینا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ اُس کے مقابلے میں اُترنے اور اُسے جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی جدوجہد کی بنیاد ڈالنے اور اہل ایمان کو اُس کے اثرات بد سے بچانے کے لیے اُس کا قلع قمع کرنا بھی عین فرض ہے......

اے علمائے دین مبین! آپ کی جہد مسلسل اور سعی وجانفشانی سے انکار کی ہمت بھلا کس میں ہے......آپ نے ہمیں کفر وایمان کی سرحدوں کا فرق سمجھایا ہے، آپ ہی نے ہمیں رفض کے کفر کو کفر کہنا سکھلایا ہے، آپ ہی کے علم وفضل پر مبنی دلائل سے ہم سمجھ پائے کہ از روئے قرآن وسنت' روافض کا اسلام سے دور ونزدیک کا کوئی تعلّق سرے سے ہے ہی نہیں، آپ ہی کے بیانات، مجالس اور حلقہ ہائے دروس نے ہماری سوچوں کو روافض کے کفر کو پہچاننے کا پیمانہ عطا کیا، آپ ہی کی بدولت ہم تقیہ کے لباس میں چھپے سبائی فتنہ کی پہچان کر پائے......لیکن اے ہمارے سروں کے تاج علمائے کرام! اے ہماری عزت وکرامت کے امین فقہائے دین! آپ نے اس کفر کو نظری طور پر سمجھانے کا حق تو یقیناً ادا کیا (جس کا صلہ آپ کے لیے آپ کے رب کے پاس محفوظ ہے کہ وہ کسی نیکی کرنے والے کی نیکی کو کبھی ضائع نہیں کرتا) لیکن عملی طور پر آپ مسلمانوں کو ان کالے کافروں سے مقابلے کی تیاری کرنے پر ابھارنے میں ویسا کردار ادا نہیں کر پائے جس کا

26 اکتوبر: صوبہ لوگر.........ضلع برکی براک..........مجاہدین کا پیدل امریکی دستوں پر شدید حملہ.................3 امریکی فوجی ہلاک.................متعدد زخمی

تقاضااورتوقع آپ سے کی جاتی ہے......

یہی وجہ ہے کہ آج اسلام کے دشمن چاروں طرف موجود بھی ہیں اور پوری طرح مسلح اور ہرطرح کے ہتھیاروں سے لیس بھی......جس کی وجہ سے مسلمانوں کو کاٹ کھانے کے لیے اُن کی بے چینی دیدنی ہے......اور جب اور جہاں اُنہیں موقع مل رہا ہے وہ اُسے ایک لمحہ کے لیے بھی اُسے ضائع کرنے اور گنوانے پر تیار نہیں ہوتے......اللہ، اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دشمن یہ رافضی طبقہ کہنے کو اس ملک کی آبادی کا ۲ سے ۳ فی صد ہے لیکن اُنہوں نے اپنے آپ کو منظّم ومتحد رکھا......وہ شیطانی صفتوں، ابلیسی ذہن اور مکروفریب کے حامل تو ہیں لیکن اُن کا کوئی ایک مردار ہوجائے تو کووں کی طرح شورغوغا کر کے پورے ملک میں غُل مچا دیتے ہیں......اور یہاں عصمت انبیاءؑ وناموس صحابہؓ کا علم بلند کرنے والے درجنوں علما شہید کردیے گئے لیکن کوئی ٹھوس، پختہ اور مضبوط جوابی وار نہ ہوسکا......اُن کا بچہ بچہ 'ماتم' کی آڑ میں ابتدائی فنون حرب سیکھتا ہے اور پھر ذرا عمر سنبھلتی ہے تو باقاعدہ عسکری ترتیب حاصل کرتا ہے، لیکن اہل ایمان کو'' قانونی وغیر قانونی'' اسلحے کے جھمیلوں میں الجھا دیا جاتا ہے......وہاں ایمان بگاڑوں میں اسلحے کے ڈپو قائم ہیں لیکن یہاں مساجد ومدارس میں 'لائسنسی پستول' کی'' نمائش'' پر بھی انگلیاں اٹھائی جاتی ہیں......اُن کا بپا کردہ فتنہ رفض سیلاب کی صورت بڑھتا چلا آتا ہے لیکن یہاں'' سفارت امن'' کے تمغے ہی سینے سے اتارنے کے روادار نہیں......اُن کے بدمعاشیاں اور سرکشی وعدوان تھمنے میں نہیں آرہے لیکن اس طرف سے صبرِ محض اور تحمل وبرداشت کے ضبط ہی نہیں ٹوٹ رہے......

رافضیوں کا کفر جس قدر پرانا ہے'امت مسلمہ پر اُن کے روا رکھے جانے والے ظلم وجور کی تاریخ بھی اُسی قدر قدیم ہے......اہل ایمان سے اُن کی دشمنی کی تازہ ترین مثال جامع تعلیم القرآن راجہ بازار کی صورت میں سب کے سامنے ہے......ایک منظّم جلوس کی شکل میں، سرکاری کارندوں کی حفاظت میں، ہتھیار بند ہوکر، آتشیں اور جدید اسلحے سے لیس ہوکر، خون کی چاٹ منہ سے لگائے درندے' مسجد ومدرسہ پر پل پڑے اور خون آشام بلاؤں کی طرح سنگ دلی کی انتہاؤں کو جا پہنچے......جواب میں وہی ہوا جو پچھلی کئی دہائیوں سے مسلسل ہوتا چلا آرہا ہے......فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی بن گئی، عدالتی کمیشن تشکیل دینے کے وعدے ہوگئے، ایک دودن مظاہرے کرکے معاملہ رفع دفع کرنے کی اجازت مل گئی......امن، صبر، تحمل، برداشت اور ضبط کے سبق پڑھائے گئے......سیکڑوں لاشوں کو غائب کرنے کے لیے علما کی 'مذاکراتی ٹیم' کو پورا دن مذاکرات کے بکھیڑوں میں ڈال کر اپنا کام نکلوا لیا گیا اور آخر میں تین شہدا کی لاشیں حوالے کرکے نماز جنازہ کی اجازت مرحمت فرمادی گئی کہ مسلمانوں کے سینوں میں ابلنے والے لاوے کا بخوبی تدارک کیا جاسکے......

لال مسجد اور جامعہ حفصہ کا سانحہ، کراچی میں بالخصوص اور پورے ملک میں بالعموم علمائے اسلام کی شہادتیں، ہر چھوٹے بڑے شہر میں اہل سنت نوجوانوں کا پولیس مقابلوں میں شہید کیا جانا، پچھلے سال محرم الحرام میں کراچی کی مسجد باب رحمت پر روافض کا حملہ اور اب جامع تعلیم القرآن میں شیعوں کے تاریخی اور الم ناک مظالم......اے علمائے کرام! آپ کی عزت واکرام کا پوری طرح پاس رکھتے ہوئے، بصد احترام بس اتنا پوچھنا ہے کہ یہ مشقِ ستم آخر کب تک؟ اور کتنے مظلوم ومعصوم مسلمانوں، حق گو علما اور طلبائے دین کا لہو درکار ہے اس مصلحت کوشی اور عافیت پروری کی پالیسی سے دامن چھڑانے کے لیے؟ ہم میں سے ہر ایک آپ کی قیادت میں رہ کر پچھلی صفوں میں لڑنے بھڑنے کو تیار ہے لیکن آپ کی طرف سے بڑھتے قدموں کی چاپ تو سنائی دے......جب سیفما کے یار، بھاری بھرکم چربی کے پہاڑ مسلمانوں کے خون کا سودا کرنے میں پیش پیش ہوں گے اور آپ کی طرف سے مسلسل خاموشی ہی طاری رہے گی تو خدارا! بتلائیں کہ'' آیات الٰہی کا نگہبان کدھر جائے''؟......

نفاذ شریعت کی عملی جدوجہد کے لیے نہی عن المنکر کے علمی ابواب کو عملی شکل دینے، فریضہ اعداد سے پہلوتہی کا رویہ ترک کرنے اور جہاد وقتال کی صفیں آراستہ کرنے کا وقت ہے......مظاہرے، دھرنے، جمہوری احتجاج اور امن ورواداری کی آشائیں اس امت سے اس کا بہت کچھ چھین چکی ہیں......اب طالبان بننے اور طالبان سے جڑنے کا وقت ہے......

کیا آپ کے نظروں میں کتب سیرت میں موجود ابواب سیر میں آج کی اندوہ ناک صورت حال سے نمٹنے کا کوئی نمونہ موجود نہیں؟ کیا عبداللہ بن مبارک، امام ابن تیمیہ، خانوادہ شاہ ولی اللہ، سید احمد شہید، شاہ اسماعیل شہید، مولانا عبدالحیٔ، شیخ محمد بن عبدالوہاب، علمائے نجد، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا قاسم نانوتوی، حافظ ضامن شہید، شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمہم اللہ اجمعین جیسے اسلاف واکابر کی جہاد وقتال سے عبارت زندگیوں سے آپ ہمیں کوئی سبق نہیں پڑھائیں گے؟ ان اکابر واسلاف کے ہاں'' مومن کے زیور'' کا جس حد تک اہتمام کیا جاتا تھا......کیا ہمارے لیے اس میں کچھ پیغام پنہاں ہے؟ ان کی مبارک زندگیوں میں کفار اور اُن کے ایجنٹوں سے مقابلہ کی تیاری اور اعداد کی جو روشن مثالیں موجود ہیں' کیا وہ ہمارے بھی کسی کام کی ہیں؟

یقین مانیے! ان سطور کے ذریعے نہ آپ کی قدر ومنزلت گھٹانے کی کوشش کی جارہی ہے اور نہ ہی آپ کی قیادت وسیادت سے بغاوت پر آمادہ کیا جارہا ہے......یہ تو ہر اہل ایمان کے دل کا درد ہے جو یہاں منتقل ہورہا ہے کہ خدارا! آپ تمام'' مصلحتوں'' اور'' حکمتوں'' کو اٹھا کر ایک طرف رکھ دیں......مدارس اور طلبائے دین کی صورت میں

27 اکتوبر: صوبہ کابل......کابل شہر......حساس ادارے کے ایک فوجی کی امریکی فوجیوں پر فائرنگ......2 امریکی فوجی ہلاک......1 زخمی

لاکھوں کی فوج اور مورچے آپ کے پاس موجود ہیں......اس فوج کے ایک ایک سپاہی کے دل میں جذبہ شہادت بھی موجزن ہے اور دشمنانِ دین سے کما حقہ بدلہ لینے کا جنون بھی ان کے سروں پر سوار ہے......آج اگر دشمن جری اور بے باک ہوا ہے تو اس کی وجہ ہماری طرف سے ''چپ کا روزہ'' ہی ہے......آپ اس ''سفارت امن'' کو آج لات ماریں پھر دیکھیں کہ رافضی ٹولہ کی 'رستمی' کیسے ہوا ہوتی اور وہ اپنی پناہ گاہوں میں بھی کس طرح کپکپاتا نظر آتا ہے......کیونکہ ظالم ہمیشہ بزدل، ڈرپوک اور کم ہمت ہوتا ہے......اُسے اگر ہلہ شیری ملتی ہے تو مقابل کی امن پسندی سے ملتی ہے......وگرنہ ان ستم گروں کا ناطقہ بند کرنا اور انہیں ان کے ایمان بگاڑوں میں مقید کرکے اُن پر ہمیشہ کے لیے قفل چڑھا دینا کچھ ایسا مشکل بھی نہیں......

آپ سے بہتر کون جانتا ہے کہ آج کے دور میں جہاد تو فرض عین ہے ہی...... لیکن اُس سے پہلے اعداد بھی فرض عین ہے......کیا یہ امر آپ سے مخفی ہے کہ دشمن کے مقابلے میں اگر کوئی مسلمان کسی شرعی عذر کی بنا پر جہاد میں نکل نہیں پا رہا تو پھر بھی اُس سے فریضہٴ اعداد ہرگز ساقط نہ ہوگا؟......سوائے ہمارے دلوں کے قرار علمائے اسلام! آپ ملک بھر کے طلبائے دین کو خصوصاً اور عامۃ المسلمین کو عموماً فریضہ اعداد کی ادائیگی پر ابھاریں......اُنہیں اس حقیقت سے روشناس کروائیں کہ مصلحت اور بزدلی کے درمیان ایک خفیف اور موہوم سی حد فاصل ہوتی ہے......اور آج یہ حد فاصل اگر مٹ چکی ہے تو اسے ازسرنو تعمیر کریں...... مصلحتوں کے تمام اسباق سر آنکھوں پر لیکن اس وقت تو دفاعِ امت' فرض عین ہے......حکمتوں کے ہر طرح کے اسرار و رموز قابل قبول لیکن ابھی تو سامنے سے آنے والے لادینیت والحاد، کفر وارتداد اور رفض وتشیع کے طوفان سے مقابلہ درپیش ہے......

لہٰذا نفاذ شریعت کی عملی جدوجہد کے لیے نہی عن المنکر کے علمی ابواب کو عملی شکل دینے، فریضہ اعداد سے پہلوتہی کا رویہ ترک کرنے اور جہاد وقتال کی صفیں آراستہ کرنے کا وقت ہے......مظاہرے، دھرنے، جمہوری احتجاج اور امن ورواداری کی آشائیں اس امت سے اس کا بہت کچھ چھین چکی ہیں......اب طالبان بننے اور طالبان سے جڑنے کا وقت ہے......اگر کسی معزز ومحترم مسلمان کو اس موقف سے اختلاف ہے تو وہ تمام طریقہ ہائے جمہور کے ذریعے احتجاج ریکارڈ کروانے اور قانونی وآئینی جدوجہد کے دائرے میں رہ کر اقامت دین کا فریضہ انجام دینے کے نتائج پر بھی ایک نظر ڈال لے کہ برف کی طرح ٹھنڈا رہنے کے نتیجے میں مسلمانوں کے سروں پر کتنی قیامتیں ٹوٹ چکی ہیں......اور ساتھ ہی طالبان کے شرعی منہج، نبوی طریقہ اور جہاد وقتال کے راستے کی بدولت دنیائے کفر اور اُس کے غلاموں کو لگنے والی ضربوں کے ثمرات بھی ملاحظہ کرلے کہ جہادی بیداری کی آگ کے اٹھتے الاؤ نے کفر کی منہ زوری کو کیسا ٹھنڈا کر رکھا ہے......

طاقت وقوت بلاشبہ کم ہی ہو لیکن راستہ شریعت اسلامیہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بتائے ہوئے منہج وطریقہ کے عین مطابق ہو تو اللہ تعالیٰ کی تمام نصرتیں اور برکتیں شامل حال ہوجاتی ہیں......پھر تھوڑا بھی بہت ہوتا ہے، پھر چھوٹے چھوٹے جہادی مجموعات بھی اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت کی بدولت کفر کے بھاری بھرکم لشکروں کا ستیاناس کرکے رکھ دیتے ہیں......آپ لکھ کر رکھ لیجیے! اگر یوں ہی ''صبر پیہم'' کے دامن کو پکڑے گا جرمولی کی طرح کٹنا آپ کو گوارا نہیں تو کفار کے تیار کردہ ان تمام شریر ومفسد ٹولوں نے آپ کو جلد یا بدیر 'طالبان' بننے پر مجبُور کرکے رہنا ہے......پھر آپ کو بھی پہاڑوں کا رخ کرنا پڑے گا کیونکہ اس خطے میں شرک، ظلم اور فتنوں کی سرکوبی کے لیے ہمیشہ سے ''پہاڑی لشکر'' ہی اترا کرتے ہیں......آپ اُس وقت بھی پہاڑوں پر آئیں گے تو یہاں کے مکین آپ کے اکرام میں کوئی کمی آنے دیں گے نا ہی آپ کی قیادت میں معرکہ آرائیوں سے گھبرائیں گے......یہ تو آنے والے کل کا منظرنامہ ہے......پھر ذرا سوچیے تو سہی کہ کل کی بجائے آج ہی کیوں نہیں؟ پہاڑوں کی جانب رخت سفر باندھنے کی بجائے ان میدانوں کے باسیوں کے سینوں میں ہی ایمان کی وہ چنگاری، کفر وارتداد کے خلاف وہ نفرت اور اسلام پر قربان ہوجانے کا وہ جذبہ کیوں نہ پیدا کردیا جائے کہ یہ یہاں پر میدان گرم کردیں اور پہاڑوں کے بیٹے ان کی نصرت کے لیے اتر آئیں......پھر دیکھیں کہ کس طرح اس خطے پر اللہ کے دین کو علو وسربلندی حاصل ہوتی ہے اور کس طرح ایک ایک ظلم اور ایک ایک ستم کا حساب بے باق کیا جاتا ہے......

آج دوصدیوں کی غلامی وذلت جھیلنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دنوں کو پھیرا ہے، آج دنیا بھر میں جہاد کی صدائیں اور اذانیں امت کے تابناک، درخشندہ اور روشن عہد رفتہ کی بہاروں کی چمنِ اسلام میں واپسی کی نوید سنا رہی ہیں...... ایسے میں اس چمن کے باسی آپ جیسے علم وفضل کے دیدہ وروں کے ساتھ کے متمنی ہیں اور آپ کو کفار، مرتدین اور روافض کی جڑ مارنے، اُن پر پیہم ضربیں لگانے، دین کو عزت و سربلندی کی منازل سے روشناس کروانے اور تعلیم القرآن میں برچھیوں، خنجروں، زنجیروں سے زخم زخم کرکے آہنی سلاخوں اور پتھروں سے کچل دیے جانے والے معصوموں کی مظلومیت کا بدلہ لینے کی طرف بلاتے ہیں......آپ ان کے امام اور قافلہ سالار بنیں، یہ آپ کی اقتدا میں نماز بھی ادا کریں گے اور جہاد وقتال کی صفیں بھی ترتیب دیں گے...... اللہ تعالیٰ ہمیں محض اپنے لیے خالص فرمالے......امت کے زخم زخم جسم پر مرہم رکھنے اور کفر وظلم کے ہر فتنے کو منہ توڑ جواب دے کر فنا کے گھاٹ اتار دینے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

☆☆☆☆☆

27 اکتوبر: صوبہ زابل......صدر مقام قلات......افغان فوجی چیک پوسٹ پر فدائی حملہ......8 فوجی ہلاک......8 زخمی

سانحہ جامعہ تعلیم القرآن......حقائق چھپانے سے حق واضح تر ہو رہا ہے!!!

خباب اسماعیل

روافض کی سیاہ تاریخ شاہد ہے کہ اُن کے سینے اہل ایمان سے حسد، کینہ، بغض، کدورت اور عناد میں کفار سے کہیں زیادہ بھرے ہوئے ہیں......زمانۂ موجود میں اُن کی اسلام دشمنی اور دین مخالفت کے خونیں مظاہر شام، عراق، یمن اور ایران میں جا بجا دیکھے جا سکتے ہیں......ان خطوں میں روافض نے اہل ایمان پر ہر وہ ظلم ڈھایا جسے دیکھ اور سن کر پتھر سے پتھر دل بھی غم و اندوہ سے پھٹ جائے اور اُس ستم کو اُن کے خلاف روا رکھا جس کی محض ہلکی سی روداد سن کر ہی مضبوط سے مضبوط اعصاب کو ٹوٹ جاتے ہیں...... آج مسلم سرزمینوں میں صلیبی صہیونی فساد اور رفض کے فتنے نے امتِ اسلام کو شدید ترین ابتلا و آزمائش میں جکڑ رکھا ہے......شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خاں رحمہ اللہ کی علمی میراث پر گزر جانے والا سانحہ' روافض کی اسی فطری اسلام دشمنی اور مسلمانوں سے بیر کی تازہ ترین مثال ہے......

۶۱ ہجری میں محرم الحرام ہی کی ۱۰ تاریخ کو نواسہ رسول سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے بدعہدی اور غدر کا جرم کرنے والوں کی ذریت اپنے اجداد کے دکھائے گئے شیطنت بھرے راستے پر آج تک چل رہی ہے......۶۱ ہجری سے ۱۴۳۵ ہجری تک پونے چودہ صدیاں بیت گئیں لیکن اہل ایمان سے سبائی فتنہ کی بھیانک دشمنی کسی طور کم نہ ہو سکی......راول پنڈی میں یہی سبائی فتنہ گر ۱۰ محرم الحرام کو جامعہ تعلیم القرآن پر ٹوٹ پڑے...... جمعہ کے دن مسلمان اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں سر بسجود ہونے اور نمازِ جمعہ کی فرضیت کو ادا کرنے راجہ بازار میں واقع اس قدیم دینی درس گاہ میں جوق در جوق آ رہے تھے......مسجد کا اندرونی ہال اور بیرونی صحن نمازی حضرات سے پوری طرح بھر چکا تھا......حفظ قرآن کے سیکڑوں معصوم طلبہ بالائی منزل پر صفوں میں بیٹھے تھے......امام مسجد مولانا امان اللہ خان صاحب خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور چند ہی ساعتوں بعد نماز کی امامت کروانے والے تھے......

اسی دوران میں دوپہر پونے دو بجے سفاک درندے غول در غول مسجد پر پِل پڑے......آتشیں اسلحہ سے لیس یہ درندہ صفت بلوائی تھے جنہوں نے نمازیوں کو گھیر گھیر کر شہید کرنا شروع کر دیا......ان کے پاس جدید اسلحہ بھی تھا اور تیز دھار خنجر، ماتم زنی کی آہنی زنجیریں اور آہنی سلاخیں بھی......وہ مسجد کے ہال اور صحن میں بھی نہتے نمازیوں کو گھیر رہے تھے اور بالائی منزل پر موجود نوعمر حفاظ اور اطفال کو بھی نشانہ بنانے کے لیے ٹوٹ پڑ رہے تھے......اُن کے سامنے بالکل نہتے اور بے دست و پا مسلمان تھے جنہیں اُنہوں نے جی بھر کر قتل کیا......

خنجروں سے معصوم حفاظ کے جسموں کو چیرا گیا، قرآن مجید کی نسخوں کو اُن کے سروں پر مار مار کر کہا گیا ''اس کی وجہ سے ہمیں کافر کہتے ہو'' ......اُن کو ذبح کر کے سروں کو جسم سے علیحدہ کر دیا گیا......سر بریدہ لاشیں بھی اہل ایمان سے انتقام کی آگ نہ بجھا سکیں تو اُنہیں جلا کر سوختہ کر دیا گیا......جن کے سر کٹنے سے بچ رہے اُن کے چہروں کو اینٹوں اور پتھروں سے مار مار کر کچل ڈالا گیا......ماتمی زنجیروں، بغدوں اور چاقوؤں سے اُن کے چیتھڑے اڑائے گئے، مسجد اور مدرسہ کی دیواریں خون کے چھینٹوں اور گوشت کے لوتھڑوں سے اٹ چکی تھیں......مسجد کے فرش پر لہو کی بارش اس قدر برسی کہ مسجد کا مبارک فرش شہدا کے لہو سے ''جل تھل'' ہو گیا......مدرسہ کے حفظ والے ہال میں قرآن کے نونہال طالب علموں کو اکٹھا کیا گیا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تبرا کرنے کا کہا گیا......چھوٹی اور معصوم عمروں میں ہی ناموس صحابہؓ کا درس حرزِ جاں بنا لینے والوں کے انکار کے بعد اُن کے جسموں کو 'ماتمی' زنجیروں سے مار مار کر بے جان لاشوں میں تبدیل کر دیا گیا......حفظ کے ہال کا مشاہدہ کرنے والوں کے بقول ہال کی دیواریں خون خون تھیں اور زنجیریں جا بجا بکھری پڑی تھیں......ساڑھے چار ہزار قرآنی نسخوں اور گیارہ ہزار کتب احادیث کو نذرِ آتش کر دیا گیا......سیکڑوں طلبہ کو زخمی حالت میں اغوا کیا گیا......مسجد پر دو اطراف سے حملہ آوروں نے دھاوا بولا اور مدرسہ و مسجد کی عمارت پر آتشیں کیمیکل کے چھڑکاؤ کے بعد اُسے آگ کی نذر کر دیا گیا......مسجد سے ملحقہ تجارتی مراکز بھی شیطانی ہوس سے بچ نہ سکے اور اُنہیں بھی نذر آتش کر کے عامۃ المسلمین کا اربوں روپے کا تجارتی سامان اور دکانیں ملیا میٹ کر دی گئیں......اگر کسی کے سماعتیں اُس کا ساتھ دیں اور وہ ڈھائے جانے والے مظالم کی روداد سننے کی سکت رکھتا ہو تو ٹی وی اخبار کو ایک طرف رکھ کر راجہ بازار کے مکینوں سے جا پوچھے......وہ روافض کے روا رکھے جانے والے مظالم کے عینی شاہد بھی ہیں اور اُن کے اپنے معصوم بچے اور پیارے اس جانکاہ سانحہ کی نذر ہوئے ہیں......وہاں ایسی ایسی خوف ناک اور الم ناک حقیقتیں بیان کی جائیں گی کہ سننے والے کو اپنے اعصاب پر بجلیاں گرتی محسوس ہوں گی۔

دوپہر پونے دو بجے شروع ہونے والا یہ بلوہ اور فساد شام ساڑھے پانچ بجے تک بغیر کسی تعطل اور وقفہ کے جاری رہتا ہے......ایسے میں کہیں پولیس دکھائی دیتی ہے نہ ہی چند کلومیٹر کے فاصلے پر موجود جی ایچ کیو میں محو استراحت ''ایمان، تقویٰ، جہاد'' کی نیند

28 اکتوبر: صوبہ پکتیکا..........ضلع خیر کوٹ..........انٹیلی جنس اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے مشترکہ دفتر پر فدائی حملہ.....انٹیلی جنس اہل کاروں سمیت 10 فوجی ہلاک..........8 شدید زخمی

میں کچھ خلل واقع ہوتا ہے......یادرہے کہ شیعوں کے جلوس کی شکل میں حملہ آوروں کی حفاظت کے لیے جدید ترین ہتھیاروں سے مسلح پولیس اور فوج کے ''چاک و چوبند'' دستے موجود تھے اور اُن کی موجودگی (سرپرستی) اور پہرے میں روافض نے جامعہ تعلیم القرآن کی مسجد، مدرسہ اور ملحقہ تجارتی مراکز میں آتش و خون کا کھیل کھیلا......حالت یہ تھی کہ ایمبولینس اور فائر بریگیڈ کے عملہ کو فسادیوں کی جانب سے شام چھ بجے تک مسجد و مدرسہ کے قریب تک جانے کی اجازت نہیں دی جاتی......آخر کار جب درندگی کا جنون تھمتا ہے، اہل ایمان کی سسکیاں بھی اُن کے ساتھ ہی داعی اجل کو لبیک کہہ چکی ہوتی ہیں......مسجد، مدرسہ، مارکیٹ جل کر خاکستر ہو چکے ہوتے ہیں تب جا کر بلوائی بلا کسی روک ٹوک کے وہاں سے 'یہ جا، وہ جا' ہوتے اور انتظامیہ اور فوج علاقے کا کنٹرول ''سنبھال'' لیتی ہیں......جامعہ تعلیم القرآن کے خطیب مفتی امان اللہ صاحب کے بقول اڑھائی ہزار افراد مسجد میں موجود تھے......اور اس سانحہ کے بعد مسجد و مدرسہ کی عمارت مکمل طور پر جل چکی اور کھنڈر میں تبدیل ہو چکی ہے......کیا اڑھائی ہزار افراد اپنے گھروں سے 'فائر پروف' لباس زیب تن کر کے آئے تھے کہ مسجد و مدرسہ تو جل کر خاکستر ہو جائے لیکن شہدا کی تعداد کسی صورت ۱۰ سے متجاوز ہی نہ ہو!!! کہا جا سکتا ہے کہ جب مسجد کو آگ لگی تو سب نے بھاگ کر اپنی جانیں بچائیں......لیکن موقع پر یہ حال تھا کہ چند میٹر فاصلے پر موجود فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کو بلوائیوں نے آگے تک نہ آنے دیا......ایسے میں وہ بھلا اتنے مسلمانوں کو 'جو اُن کا آسان ترین شکار بننے جا رہے تھے' یوں نکل جانے کی اجازت دیتے......بلکہ وہاں سے جس نے بھی نکلنے اور بھاگنے کی کوشش کی گئی روافض کے جلوس میں شریک افراد نے اُنہیں گھیر گھیر کر اور تاک تاک کر نشانہ بنایا۔

فوج کی طرف سے پنڈی شہر میں کرفیو کا اعلان ہوتا ہے اور اگلے تین دن تک پنڈی کی سنسان، ویران سڑکوں میں فوجی ایمبولینسوں کے ہوٹر اور ہٹو بچو کی صداؤں کے علاوہ کچھ سنائی نہیں دیتا......سری نگر، فلوجہ، حمص، قندھار اور وزیرستان کے تمام مناظر پنڈی میں سمٹ کر آ جاتے ہیں......زخمی اور تڑپتے مسلمانوں، بھوکے بلکتے بچوں، شہید ہو جانے والوں کے پسماندگان اور لاپتہ ہو جانے والوں کے لواحقین کو تسلی کے دو بول اور دلاسہ کی چند تھپکیاں دینے والا بھی کوئی نہیں پہنچتا......

اس موقع پر ''آزاد صحافت'' کے ڈھنڈورچیوں کے ڈھولوں کا پول بھی کھلا اور ایک جانب صحافتی ''آزادی'' کے حقیقی چہرے کے درشن یوں ہوئے کہ ''معتبر'' ذرائع ابلاغ منہ چھپائے اور منہ میں گھگھیاں ڈالے، بغیر آہٹ کیے دبے قدموں مفرور ہو گئے جب کہ دوسری جانب اُس کے ''بے لاگ'' تجزیوں، ''غیر جانب دار'' رپورٹنگ اور ''حقائق پر مبنی'' تبصروں کے دعوے بھی محض جھوٹی کہانیاں ہی ثابت ہوئیں......سیکڑوں لوگ زندہ جل گئے، بچے ذبح ہو گئے، بازار بھسم ہو گئے......مگر میڈیا خاموش، اینکرز گم شد اور ٹی وی پر انسانی حقوق کے حق میں چیخنے والے بھی کونوں کھدروں میں جا گھسے۔ لبرلز، سیکولرز، بے دینوں کو بھی سانپ سونگھ گیا......اس ظلم کی کوئی خبر نہیں، کوئی چیخ و پکار نہیں، الیکٹرانک میڈیا پر سکوتِ مرگ، اینکرز ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم، انسانی حقوق کے علم بردار ساکت و جامد، بچوں کے حقوق والے گنگ......ہر صاحب نظر سوچ میں غلطاں کہ جو کچھ راولپنڈی میں مسلمانوں کی مساجد کے ساتھ کیا گیا ہے اگر اس کا عشر عشیر بھی کسی چرچ' ایمان بگاڑئے' یا قادیانیوں کے کسی کنیسہ کے ساتھ ہوا ہوتا تو میڈیا اسے کس انداز میں پیش کرتا؟ اگر کسی کی یادداشت زیادہ ہی کمزور ہے تو ڈیڑھ دو ماہ پہلے پشاور چرچ حملہ کے بعد بپا کیا جانے والا ماتم اور واویلا کے مناظر اُس کا حافظہ واپس لانے کو کافی ہیں......کوئٹہ کے ہزارہ شیعوں کے حق میں گھنٹوں محیط ٹرانسمیشن اور ہفتوں تک جاری رہنے والے ٹاک شوز، بریکنگ نیوز اور مداری تماشہ کون بھلا سکتا ہے؟

جامعہ حفصہ سانحہ میں شہید ہزاروں طلبہ وطالبات کی شہادتوں پر چھپایا تو اُن کے خون نے پاکستان بھر میں جہادی بے داری کی ایک لہر دوڑا دی......اب پھر سیکڑوں شہدا کی سرے سے کوئی خبر ہی نہیں ہونے دی جا رہی، درجنوں طلبہ کے اغوا کو جھوٹ قرار دیا جا رہا ہے......لیکن اہل ایمان کے خون کی برکت' مفسد و شریر گروہ کے ہر مکر و فریب پر غالب آ کر رہتی ہے......

اسلام اور جہاد کے خلاف زہر اگلنا ہو تو کسی بھی واقعہ کو بنیاد بنا کر لحظہ لحظہ رپورٹنگ، مصالحے دار بریکنگ نیوز، چیختی چنگھاڑتی خبریں، متعلقہ واقعہ کا ہر پہلو اور سمت سے بے باکانہ جائزہ......ان سب کو صحافتی ذمہ داریوں کا نام بھی دیا جاتا ہے اور حقائق سے پردے اٹھانے کا عنوان بھی......پھر عامۃ المسلمین کے ذہنوں کو مسموم کرنے، ظالم کو مظلوم اور مظلوم کو بدترین ظالم ثابت کرنے کے لیے دور و نزدیک کی کوڑیاں لائی جاتی ہیں......ہر اینکر اور تجزیہ کار اپنی حیثیت اور اوقات کو ایک طرف رکھ کر ایک دوسرے سے بڑھ کر اناپ شناپ بکنے میں جُت جاتا ہے......

لیکن راول پنڈی کے معروف اور گنجان آباد علاقے راجہ بازار میں ایک مدرسہ پر ٹوٹ پڑنے والی آفت پر ''سب سے پہلے خبر بریک کرنے'' پر اِترانے والے میڈیا کے بزرجمہر 'مٹی کے مادھو' بنے رہے......پونے چار گھنٹے تک تمام وحشت اور درندگی سمٹ کر ایک مسجد اور مدرسہ کے احاطہ میں ناچتی رہی لیکن کسی کے آنکھوں نے اُس کے وحشیانہ رقص پر توجہ دی نہ ہی کسی کے کانوں نے اس بہیمیت کا شکار ہوتے معصوموں کی آہ و بکا ہی کو درخور اعتنا جانا......دلوں پر مہریں، ذہنوں میں خباثتیں، سوچوں پر پہرے،

28 اکتوبر: صوبہ لغمان......ضلع کرغئی......مجاہدین کا افغان فوجیوں پر حملہ......9 فوجی ہلاک......2 بکتر بند گاڑیاں اور ایک ٹینک بھی تباہ

زبانوں پر آبلے، ہونٹوں پر تالے، بصارتوں پر پٹیاں، سماعتوں پر قفل چڑھے رہے......نمازِ جمعہ کے دوران میں شروع ہونے والا مسلمانوں کا قتل عام نمازِ مغرب تک جاری رہا......اس کے بعد میڈیا کی جانب سے محض یہ خبریں آئیں کہ ''راول پنڈی میں فوارہ چوک کے قریب دو گروہوں میں تصادم، ۷ افراد ہلاک، کپڑے کی مارکیٹ میں آگ لگ گئی''......ابتدائی طور پر تو کئی گھنٹوں تک تو جامع تعلیم القرآن کا نام تک نہیں لیا گیا......اور ''ہلاکتوں'' کی تعداد کو آخر تک ۱۰ کا ہندسہ عبور کرنے نہیں دیا گیا......

الیکٹرانک میڈیا کی ''موت کا احوال'' تو سب کے سامنے تھا، اس پر طرفہ تماشا یہ کہ ایک دن کے وقفے سے شائع ہونے والے تمام اخبارات نے واقعہ کو معمولی سے بھی کم کر کے پیش کیا......کئی اخبارات نے تو وحشی درندوں کو بھی درد دِل رکھنے والے خیر خواہوں کے روپ میں پیش کرنے میں ذرا سی جھجک اور ہلکی سی شرم محسوس نہیں کی......اس کے کئی آثار و شواہد پیش کیے جا سکتے ہیں لیکن ایک تصویر جو ۱۷ نومبر کو روزنامہ ایکسپریس کے صفحہ اول میں شائع ہوئی......جس میں رافضی غنڈے ایک مجروح مسلمان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں، اُس پر لاتوں، مکوں اور ٹھڈوں کی بارش کی جاتی ہے، آہنی سلاخیں اُس کی پیٹھ میں گھونپ کر اُسے بری طرح زخم زخم کیا جاتا ہے، ایک دو نہیں درجنوں رافضی اُس مظلوم کے جسم کے ایک ایک حصّہ کو تشدد کا نشانہ بنا رہے ہیں، اُس کے زخموں بھرے چہرے سے خون اور آنکھوں سے ٹپکتی مظلومیت کے باوجود تصویر کی کیپشن لگائی گئی ''تصادم میں زخمی ہونے والے ایک شخص کو طبی امداد کے لیے لے جایا جا رہا ہے''......جب کہ اس کے کچھ ہی لمحے بعد وہ مظلوم حافظ قرآن بہیمانہ تشدد کے نتیجے میں شہید ہو جاتا ہے......اور یہ ظلم و وحشت کسی کال کوٹھری یا خفیہ عقوبت خانے میں نہیں بر سرِ عام روا رکھا جاتا ہے......لیکن ظالموں کو ''مسیحاؤں'' کے روپ میں پیش کرنے کا حوصلہ ''ذمہ دار اور آزاد'' صحافت ہی کے حصّے میں آتا ہے......

معاملہ محض یہ نہیں کہ راول پنڈی میں لگائے جانے والے اس 'قصاب خانے' سے میڈیا نے آنکھیں موندے رکھیں......بلکہ میڈیا کے تماشہ ساز اور ڈگڈگی باز تو جن آقاؤں کے اشاروں پر ناچ دکھاتے اور سرکس سجاتے ہیں' اُنہوں نے ہی روافض کو کھُل کھیلنے کا موقع بھی دیا، اہل ایمان کی جانوں پر ظلم ڈھانے کی کھُلی چھوٹ بھی دی، جنگلی درندوں کی طرح انسانی جسموں کی چیر پھاڑ کرنے والوں کو مکمل 'سیف پیسج' بھی دیا اور اس کے بعد کرفیو لگا کر مظلوم، مقہور اور ستم رسیدہ مسلمانوں کے گریہ و فریاد کو بھی سامنے نہ آنے دیا......تین دن تک کرفیو کا نفاذ رہا، اندوہ ناک حقائق کو چھپانے بلکہ 'دفنانے' کی کارروائی مکمل سکون سے کی گئی، اس دوران میں خاکی وردی والے لاشوں کو سمیٹتے اور آبائی علاقوں میں بھجواتے رہے، انتظامیہ اور فوج' شہدا کے لواحقین کو فوراً اور خاموشی سے میتیں دفن کرنے پر مجبور کرتی رہی، فوج کی نگرانی میں مختلف قبرستانوں میں قبروں کی کھدائی کی گئی، جب کہ شہدا کے گھروں پر بھی فوج کا پہرا لگا دیا گیا......کرفیو کے اختتام تک فوج نے تمام تمام شہدا کی میتوں کی زبردستی تدفین کے عمل کو لازمی بنایا......اس کے بعد یہ ڈھنڈورا پیٹا گیا کہ ''دس لوگ مارے گئے اور ۴۰ سے ۵۰ کے درمیان زخمی ہیں''......

رحم و ترحم کے جذبات سے کلّی طور پر عاری اس دین دشمن نظام کے ان سفاک اور جلاد صفت رکھوالوں سے کوئی یہ پوچھے کہ جب معاملہ محض آٹھ سے دس لاشوں اور ۴۰ سے پچاس زخمیوں کا تھا تو تین دن تک کرفیو لگانے کی کیا ضرورت پیش آئی......کراچی میں اتنی لاشیں تو روزانہ گرتی ہیں......وہاں کی ''لندن والی کالی سرکار'' کے سامنے تم دم مارنے کی جرأت نہیں کرتے......لیکن یہاں محض آٹھ دس لاشوں کی وجہ سے تم نے لاکھوں کی آبادی کو محصور و مجبُور محض بنا کر رکھ دیا......دلیل دی جاتی ہے کہ حالات کی نزاکت اور ہنگامہ آرائی سے بچنے کے لیے کرفیو کا فیصلہ کیا گیا......لیکن کون نہیں جانتا کہ چھوٹے موٹے ہنگاموں سے ڈر کر کبھی کہیں کرفیو نہیں لگایا جاتا......

اس سانحہ نے ایک حقیقت بالکل واضح کر دی، وہی حقیقت جس کی طرف مجاہدین عرصہ دراز سے اس ملک میں بسنے والے اہل ایمان کو متوجہ کر رہے ہیں کہ نظام پاکستان کی باگ دوڑ تین طبقات کے ہاتھ میں ہے......سیکولرز، قادیانی اور شیعہ......ان تین طبقات کے مفادات پر جہاں ہلکی سی بھی ضرب لگے گی تو پوری ریاستی مشینری متحرک بھی ہوگی اور ان تین طبقات کے دشمن کو پیس کر رکھنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھے گی......لیکن جہاں زد پر اسلام اور مسلمان ہوں تو پھر بھول جایئے کہ کہیں سے کوئی آواز اٹھے گی، کسی کے دل میں کسک پیدا ہوگی، کسی فتنہ پرداز کی کلائی مروڑی جائے گی یا کسی قاتل اور ظالم کی باگیں کھینچی جائیں گی......بلکہ ہر چیز اس کے الٹ رونما ہوگی کیونکہ اسلام اور مسلمانوں سے ان کی فطری پرخاش انہیں سکون وچین لینے ہی نہیں دیتی جب تک کہ دین اور اس سے وابستگی کے عہد و پیمان کو نبھانے والوں پر عرصہ حیات تنگ نہ کر دیا جائے۔

جامعہ تعلیم القرآن میں ہونے والے فساد کے معاملے کی سنگینی کسی طور پر سانحہ لال مسجد سے کم نہیں ہے......دشمنانِ دین کو خوب اچھی طرح جان لینا چاہیے خونِ شہیداں قطعی طور پر بے وقعت اور لاوارث نہیں ہے......یہ محض دعوے اور باتیں نہیں ہیں، بلکہ آنکھوں میں بصارت اور دل و دماغ میں بصیرت رکھنے والوں نے دیکھا کہ جامعہ حفصہ سانحہ میں شہید ہزاروں طلبہ و طالبات کی شہادتوں پر چھپایا گیا تو اُن کے خون نے پاکستان بھر میں جہادی بے داری کی ایک لہر دوڑا دی......اب پھر سیکڑوں شہدا کی سرے سے کوئی خبر ہی نہیں ہونے دی جا رہی، درجنوں طلبہ کے اغوا کو جھوٹ قرار دیا جا رہا ہے......لیکن اہل ایمان کے خون کی برکت' مفسد و شریر گروہ کے ہر مکر و فریب پر غالب آ کر رہتی ہے......

☆☆☆☆☆

29 اکتوبر: صوبہ غزنی.........ضلع شلگر.........بارودی سرنگ دھماکہ.........افغان فوج کا ایک بکتر بند ٹینک تباہ.........4 اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی

ابرہہ کے ہاتھیوں سے صلیبیوں کے ڈرون تک

رب نواز فاروقی

یہ ازل سے ہی الٰہی تدبیر رہی ہے کہ حق و باطل کے مابین ہر معرکے میں کفار جدید ترین ہتھیاروں سے لیس رہے ہیں اور مسلمانوں کے پاس وسائل کی تنگی اور اسلحہ کی کم یابی ہی رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آزمائش کے لیے ہر دور میں ایسے ہتھیاروں کے مقابل مسلمانوں کو کھڑا کیا ہے جن کا مادی مقابلہ اہل حق کے بس میں نہ تھا تاکہ وہ صرف اور صرف ایمان کے بل بوتے پر ہی کھڑے رہیں اور ہر ماسوا سے ان کی نظریں ہٹ جائیں...... جب تک آزمائش مقدر ہوتی ہے ان ہتھیاروں کا مقابلہ ممکن نہیں ہوتا اور جب آزمائش ختم ہو جاتی ہے تو ان ہتھیاروں کا ایسا توڑ دریافت ہو جاتا ہے گویا کہ ان سے مقابلہ کبھی مسئلہ تھا ہی نہیں۔

دور حاضر کی صلیبی جنگ میں ڈرون کا کردار:

اس وقت خراسان کے قبائل، امارت اسلامی افغانستان کے بالخصوص دو صوبوں کنڑ اور نورستان، صومالیہ اور یمن' ان چار خطوں میں معرکہ حق و باطل بھی عروج پر ہے اور یہیں ڈرون حملوں کی بھرمار بھی ہے۔ اصل میں کفار جہاں اہل ایمان کے بارے یہ محسوس کرتے ہیں کہ انہیں زندہ گرفتار کرنا ممکن نہیں وہاں وہ ڈرون کا استعمال کر کے انہیں اپنی تئیں ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں...... انہیں کیا معلوم کہ ان کے ڈرون تو مجاہدین کی اس عارضی زندگی کو حیات جاوداں میں، اپنے رب کی قربتوں اور اپنے سردار اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی نعمت سے سرفراز کر دیتے ہیں۔

پاکستان کی جاسوسی اور ڈرون حملے:

یہ حقیقت پایہ ثبوت کو پہنچی ہوئی ہے کہ پاکستانی عسکری و حکومتی ادارے باقاعدہ مخبری کا پورا نظام قائم کیے ہوئے ہیں جس کے ذریعے وہ ڈرون حملے کرواتے ہیں۔ خود صلیبیوں کے افراد اور اداروں نے بیسیوں بار اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ ہمارے اور پاکستان کے اداروں کے باہمی اشتراک سے ڈرون حملے ہو رہے ہیں اور اس بات کے بھی ٹھوس شواہد موجود ہیں کہ آئی ایس آئی کے ہاتھوں اغوا ہونے والے مجاہدین سے حاصل ہونے والی معلومات سے ان مجاہدین کے متعلقہ مراکز پر ڈرون حملے ہوئے۔ پاکستان نے چین سے پیسے بٹورتے ہوئے مشرقی ترکستان کے مجاہدین پر ڈرون حملے کروائے اسی طرح محسود، وزیر قبائل اور دیگر پاکستانی مجموعات سے لے کر عرب، ترک، ازبک مجاہدین تک جو بھی حملے ہوئے ان میں سے ہر ایک کے ڈانڈے وہاں موجود ''فوجی کیمپ'' اور 'جی ایچ کیو' سے ملتے ہیں۔ مجاہدین نے سیکڑوں جاسوسوں کو پکڑ کر ان کو شرعی سزائیں دی ہیں جن میں سے ہر ایک کی کڑیاں پاکستانی کے عسکری اداروں تک ہی پہنچتی ہیں۔

پاکستان کے ''تعاون'' کو خود پاکستانی نظام پر قابض مافیہ کے افراد بھی اور ان کے آقا صلیبی گماشتے بھی گاہے بگاہے بیان کرتے رہتے ہیں، جن میں سے چند مثالیں درج کی جا رہی ہیں جب کہ حقیقت اس سے کہیں زیادہ اور بھیانک ہے۔

امریکہ میں پاکستان کا حال ہی میں سابق ہونے والا سفیر حسین حقانی اپنی نئی کتاب میں یہ کہہ چکا ہے کہ ''سی آئی اے اور آئی ایس آئی باقاعدگی سے ڈرون حملوں پر آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہیں''۔

پرویز کی طویل عرصہ رفاقت میں رہنے کے بعد آج کل 'علم حق' اٹھا اٹھا کر لہرانے والا جنرل شاہد عزیز متعدد مرتبہ یہ انکشاف کر چکا ہے کہ پرویز اور امریکہ نے آپس میں طے کر کے ڈرون حملوں کی منصوبہ بندی کی اور ڈرون کے لیے بلوچستان کا شمسی ایئر بیس طویل عرصے تک استعمال ہوتا رہا جب کہ جیکب آباد اور پسنی کے ایئر بیس بھی ڈرون کے لیے استعمال ہوتے رہے۔

۲۲ اکتوبر ۲۰۱۳ء کو واشنگٹن پوسٹ نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ ''سی آئی اے کی خفیہ رپورٹس میں ڈرون حملوں کے متعلّق دستاویزات میں حملے سے پہلے اور بعد کی تصاویر اور پاکستان کے ساتھ معلومات کے تبادلے کے بارے مکمل تفصیلات ہیں، اس وقت کے ڈپٹی ڈائریکٹر مائیکل جے مور اور پاکستانی سفیر حقانی مستقل ان حملوں کے بعد تبادلہ خیال کرتے رہے''۔

۲۴ اکتوبر کو اقوام متحدہ کی چوبیس صفحات پر مبنی رپورٹ میں کہا گیا کہ ''پاکستان کے قبائلی علاقوں میں ہونے والے ڈرون حملے پاکستان کے عسکری اور خفیہ اداروں کی باقاعدہ رضامندی سے ہوتے رہے جس کے ٹھوس ثبوت موجود ہیں''۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ اب تک تین سو تیس حملے ہو چکے ہیں اور ان میں سے کئی میں عام افراد نشانہ بنے ایسے ۳۳ حملوں کی بطور نمونہ نشان دہی کی گئی ہے جن میں عام افراد نشانہ بنے۔

۲۸ اکتوبر کو امریکی کانگرس کے ایوان نمائندگان کی خارجہ امور کی کمیٹی کے رکن ایلن گریسن نے کہا کہ ''اگر پاکستان امریکی ڈرونز کو سہولت دینا بند کر دے تو یہ حملے کل ہی بند ہو سکتے ہیں''۔

حمید گل کے مطابق پاکستان اور امریکہ کے درمیان ڈرون حملوں پر معاہدہ کیمپ ڈیوڈ میں ہوا جس میں شوکت عزیز کے علاوہ کوئی سرکاری اہل کار شامل نہیں تھا۔

29 اکتوبر: صوبہ غزنی..................ضلع قرہ باغ..................مجاہدین کا حملہ..........2 رینجرز گاڑیاں تباہ..................11 فوجی ہلاک..................8 زخمی

[روزنامہ امت: ۲۴ اکتوبر ۲۰۱۳]

۲۶ اگست ۲۰۱۳ء کو قومی اسمبلی میں وزارت خارجہ کی طرف سے تحریری جواب دیتے ہوئے وزیر مملکت خرم دستگیر نے کہا کہ "اب تک تین سو چھتیس ڈرون حملے ہو چکے ہیں جن پر انڈرسٹینڈنگ تھی اب ہم مفاہمت کی روایت کو ختم کر رہے ہیں"۔

ڈرون آپریشن پر اٹھنے والے صلیبی اخراجات:

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ کے مطابق سی آئی اے کے سابق اہلکار ایڈرروڈ سنوڈن کی سی آئی اے کی خفیہ کارروائیوں کے بلیک بجٹ سے متعلق ۴۷ صفحات پر مبنی رپورٹ میں کہا گیا ہے پاکستان اور یمن میں ڈرون آپریشنز پر دو اعشاریہ چھ بلین ڈالر کے اخراجات اٹھانا پڑے۔

قبائل میں ہونے والے ڈرون حملے اور شہدا کی تعداد:

ڈرون حملوں میں ہونے والے شہدا کی تعداد اس تعداد سے کہیں زیادہ ہے جو صلیبی ذرائع ابلاغ اور ان کے تحقیقی ادارے بیان کرتے ہیں۔ ڈرون حملوں کے مختلف پہلو بیان کرنے والے کفریہ میڈیا یا اور تحقیقی اداروں کے ذرائع پر اعتماد کرتے ہوئے اُن ہی اعداد و شمار کو ہی پیش کرتے ہیں.....ہم ان کی تحقیق پر اعتماد نہیں کرتے لیکن جہاں کہیں بھی ان کے حوالے پیش کر رہے ہیں وہ اس لیے کہ جن آنکھوں کو کفریہ ذرائع ابلاغ اور تحقیقی اداروں سمیت کفر کی ہر شے کے سحر نے چندھیا رکھا ہے اُن پر پڑی پٹی بھی کھل جائے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کے پاکستان پر تحقیق کرنے والے مصطفیٰ قادری کی رپورٹ کے مطابق پاکستانی حکومت کے مطابق تین سو تیس حملے ہوئے۔ جب کہ لانگ وار جرنل اور نیو امریکہ فاؤنڈیشن کے مطابق تین سو چوہتر حملے ہوئے۔ اسی طرح پاکستانی حکام ان حملوں میں بائیس سو افراد کی شہادتیں بتاتے ہیں جب کہ لانگ وار جرنل چھتیس سو دس شہدا اور امریکی حکام سنتالیس سو شہدا کی تعداد بتاتے ہیں جن میں تین سال کے بچے سے ستر سالہ مامانا بی بی تک شامل ہیں۔ عالمی اداروں کی "انسانیت دوستی اور انصاف" کا اس سے بین ثبوت اور کیا ہوگا کہ امریکہ کو رازداری کے پردے میں ہر قسم کی عدالت سے ماورا قتل کی کھلی آزادی ہے۔

برطانیہ میں قائم ایک غیر سرکاری تنظیم بیورو آف انوسٹی گیٹو جرنل ازم کی رپورٹ اکتوبر ۲۰۱۳ء کے مطابق دو ہزار چار سے اب تک تین سو پچیس ڈرون حملوں میں دو سو سے زائد بچے بھی شہید ہوئے ہیں، اس رپورٹ کے مطابق شہید ہونے والے عام شہریوں کی تعداد ۹۲۵ اور زخمی ہونے والے پندرہ سو پانچ افراد ہیں۔

آپ اوپر کے بیانات اور رپورٹس کے مطالعہ کے بعد اس بات تک پہنچ چکے ہوں گے کہ اب تک ہونے والے ڈرون حملوں کی تعداد کا تعین کے ساتھ ان ڈرون حملوں کے نتیجے میں شہید ہونے والوں کا جو جو بھی ذکر کر رہا ہے اُن کے بیانات میں فرق ہے۔ مغرب کی مرعوبیت میں مارے اکثر لوگ صلیبی ذرائع تحقیق پر اعتماد کرتے ہیں لیکن ملاحظہ فرما لیجیے کہ ان کا بھی اس سلسلے میں باہم اختلاف ہے......بہر حال یہ بات تو طے شدہ ہے کہ حملوں کی تعدا چار سو سے زائد ہے۔ نوائے افغان جہاد کے شعبہ تحقیق کے مطابق یہ تعداد چار سو ساٹھ سے زائد ہے۔

مجاھدین اور 'عام شہریوں' کی شہادتوں میں فرق:

ہمارے ہاں کا سیکولر اور نیم سیکولر طبقہ بڑی چالا کی سے یہ لایعنی بحث شروع کر دیتا ہے کہ ڈرون حملوں کے نتیجے میں شہید ہونے والوں میں اکثریت عام شہریوں کی ہے، امریکہ کو مطلوب 'دہشت گرد' بہت معمولی تعداد میں شہید ہوتے ہیں اور 'اسلامی سیکولر' جنہیں وطنیت کا نشہ بہت بری طرح چڑھ چکا ہے وہ بھی اسی مقدمے کو اس انداز میں پیش کرتے ہیں کہ ہمارے پاکستانی شہری ان ڈرون حملوں کے نتیجے میں شہید ہو رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بحث اس لیے چھیڑی جاتی ہے کہ کفر و اسلام کے مابین اس صلیبی جنگ کی اصل حقیقت عامۃ المسلمین کے سامنے نہ آسکے کہ یہ تو عقیدے اور دین کی جنگ ہے اور اس میں حق کے کیمپ میں ہر مسلمان کا اپنی استطاعت کے مطابق کھڑا ہونا 'لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' کا عملی تقاضا ہے۔ یہ کوئی امریکی اور افغانی کی جنگ نہیں، یہ کسی عرب اور غیر عرب کی جنگ نہیں، یہ جنگ اسلام اور صلیب کی جنگ ہے اور اس میں شہید ہونے والے سب کے سب مسلمان ہیں اور کفر کے جھنڈے تلے کھڑے ہو کر جان گنوانے وال سب کے سب مردار اور جہنّم واصل ہیں، چاہے وہ دیسی ہوں یا ولایتی......یہ دو ملتوں اور دو ادیان کے مابین جنگ ہے!!!

کیا امریکہ ڈرون حملے بند کر دے گا؟

قابضینِ پاکستان مافیہ کے وزیر اعظم کے حالیہ دورہ امریکہ میں ذرائع ابلاغ پر یہ بحث بہت تواتر کے ساتھ ہوتی رہی کہ نواز اپنے آقا اوباما سے ملاقات میں عافیہ صدیقی اور ڈرون حملوں کو بند کرنے کا معاملہ بہت شدت سے اٹھائے گا لیکن بعد از اں ان دونوں معاملات کی بابت تو کوئی بات سامنے نہ آئی البتہ یہ کہ 'امریکہ نے غدار شکیل آفریدی کو پورا زور دے کر مانگا' کی شہ سرخیاں ضرور شائع ہوئیں اور اس دورے کے بعد یک بیک تین چار ڈرون حملے ہو چکے ہیں۔ جن پر پاکستان نے عاجزانہ سا 'احتجاج' بھی کیا ہے لیکن ان کے آقا کو ذرہ برابر بھی اپنے غلاموں کا خیال نہیں کہ کم از کم ان کے عوام کے سامنے ہی ان کی عزت رکھ لیں۔ وہ ہر حملے کے بعد یہی بیان داغ دیتے ہیں جو کہ پہلے سے ہی ان کے ہاں تیار رکھا ہے کہ 'ڈرون حملے جاری رہیں گے، اس جنگ میں پاکستان کی قربانیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں'......امیر حکیم اللہ محسود رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت بعد امریکی وزیر خارجہ کیری نے قاہرہ میں کہا کہ ہمیں ڈرون حملوں سے اب تک اہم کامیابیاں ملی ہیں امید ہے کہ آئندہ مزید اہم کامیابیاں ملنے کی توقع ہے۔

29 اکتوبر: صوبہ لوگر.................ضلع برکی برک.........مجاہدین نے ہیوی مشین گن سے نشانہ بنا کر ایک ڈرون طیارہ مار گرایا

ڈرون حملوں پر سیاست:

ہر کچھ عرصہ بعد کوئی نہ کوئی سیاسی پارٹی اپنے ووٹ اور نوٹ بڑھانے کے لیے یہ کام کرتی ہے کہ ڈرون حملوں کو بند کروانے کے لیے علامتی مظاہرے اور جلسے کیے جاتے ہیں......اس امر میں کوئی شک نہیں کہ ان جماعتوں کے اندر مخلصین کی ایک بہت بڑی تعداد ہے جو اخلاص کے ساتھ ان مظاہروں میں شریک ہوتی ہے......اس کام سے ان قیادتوں پر بھی اپنے کارکنان کا اعتماد بحال ہوجاتا ہے کہ ہماری قیادت تو اپنے تئیں بہت کچھ کر رہی ہے......حقیقت یہ ہے اور اس حقیقت کو بیان کر دینا اتمام حجت کے لیے بہت ضروری ہے کہ کفر اور اس کے اتحادی کبھی بھی مظاہروں اور جلوسوں سے سمجھنے اور ماننے والے نہیں، ان کو سمجھانے کا وہی طریقہ ہے جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے سکھایا اور عصرِ حاضر میں بھی مجاہدین اسی منہج پر کاربند ہیں اور اسی جہاد فی سبیل اللہ ہی سے اللہ تعالیٰ کی نصرت اترتی ہے اور کفر ذلیل ہوتا ہے جیسا کہ آج ہم بچشم سر امارت اسلامی میں دیکھ رہے ہیں کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے منوانے کی بجائے وہی طریقہ اختیار کیا گیا جس سے اُن کے سارے کس بل نکلتے ہیں اور وہ ''افاقہ'' محسوس کرنے لگتے ہیں......

ڈرون حملوں کا خاتمہ کیونکر ممکن؟؟

جیسا کہ شروع میں بھی عرض کیا گیا کہ 'ڈرون' اس صلیبی جنگ کا ایک بہت ہی اہم ہتھیار ہے اور صلیبی فوج اسے مجاہدین کو بزعم خود نقصان پہنچانے کے لیے استعمال کر رہی ہے......جب کہ مجاہدین صلیبیوں سے یہ جنگ عقیدے کی بنیاد پر لڑ رہے ہیں اور فریقین اس جنگ کو اپنے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ جانتے ہوئے لڑ رہے ہیں......ایسے میں ڈرون حملوں کو پوری صلیبی جنگ سے الگ کر کے دیکھنا اور سمجھنا عدم واقفیت کی بنا پر ہی ہوسکتا ہے۔اگر قبائل سے ڈرون حملے ختم کرنا واقعی مقصود ہیں تو اس کے لیے امریکہ سے لڑنے کا دل جگرا چاہیے کہ اس کے ڈرون گرائے جائیں اور نتیجتاً وہ جو کچھ بھی کرے اس سے دو دو ہاتھ کرنے کے لیے تیار رہا جائے......لیکن یہ سب کچھ خالی خولی نعروں سے نہیں ہوسکے گا اس کے لیے طالبان عالی شان والی ایمانی جرات و غیرت اور اللہ تعالیٰ کی ذات عالی پر ایمان اور اس کی رضا و جنت کی چاہت کے 'اسلحہ' سے لیس ہونا بہت ضروری ہے......یہ تو بالکل ناممکن ہے کہ امریکہ کے ٹکڑوں پر پلنے اور اس کی حاکمیت کی تسبیح کرنے والے ڈرون حملے اور نیٹو سپلائی بند کر دیں......این خیال است و محال است و جنوں

اگر ایسی ایمان والی قیادت میسر نہیں تو پھر ہنگو میں ڈرون حملے کی ایف آئی آر 'ٹل تھانے' میں سی آئی اے کے ڈائریکٹر اور سٹیشن چیف پر درج کرنے اور کروانے کے لطیفوں سے تو محظوظ تو ہوا جا سکتا ہے مگر ڈرون اڑتے ہی رہیں گے!!!

☆☆☆☆☆

بقیہ: مجاہدین کا ہدف مسلمان نہیں!

اور جس ملکی دفاع اور سلامتی کے تم راگ الاپتے ہؤا سے اپنی بے عقلی کے سبب تم نے خود ڈالر کے بدلے رہن رکھ دیا ہے' جس کا فائدہ تمہارا خارجی دشمن اٹھا رہا ہے۔ان حقائق اور اپنے ان جرائم کو ذہن میں رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سن لو، جس میں اس نے فرمایا ہے:

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيْبٍ فَأُوْلَـئِكَ يَتُوبُ اللّهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّهُ عَلِيْماً حَكِيْماO وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الآنَ وَلاَ الَّذِيْنَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُوْلَـئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَاباً أَلِيْماً(النساء: ۱۷، ۱۸)

''اللہ اُنہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے بُری حرکت کر بیٹھتے ہیں پھر جلد توبہ کر لیتے ہیں پس ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ مہربانی کرتا ہے اور وہ سب کچھ جانتا اور حکمت والا ہے۔اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو ساری عمر بُرے کام کرتے رہے یہاں تک کہ جب اُن میں سے کسی کی موت آ موجود ہو تو اُس وقت کہنے لگے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور نہ اُن کی توبہ قبول ہوتی ہے جو کفر کی حالت میں مریں ایسے لوگوں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے کفار، منافقین اور گناہ کی راہ پر گامزن لوگوں کے لیے واضح تنبیہ ہے اور اگر کسی شخص میں ذرہ برابر بھی خیر باقی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

کیا اب بھی تمہارے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ تم اپنے ان گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع کر لو اور اُس کی جناب میں توبہ کرو! توبہ کا دروازہ ہر شخص کے لیے تب تک کھلا ہے جب تک اس کی سانسیں باقی ہیں، لیکن اگر کسی شخص نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر خسارے کی جنگ کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو اسے بھی جان لینا چاہیے کہ موت تو بہرحال اسے بھی آنی ہی ہے......! اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ اللہ، اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کے خلاف جنگ کرنے والوں کو موت یک دم ہی آ لیتی ہے۔لہٰذا توبہ کر لو اس سے پہلے کہ جان حلق تک آ پہنچے......اور پھر ندامت اور توبہ کی خواہش تمہارے کسی کام نہ آئے۔

والحمد لله رب العالمين

☆☆☆☆☆

30 اکتوبر: صوبہ غزنی......ضلع شلگر......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک رینجرز گاڑی تباہ......4 اہل کار ہلاک اور 2 زخمی

یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

امریکی کیکر پر محبت اور دوستی کی نرم و نازک انگور کی بیل انگور کی بیٹی کے عاشق نے چڑھائی تھی، نتیجتاً آج پاکستان کا ہر خوشہ زخمایا پڑا ہے۔

ہم روزِ اول سے نیچوں کی آشنائی سے منع کرتے رہے۔ قرآن کے پہلے صفحے کی آخری آیات ۳۲ مرتبہ ایک دن میں (نمازی) دہراتے ہیں۔ اللہ نے مغضوب اور ضالین کے اس مجموعے سے بچنے کی دعا مانگنی سکھائی تھی۔ اب جو زخم زخم، چیتھڑا چیتھڑا، لہولہو ہوئے پڑے ہیں تو عجب کیا ہے۔

ڈرون حملے؟ اتنے بڑے ڈرون کہ آسان ہوگئے۔ وہ مدارس پر گرتے ہیں، غریب قبائلیوں پر گرتے ہیں، ہائی فائی سکولوں یا ڈیفنس پر تو گرتے نہیں جو مسئلہ ہوتا لہٰذا ہم منہ پھیر لیتے ہیں۔

اس پر ہم نے بے حیائی کو پہنچی ہوئی لکڑ ہضم پتھر ہضم ڈھٹائی دکھائی بلکہ ان سے تعاون کیا ہے تو وہ سیکڑوں میں برسے ہیں۔ تاہم اس وقت بہت بڑا خوفناک، المناک، شرمناک، ہولناک سانحہ مسجد تعلیم القرآن کا ہے۔ اب ہمیں دجالی جنگ کے اتحادیوں نے شام کا ذائقہ چکھایا ہے۔ شام کے تمام درندگی کے مظاہر یکا یک ایک مسجد پر مدرسے اور مارکیٹ پر کئی ڈرونوں سے بڑھ کر خون آشامی دکھا کر غائب ہوگئے۔ تم قتل کرو ہو کہ کرامات کرو ہو۔ خنجر کے داغ، دامن کی چھینٹ دُھلنے کے پیشگی انتظام موجود تھے۔ شہر میں کرفیو، میڈیا پر خود اختیاری کرفیو! دس گیارہ لوگوں کی شہادت پر کرفیو کی کیا ضرورت؟ جو چپ رہے گی زبان خنجر، لہو پکارے گا آستیں کا۔ ہسپتال کا عملہ، چشم دید گواہ، گنجان آبادی، جلی ہوئی ۲۰۰ دوکانوں کے متاثرین، سوشل میڈیا پر حقائق، کیا کیا چھپائیں گے؟

وزیراعظم نجانے کیوں صرف لاؤڈ سپیکروں پر الزام دھرتے رہے۔ کرفیو لگا کر بہ عجلت لاشیں ادھر ادھر بجھوانے نے بھی شکوک و شبہات کو جنم دیا۔ ''ذمہ داری'' کا مظاہرہ علما کی طرف سے ہوا کہ انہوں نے لال مسجد سے مماثل سانحے پر چپ سادھ لی، خاموش ہوگئے۔ پی گئے! ملالہ کی رائی کا پہاڑ بنانے والا میڈیا، جو اس کے لیے ہفتہ بھر بین کرتا، آگ بھڑکاتا، اشتعال دلاتا، شعلہ زبان و بیان سے اگلتا رہا۔ دو دن 'ذمہ دارانہ' رویے کے نام پر برپا شدہ قیامت پر اندھا، بہرا، گونگا بن گیا؟

بشارالاسد، حزب الشیطان کے جتھوں نے شامی مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ کیا بس وہی سب کچھ بلا بن کر معصوم بچوں، چند میسر خواتین اور بچیوں، نمازیوں پر سے گزر گیا۔ (حکومت توجہ ہٹانے کو مشرف کیس یکا یک لے آئی!) میڈیا کی دھواں دھاریت، بریکنگ نیوز کی گھن گرج، ٹھا......ڈز، فشوں اس سانحے پر سناٹے میں بدل گئی؟ دو گروہوں کے تصادم کی تکرار رہی۔ نہتے نمازیوں اور بچوں پر وحشیانہ حملہ دو گروہوں میں تصادم کے عنوان سے پیش کیا جاتا رہا۔

میڈیا اپنے مخصوص، جانب دارانہ رویوں سے اعتبار کھو رہا ہے۔ اسی لیے لوگ سوشل میڈیا کا سہارا لے رہے ہیں۔ فرقہ واریت کے نام پر حقائق چھپائے نہیں جا سکتے۔ یہ پلاننگ نہایت منظم اور موثر تھی۔ چند کلومیٹر پر فوجی ہیڈ کوارٹر پورے لاؤ لشکر سمیت ہو۔ دارالحکومت، پارلیمنٹ، قصرِ صدارت و وزارتِ عظمیٰ کی ناک کے نیچے، پولیس، فوج، رینجرز، ایلیٹ فورس، دہشت گردی کے خلاف منظم کردہ نت نئے جتھے سب بت بنے رہ جائیں۔ ۵ گھنٹے سیکورٹی نہ ہو؟

کیا ہماری ڈوبتی معیشت اس کی متحمل ہوسکتی ہے کہ مذہبی رسومات کے نام پر ملک بھر کو سال میں کئی مرتبہ، کئی دن معطل کر کے رکھ دیا جائے۔ عوام دم سادھے سراسیمہ ان چند دنوں میں اپنی اور املاک کی حفاظت کے لیے متردد رہیں۔ سڑکیں، کاروبارِ زندگی، امتحانات معطل، پوری سیکورٹی انتظامی مشینری بمع ہیلی کاپٹروں کے ناقابلِ برداشت اخراجات اور اکھاڑ پچھاڑ سے ہو گزرے؟

رہا مجرموں کو کیفرِ کردار تک پہنچانا تو حکومتوں کے دعوے، وعدے ہوا ہو جانے کی شہرت رکھتے ہیں۔ اب یہ ناگزیر ہے کہ حکومت مضبوط فیصلہ کرے اور ان تمام رسومات کو اپنی عبادت گاہوں کے احاطوں میں محدود کرے۔ پوری قوم کی سلامتی، معیشت اور امن و سکون کو یرغمال بنانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کیا ظلم ہے کہ ملک میں کئی مقامات پر (بمع ماڈل ٹاؤن لاہور) سیکورٹی کے نام پر لوگوں کو نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لیے مسجد تک رسائی نہ دی گئی۔ اس ہولناکی سے دھیان بٹانے کو ڈرون حملے بڑھتے بڑھتے اب خیبر پختونخوا تک آپہنچے۔ یہ حملہ ٹل میں کوہاٹ ایئر بیس سے چند سیکنڈ کے فضائی فاصلے پر ہوا ہے۔ دو دن سے منڈلاتے ڈرونز کے لیے ایبٹ آباد ہی کی طرح ہمارے راڈار اندھے بہرے رہے۔ اب ایف آئی آر کاٹی گئی ہے نامعلوم افراد کے نام! نامعلوم؟ اخباری رپورٹیں بتا چکی ہیں کہ فہرست (نشانوں کی) براہ راست اوباما پاس کرتا ہے۔ لہٰذا ایک نام تو معلوم ہے۔ دیگر مقامی ایجنٹ جن کے بغیر یہ حملہ ممکن ہی نہیں، وہ پتہ کروا لیجیے۔ ایف آئی آر مکمل ہے!

(بقیہ صفحہ ۶۵ پر)

30 اکتوبر: صوبہ لوگر......صدر مقام پل عالم......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک امریکی ٹینک تباہ......6 امریکی فوجی ہلاک

جہادِ شام......امت کے مستقبل کی نشان دہی کر رہا ہے

عبیدالرحمٰن زبیر

حسن نصر اللہ اور شامی حکومت کا اعترافِ شکست:

کم وبیش ۳ سال ہونے کو آئے کہ سرزمین شام کے مسلمانوں کا قتل عام کرنے والا قصائی اُن کے حلقوم کاٹنے اور جسم ادھیڑنے کے لیے اپنے تمام تیر ونشتر آزما رہا ہے......ابتدائی ایام میں نہتے مظاہرین پر گولیوں کی بوچھاڑ، پھر جہادی مجموعات کے منظّم ہونے پر فضائی بم باریاں اور بھاری توپ خانے کی گولہ باریاں، عامۃ المسلمین کی آبادیوں پر بارود کی وحشیانہ بارش اور پھر اپنے اسلحہ خانے کا مہلک ترین ہتھیار یعنی کیمیائی میزائلوں کے ذریعے مسلمانوں کی بستیوں کے ساکنوں کو سسکا سسکا کر موت کے منہ میں دھکیل دینے کے انسانیت سوز جرائم......ان سب کے باوجود اب بشار قصائی اور اُس کی اتحادی رافضی جماعت حزب الشیطان ہاتھ کھڑے کر رہی ہے کہ ''ہم فتح سے ہم کنار نہیں ہوسکتے''......

۲۰ ستمبر کو شام کے نائب وزیر اعظم قدری جمیل نے بیان دیا کہ ''بشار حکومت باغیوں سے جنگ جیتنے کی پوزیشن میں نہیں، اس لیے جنیوا معاہدے میں مجوزہ امن مذاکرات کو وقوع پذیر ہونے کے لیے جنگ بندی کرسکتی ہے......خانہ جنگی سے شامی معیشت کو ایک سو ارب ڈالر کا نقصان پہنچ چکا ہے''۔

اسی طرح لبنان میں موجود ایرانی شیعی ملیشیا حزب الشیطان نے چند ماہ پہلے القصیر شہر کی بستیوں کو ویران کرنے کے بعد ''فتح'' کا پرچم لہرایا تو اُس کا سربراہ حسن نصر الشیطان یہ دعوی کرتا دکھائی دیا کہ ''ہم دہشت گردوں اور تکفیریوں (مجاہدین) کو شکست دیکر ان کو ختم کرنے کی طاقت رکھتے ہیں''......لیکن عارضی کامیابی پر پھولے نہ سما کر آپے سے باہر ہونے والے اس شیطان کا نشہ اس وقت ہرن ہوا جب مجاہدین نے ہر محاذ اور ہر معرکہ میں حزب الشیطان کے سپاہیوں کو اللہ تعالیٰ کی مدد و تائید سے قرار واقعی سزا دی۔۔اب حسن نصر الشیطان ''جنیوا جنیوا'' کرتا ذلت و عار سے اپنی شکست کا اعلان کر رہا ہے......اُس نے اپنی ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ''میدان جنگ کے حالات دیکھنے کے بعد شام میں لڑائی سے جنگ جیتنا ناممکن ہے۔اب شام کے مسئلہ کا حل صرف یہ رہ گیا ہے کہ جنیوا میں شام کے حوالے سے ہونے والی عالمی (کفری طاقتوں) کانفرنس کی حمایت کی جائے اور اس میں بغیر کسی شرائط کے بشار اسد کے مخالفین سے بات چیت کر کے سیاسی طور پر مسئلہ کا حل نکالا جائے۔فوجی طاقت اور جنگ کے ذریعے شام کے بحران پر قابو پانا ناممکن ہے''۔

روافض کے سرداروں کا قتل:

مجاہدین نے پچھلے چند ہفتوں میں بشار کی فوج کے اہم کمانڈروں، ایرانی فوج کے اعلیٰ فوجی افسروں اور حزب الشیطان کے صف اول کے کارندوں کو جہنّم واصل کیا ہے......۱۸ اکتوبر کو مشرقی صوبے دیر الزور میں ملٹری انٹیلی جنس کا سربراہ جنرل جمیع بم دھماکے میں مردار ہوا۔ ۴ نومبر کو ایرانی پاسداران انقلاب کا جنرل محمد جمالی باقلعۃ دمشق میں مجاہدین کے ہاتھوں اپنے انجام بد کو پہنچا۔ ۷ انومبر کو دمشق کے شمال مشرقی علاقے مصراتہ میں قائم فوجی اڈے میں بم دھماکے کے نتیجے میں شامی فوج کے چار اعلیٰ افسران سمیت ۳۱ فوجی ہلاک ہوئے۔ہلاک شدگان میں تین جنرل اور ایک بریگیڈیئر بھی شامل تھا...... ۲۴ نومبر کو مشرقی غوطہ میں حزب الشیطان کا کمانڈر علی اسکندر مجاہدین کے ہاتھوں جہنّم واصل ہوا...... ۲۹ نومبر مجاہدین نے دمشق، غوطہ شرقیہ کے معرکے میں حزب اللہ کے مشہور کمانڈر شرف الدین (جس کو نصر اللہ ثانی بھی کہا جاتا تھا) کو واصل جہنم کیا۔

اہل ایمان کی آزمائشیں:

شام میں ہر برپا جنگ کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد کے عجیب واقعات ظہور پذیر ہو رہے ہیں......لیکن اللہ تعالیٰ کی جانب سے نزول نصرت کی شرائط بھی اہل شام نے کما حقہ پوری کی ہیں...... یہ اللہ تعالیٰ ہی کی معیت اور اُسی کا عطا کردہ صبر و استقامت ہے کہ شامی مسلمان بدترین حالات اور کٹھن ترین آزمائشوں کو بھی جھیلتے چلے گئے اور اعدائے دین کے مقابلے میں صبر و مصابرت کی لازوال تاریخ رقم کی......اہل ایمان نے بہت چڑ کے بھی سہے ہیں اور بھوک و افلاس کی آزمائش سے بھی گزر رہے ہیں......غذائی اشیا اور اجناس کے قحط کا یہ عالم ہے کہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر علمانے کتے، بلی اور گدھوں تک کے گوشت کو کھانے کا فتویٰ دیا تھا......شام کے شہروں میں قائم پارکوں کی گھاس اور درختوں کے پتوں تک غائب ہو چکے ہیں......جنھیں اہل ایمان نے بھوک مٹانے کے لیے استعمال کرلیا ہے......فاقوں کو ختم کرنے کے لیے اب گھاس پھوس بھی نایاب ہوگئی ہے......کئی علاقوں میں فاقہ زدہ لوگ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر زندگی کی آخری سانسیں لے رہے ہیں......

مجاھدین کی کامیاب عسکری کارروائیوں کی جھلک:

اللہ کی رحمت ہو ان مسلمانوں پر کہ جو قدم قدم پر موت کا سامنا کر رہے ہیں، شامی فوج کی سفاکانہ بم باریوں کے نیچے بیٹھے ہیں، بھوک و پیاس کے بے حال اور نڈھال جسم لیے ہر محاذ اور ہر میدان میں مجاہدین کے ہمراہ دعاؤں اور عملی تعاون کے ساتھ برسرِ پیکار ہیں......یہی قربانیاں، جانفشانیاں اور اخلاص و وفا پرکھ کر اُن کا رب اُنہیں اپنی

30 اکتوبر: صوبہ غزنی.........ضلع گیرو میں.........مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپ.........5 فوجی ہلاک.........متعدد زخمی

مدد ونصرت سے نواز رہا ہے اور میدان میں اُن کے نشانہ ٹھیک ٹھیک ہدف پر بٹھا رہا ہے۔

گذشتہ چند ہفتوں کے دوران میں شام بھر میں مجاہدین نے شامی فوج، حزب الشیطان کے درندوں، ایرانی روافض کے جتھوں، روس کے تربیت یافتہ سپاہیوں اور چین و کوریا کے فوجیوں پر پے در پے حملے کر کے اُنہیں شدید جانی و مالی نقصان سے دوچار کیا ہے۔ ان حملوں میں سے چند ایک کا تذکرہ اس طرح ہے

۸ نومبر کو ریف حلب کے علاقے تل عرن کی طرف بڑھنے کی کوشش میں ۳۰ اسدی فوجی مردار ہوئے۔ ۱۰ نومبر کو حلب میں ''السہم الاحمر'' نامی ایک فوجی ٹرک کو میزائیل کا نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں اس میں سوار تقریباً ۲۰ فوجی مارے گئے۔ ۱۱ نومبر کو دیرالزور شہر میں مجاہدین نے ایک ٹرک پکڑا ہے جو شراب سے بھرا ہوا تھا، ٹرک کے ڈرائیور نے اعتراف کیا ہے کے وہ یہ شراب جورۃ اور القصور میں موجود اسدی فوجیوں کے لیے لے کر جا رہا تھا۔ ۱۳ نومبر کو حلب کے علاقے المواصلات مرکز کے ارد گرد جھڑپوں کے دوران ۲۰ شبیحہ مردار ہوئے۔ ۱۳ نومبر کو صوبہ ریف حمص کے صدد شہر میں مجاہدین کے ایک حملے ۱۸ شبیحہ مردار۔ ۱۴ نومبر حلب شہر میں بریگیڈ ۸۰ میں جھڑپوں کے نتیجے میں مردار فوجیوں کی تعداد ۱۰۰ سے تجاوز کر گئی۔ ۱۴ نومبر کو جنوبی ریف حلب کے قریب مجاہدین نے ایک میگ طیارا مار گرایا۔ ۱۶ نومبر کو رقہ شہر میں مجاہدین نے میں ایک میگ طیارا مار گرایا، اس جہاز میں تین پائلیٹ سوار تھے جو مردار ہو گئے۔ ۱۶ نومبر کو حلب انٹرنیشنل ائیر پورٹ کے رن وے پر کھڑے ۵ جنگی جہاز مجاہدین نے تباہ کر دیے۔ ۱۷ نومبر کو دمشق کے علاقے برزہ میں مجاہدین نے ایک میگ طیارا کو مار گرایا۔ ۱۷ نومبر کو حلب میں نیرب ائیر پورٹ پر مجاہدین نے ایک میگ طیارا مار گرایا۔ ۱۸ نومبر کو حلب کے علاقے تل عرن میں ایک اسدی فوجی مرکز پر مجاہدین کے حملے میں ۲۰ اسدی فوجی مارے گئے۔ ۱۹ نومبر کو لبنان کے دارالحکومت بیروت میں ایرانی سفارت خانہ پر استشہادی حملے میں ۲۱ ایرانی اہل کار ہلاک اور سیکڑوں زخمی ہوئے۔ ۲۰ نومبر کو نبک شہر میں مجاہدین کی طرف سے دو فدائی حملے کیے گئے ہیں ایک فوجی سیکورٹی مرکز پر اور دوسرا الجلاب چوکی پر کیا گیا، ان فدائی حملوں کے نتیجے میں سیکڑوں فوجی مردار ہوئے۔ ۲۴ نومبر کو حماہ شہر اسدی فوج کے ایک مرکز پر استشہادی حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں ۶۰ فوجی مردار ہوئے۔ ۲۵ نومبر کو القلمون کے نبک شہر میں مجاہدین نے ایک میگ طیارا مار گرایا ہے۔ ۲۸ نومبر کو بانیاس میں مسلمانوں کا قتل عام کرنے والا اسدی فوجی افسر علی شدود مجاہدین کے ہاتھوں مشرقی غوطہ میں مارا گیا۔ ۳۰ نومبر کو مشرقی غوطہ کے محاذ سے یہ خبریں تسلسل سے آئیں کہ وہاں مجاہدین اور کفار کے درمیان شدید جھڑپیں جاری ہیں، ان جھڑپوں کے دوران میں مرداروں کی تعداد کچھ یوں ہے...... حزب الشیطان کے ۲۵۰، روس کے ۱۵۰، کوریا کے ۳ اور چین کے ۸۰ جنگ جو مجاہدین کے ہاتھوں اپنے انجام بد کو پہنچے۔

مجاهدین کا اتحاد:

شام کے جہاد میں شریک مختلف جہادی تنظیموں اور مجموعات کے مابین اتحاد و اتفاق کی فضا معرکہ آرائی کے دوران میں بھی دیکھنے میں آتی ہے اور فتوحات کے بعد وسیع علاقوں کے انتظام و انصرام کے معاملات نبھانے میں بھی نظر آتی ہے...... کفار اور اُن کے حواری ہمہ وقت اس کوشش میں مصروف رہتے ہیں کہ دنیا بھر میں اُن کا ناطقہ بند کر دینے والے مجاہدین میں انتشار و افتراق کی فضا کو پیدا کیا جائے اور ایسا پروپیگنڈا منظّم طریقہ سے عام کیا جائے کہ ہر جگہ اور ہر محاذ پر مجاہدین باہم دست و گریبان ہیں اور ان کا کوئی مستقبل نہیں......لیکن اللہ تعالیٰ نے تو اپنی راہ میں نکلنے والوں کے تمام معاملات کی درستی کا ذمہ خود لیا ہے......لہٰذا کفر' مجاہدین کے مابین نزاع و اختلاف کا جس قدر جھوٹ گھڑتا ہے مجاہدین اُسی قدر باہمی اتفاق و اتحاد اور محبت والفت کے مظاہر کو عام کرتے نظر آتے ہیں......شام میں بھی ۲۲ نومبر کو سات جہادی تنظیموں نے باہمی اتحاد کا اعلان کر کے 'جبھۃ الاسلامیۃ' کی تشکیل کی......ان سات جماعتوں میں لواء التوحید، حرکۃ احرار الشام الاسلامیۃ، جیش الاسلام، صقور الشام، لواء الحق، انصار الشام اور کرد اسلامک فرنٹ شامل ہیں۔ شیخ احمد عیسیٰ کو اس نئے اتحاد کی مجلس شوریٰ کا صدر مقرر کیا گیا جو کہ صقور الشام نامی کے امیر تھے۔ احمد زیدان امیر لواء التوحید نائب صدر مقرر ہوئے ہیں۔ عسکری شعبہ کے صدر زہران علوش ہیں جو کہ جیش الاسلامی کے سربراہ تھے۔ سیاسی شعبہ کے سربراہ حسان عبود ہیں جو احرار الشام کے قائد تھے۔ جبھۃ کے سربراہ عمومی لواء الحق کے ابو راتب حمصی ہیں۔ حرکۃ احرار الشام کے ابوالعباس جبھۃ کے شرعی معاملات کے مسئول ہیں۔

دنیا بھر کے مهاجرین کی شهادت:

افغانستان اور عراق کے بعد شامی محاذ کو بھی یہ سعادت حاصل ہوئی ہے کہ یہاں مشرق و مغرب سے امت توحید کے فرزند اپنی امت کے دفاع کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں اور روافض کی بیخ کنی کے لیے معرکہ آرائی میں مصروف ہیں۔ ان سعید و پاک باز افراد میں سے بہت سے ایسے ہیں جو اپنی منزل مراد یعنی شہادت فی سبیل اللہ کے مرتبہ کو پا گئے ہیں۔ ان میں عربی بھی ہیں اور انڈونیشی بھی، شیشانی بھی ہیں اور جرمن بھی، امریکی بھی ہیں اور برطانوی بھی، فرانسیسی بھی ہیں اور بوسنیائی بھی، پاکستانی بھی ہیں اور ترک بھی...... غرض ہر قوم، قبیلہ اور خطے کے امتی شامی سرزمین پر پہنچ کر روافض کے خلاف برسرِ پیکار اور اپنی دلی مرادوں کے برآنے کے منتظر ہیں......

امریکہ سے تعلّق رکھنے والے ابو دجانہ ۲۷ نومبر کو صوبہ حماہ کے شہر لحمراء کی فتح کے معرکے میں شہید ہوئے......سپین سے ہجرت کر کے فرض عین کی تکمیل کے لیے شام میں آئے راشد وہبی نے النیرب ملٹری بیس پر فدائی حملہ کر کے درجنوں روافض کو جہنّم واصل کیا۔ ۲۵ نومبر کو مشرقی غوطہ میں برطانوی مجاہد ابونصیبہ شہادت کے مرتبہ پر فائز

30 اکتوبر: صوبہ زابل......صفا شہر......افغان فوجی قافلے پر مجاہدین کا حملہ......3 گاڑیاں تباہ......5 اہل کار ہلاک

ہوئے......۲۳ نومبر کو جرمنی سے تعلّق رکھنے والے نومسلم مجاہد ابوطلحہ المانی شہید ہوگئے۔آپ قبولیت اسلام سے پہلے جرمنی کے مشہور سنگر اور پاپ سٹار تھے......رب کریم کی رحمت اور کرم سے آپ کفر کی ظلمتوں سے نکل اسلام کے اجیالوں میں آئے ، جہاد و قتال کے روشن نبوی رستے پر اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے گامزن ہوئے اور شام میں اپنے فرض کی ادائیگی کرتے ہوئے رب کے حضور حاضر ہوگئے...... پاکستان کے صوبہ سرحد سے تعلّق رکھنے والے عدنان خان ۲۸ نومبر کو حلب میں بشار وصائی کی فوجوں سے مقابلے کے دوران میں جام شہادت نوش کر گئے......مغربی لندن سے تعلّق رکھنے والے محمد الراج' جو مکینیکل انجینئر تھے' بھی دمشق میں شہید ہوئے......تیونس کے مجاہد ابوقدامہ ۲۱ نومبر کو حلب میں شہید ہوئے......انڈونیشیا کے ابومحمد ۲۴ نومبر کو حلب میں شہید ہوئے۔لیبیا کے علی العلیقی ۱۴ جنوری کو حلب میں شہید ہوئے......فرانس کے مجاہد احمد عدنان ۲۰ فروری کو شہید ہوئے......رومانیہ کے ابومحمد ۵ مارچ کو دمشق میں شہید ہوئے......

یہ چند ایک مثالیں ہیں اُن پاکیزہ صفت مجاہدین کی جنہوں نے دنیا کے مختلف خطوں سے ہجرت کی اور شام پہنچے، اپنے دین کی نصرت کے فریضہ کی ادائیگی میں محاذوں کو گرم کر کے کفار کے سینوں کو جلایا اور اہل ایمان کے دلوں کو فرحت و ٹھنڈک پہنچانے کے واسطے اپنی جانوں کو کھپایا......تمام کفری عالمی ذرائع ابلاغ چیخ رہے ہیں کہ شام ''شدت پسندوں'' کی جنت بنتا جا رہا ہے...... بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق برطانیہ کے کے ۳۰۰،فرانس کے ۴۰۰،بلجیئم کے ۳۰۰،سپین کے ۹۵،ڈنمارک کے ۶۵،بوسنیا کے ۶۰،آسٹریا کے ۷۵،نیدرلینڈ کے ۱۰۰،اٹلی کے ۴۵،سویڈن کے ۴۰ اور ناروے کے بھی ۴۰ مسلمان شام میں ''دہشت گردوں'' کے ہمراہ شامی فوج کے خلاف کارروائیوں میں مصروف ہیں...... مستقبل میں سامنے نظر آتے حالات کفر کے سرداروں کے لیے بدحواسی اور بوکھلاہٹ کا سبب بن رہے ہیں......بی بی سی کی اسی رپورٹ میں اسی حواس باختگی اور اضطراب کو صاف دیکھا جا سکتا ہے......اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ :

> ''شام کی لڑائی طول پکڑتی جا رہی ہے اور اس کا مستقبل قریب میں ختم ہونے کا امکان بھی نظر نہیں آ رہا۔شام میں ایک اندازے کے مطابق اس وقت ۱۶۰۰ سے ۲۰۰۰ غیر ملکی جنگ جو موجود ہیں۔یہ جنگ جو دو طاقتور گروہوں کے ساتھ منسلک ہیں؛ جبہۃ النصرہ اور دولتِ اسلامیہ فی العراق والشام اور ان دونوں گروہوں کا تعلّق القاعدہ سے ہے۔شام میں صدر بشار الاسد کے خلاف برسرِ پیکار جہادیوں کا خیال ہے کہ مغربی ممالک اس لیے شامی حکومت کے خلاف کارروائی نہیں کر رہی کیونکہ بشار الاسد کو حکومت میں رہنے کا کوئی خفیہ معاہدہ ہو چکا ہے۔انسدادِ دہشت گردی کے ایک ماہر نے متنبہ کیا ہے ہمیں پریشانی یہ ہے کہ شام میں موجود شدت پسند تنظیموں کی توجہ یورپ کی جانب نہ ہو جائے۔جو کوئی بھی شام جاتا ہے اور تجربہ حاصل کر کے واپس آتا ہے وہ ہمارے ملک میں شدت پسند نیٹ ورک نہ شروع کر دے''۔

کفر کے خوف کی اصل وجہ:

کفر کی یہ طاقتیں خوف زدہ ہیں کہ امت مسلمہ میں جہادی بے داری پیدا ہو چکی ہے......دشمنانِ اسلام کی تمام سازشوں کے علی الرغم امت مسلمہ اپنے دین،عزت،حرمت، عصمت اور زمینوں کے دفاع کے لیے ہر خطے میں میدانِ کارزار سجا رہی ہے......شام کی سرزمین کی اہمیّت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ اس مبارک سرزمین کے حوالے سے ناطق وحی صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش خبریاں اور بشارتیں ارشاد فرمائی ہیں......یہی وجہ ہے کہ کفر اس محاذ کے حوالے سے بہت زیادہ حساس بھی ہے اور خبردار بھی......امریکی جریدے' ٹائمز میگزین' نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ'' القاعدہ شام میں اسلامی طرز کا خلیفہ بنانا چاہتی ہے، مجوزہ نظام کے تحت دہشت گردی کے نیٹ ورک کی مزاحمت یا مخالفت کرنے والوں کو گرفتار کر لیا جائے گا اور سکولوں اور عدالتوں کی تنظیم نو کی جائے گی۔القاعدہ کے شدت پسند مقامی لوگوں میں مفت خوراک اور پٹرول تقسیم کرتے ہیں، سڑکوں کی صفائی کرنے والوں کو تنخواہوں کی ادائیگی بھی کی جا رہی اور تنظیم اب شام کے مختلف علاقوں میں اپنی گفت مضبوط کرنے کی کوشش کر رہی ہے''۔معروف عرب صحافی عبدالباری عطوان نے اپنے تجزیے میں مستقبل کی نقشہ گری کرتے کہا کہ'' القاعدہ کل شام میں تھی، آج لبنان میں ہے، کل کو اردن میں ہوگی اور پھر یہ یقینی طور پر اسرائیل پہنچ جائے گی، کوئی بھی محفوظ نہیں''۔

یہ فرقہ ورانہ لڑائی نہیں ، کفروارتداد سے جہادہے:

کفر اور اُس کے منصوبہ ساز رافضی فتنہ کے خلاف امت اسلام کے بیٹوں کی بھڑکائی اس جنگ کی اصل سے بخوبی واقف ہیں اسی لیے وہ اسے براہ راست اپنے لیے خطرہ قرار دے رہے ہیں اور احیائے خلافت کے سنگ میل کی حیثیت سے اسے دیکھ رہے ہیں......لیکن ہمارے ہاں کے مذہبی اور انقلابی دانش وروں کے نزدیک یہ محض' فرقہ ورانہ' لڑائی ہی ہے......لیکن اب جب کہ رافضیت اور اسلام کے مابین جنگ پوری طرح کھُل کر شروع ہو چکی ہے تو اس حقیقت سے انکار ممکن ہی نہیں کہ اس وقت امت کے صرف ایک محاذ افغانستان پر امریکہ ہم سے نبرد آزما ہے اور امت کے چار محاذوں پر رافضی ہم پر ظلم و ستم کا مظاہرہ کر رہا ہے۔شام، لبنان،عراق اور یمن۔یمن میں حوثی شیعہ امت پر حملہ آور ہیں۔گو کہ اس رافضی فتنے کو مغرب کی پوری مدد حاصل ہے لیکن یہ اس کا ہراول دستہ ہے اس کی شکست مسلم سرزمینوں پر مغربی تسلط کو ۷۵ فی صد ختم کر دے گی...... یہاں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے اس محاذ کی اہمیّت کا! جو لوگ اس محاذ کو فرقہ وارانہ لڑائی سمجھتے ہیں ان کی اس فکر سے باہر آ جائیے کہ امت کا فیصلہ اسی محاذ پر ہوگا!!!

☆☆☆☆☆

31 اکتوبر: صوبہ پکتیکا......ضلع اورغون......مجاہدین کا ایک بڑے افغان فوجی مرکز پر حملہ......19 افغان فوجی اہل کار ہلاک

شہید کماندان الیاس کشمیری رحمہ اللہ

عبید اللہ غازی

انڈین جیل توڑ کر فرار ہونے والے شہید الیاس کشمیری رحمہ اللہ کوئی معمولی شخص نہ تھے۔ کشمیر اور افغان جہاد سے وابستہ ہزاروں مجاہدین کے نزدیک الیاس کشمیری رحمہ اللہ انتہائی سچّے اور کھرے کردار کے مجاہد تھے، جنہوں روس کے خلاف افغان جہاد میں، ہنود کے خلاف جہادِ کشمیر میں اور موجودہ طاغوتِ اکبر کے خلاف جاری جہاد میں بے پایاں قربانیاں دیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں شہید کماندان الیاس کشمیری رحمہ اللہ پر۔

بیالیس سالہ شہید الیاس کشمیری رحمہ اللہ کا تعلّق آزاد کشمیر کے علاقے کوٹلی سے تھا۔ آپ عسکری امور میں اپنے دور کے چوٹی کے استاد تھے اور چھاپہ مار جنگ کے ماہر کمانڈر تھے۔ روسی حملہ آوروں کے خلاف جہاد کے دوران میں ہی آپ نے اپنی ایک آنکھ کا نذرانہ رب کے دربار میں پیش کیا، لیکن مجال ہے جو اس مردِ مجاہد و متمنی شہادت کے پائے استقلال میں ذرا برابر بھی کبھی کمی آئی ہو یا آپ کا حوصلہ پست ہوا ہو۔ آپ ہر دم، ہر پل شہادت کے متلاشی رہتے تھے۔

افغان جہاد میں روسی شکست کے بعد شہید الیاس کشمیری رحمہ اللہ جیسے سیکڑوں مجاہدین، جہاد اور شہادت کی تڑپ لیے۔ کشمیر کے مظلوم عوام کو پنجہ ہنود سے آزاد کروانے کے لیے مقبوضہ وادی کشمیر کی طرف جوق در جوق رُخ کرنے لگے۔ شہید الیاس کشمیری رحمہ اللہ چونکہ اہم تربیت یافتہ کمانڈر تھے اور اسی لیے سیکورٹی اسٹیبلشمنٹ نے الیاس کشمیری رحمہ اللہ کو آزاد چھوڑنا مناسب نہ سمجھا اور آپ کو کشمیریوں کی مدد کے لیے کہا۔ جہاد سے بے پناہ محبت کی بدولت آپ نے اس جہادی تحریک میں شمولیت اختیار کرنے میں ذرا برابر بھی تردد سے کام نہ لیا، ۱۹۹۱ء میں آپ نے حرکت الجہاد الاسلامی کے کشمیر سیٹ اپ میں شمولیت اختیار کر لی لیکن چند برسوں بعد اسٹیبلشمنٹ کے اثر ورسوخ سے تنگ آ گئے اور اس گروپ سے الگ ہو گئے۔ اسٹیبلشمنٹ کے اثر ورسوخ سے بالاتر ہو کر الیاس کشمیری رحمہ اللہ نے حرکت الجہاد الاسلامی کے ۳۱۳ بریگیڈ کی بنیاد رکھی جس نے چند ہی ماہ میں اس قدر جارحانہ کارروائیاں کیں کہ انڈین آرمی اس کے نام سے لرز اٹھتی تھی۔ اکثر کارروائیوں میں آپ خود شہادت کی تمنا لیے شریک ہوتے تھے یہ آپ کی وہ امتیازی شان تھی جس کی وجہ سے اپنے ساتھیوں میں آپ نے ایک خاص مقام پیدا کر لیا تھا۔

ایک مرتبہ آپ کو بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں آپ کے ایک ساتھی نصر اللہ منصور لنگڑیال، جو ابھی سال پہلے ہی رہا ہو کر پاکستان پہنچے ہیں کے ہمراہ گرفتار کر لیا اور جیل میں ڈال دیا۔ آپ دو برس تک مختلف جیلوں میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے اور بالآخر ایک دن الیاس کشمیری رحمہ اللہ نصرتِ الٰہی کی بدولت جیل توڑنے میں کامیاب ہو گئے۔۔ بھارتی جیل سے فرار ہونے کے بعد الیاس کشمیری رحمہ اللہ ایک افسانوی کردار بن گئے۔ جہادِ کشمیر سے متعلّق سبھی ابلاغی لوزمے میں آپ کو ہیرو قرار دیا جانے لگا۔

۱۹۹۸ء میں بھارتی فوج نے سرحد پر حملہ کر کے آزاد کشمیر کے نہتے شہریوں کو شہید کرنا شروع کر دیا تو الیاس کشمیری رحمہ اللہ نے بھارتیوں پر پشت سے حملہ کرنے کے لیے منصوبہ بنایا اور آپ نے متعدد مرتبہ یہ کام سرانجام دیا جس سے مکار ہندوؤں کو کافی گہرے زخم لگے اور وہ اپنی حرکات سے باز آ گئے۔ فروری ۲۰۰۰ء کی ایک رات آزاد کشمیر میں لنجوٹ کے مقام پر بھارتی فوج کے خصوصی کمانڈو گروپ بلیک کیٹ نے ایک پاکستانی گاؤں پر حملہ کر دیا۔ بھارتی کمانڈوز نے ساری رات اس گاؤں میں گزاری اگلی صبح تین لڑکیوں کے گلے کاٹے اور ان کے سر اپنے ساتھ لے گئے۔ دو لڑکیوں کو بھی اغوا کر کے لے گئے۔ ۲۴ گھنٹے بعد ان لڑکیوں کے سر کاٹ کر پاکستانی فوجیوں کی جانب پھینک دیے۔

اللہ کا یہ شیر الیاس کشمیری رحمہ اللہ بھارتی فوج کی اس گھٹیا حرکت کا سن کر زخمی شیر کی مانند ہو گیا، اور آپ نے اس واقعے کا بدلہ لینے کا اعلان کر لیا۔ اگلے ہی دن ۲۶ فروری کو الیاس کشمیری رحمہ اللہ نے نکیال سیکٹر میں بھارتی فوج کے خلاف چھاپہ مار آپریشن کیا، ۳۱۳ بریگیڈ کے ۲۵ سرفروشوں کے ساتھ سر پر کفن باندھ کر لائن آف کنٹرول پار کر کے بھارتی فوج کے ایک بنکر کا محاصرہ کر لیا اور اس کے اندر گرنیڈ پھینکے۔ اپنے ایک ساتھی کی شہادت پر وہ ایک بھارتی فوجی کیپٹن کو زندہ حراست میں لینے میں کامیاب رہے جب کہ گائے کے سات پجاریوں کو واصل جہنّم کرنے میں کامیاب رہے۔ بعد ازیں اُس بھارتی فوجی کیپٹن کا سر مقتولوں کے ورثا کے سامنے کاٹا گیا۔ اس موقع پر آپ کے ساتھیوں نے تصاویر بھی بنائیں جو آپ کے ساتھیوں کے پاس اس واقعہ کی یادگار کے طور پر محفوظ رہیں، پھر یہ سر پاکستانی فوج کے حوالے کیا اور بعد ازاں یہ سر اس وقت کے فوجی سربراہ پرویز مشرف کو پیش کیا گیا۔ پرویز مشرف نے بہادری کے اس لاجواب مظاہرے کو سراہتے ہوئے الیاس کشمیری رحمہ اللہ کو نقد ایک لاکھ روپے بطور انعام دیا۔ بھارتی فوجی آفیسر کا سر اپنے ہاتھ میں لیے آپ کی تصاویر اس وقت کے بہت سے پاکستانی اخبارات میں شائع ہوئیں۔ الیاس کشمیری رحمہ اللہ یکا یک کشمیری مجاہدین میں بہت اہمیّت حاصل کر گئے۔ آپ کو ایک ہیرو کے طور پر جانا جانے لگا جنھوں نے غیر معمولی جرأت اور بہادری کا

یکم نومبر: صوبہ پکتیکا............ضلع برمل............افغان فوجی مرکز پر مجاہدین کا تعارض............5 افغان فوجی ہلاک اور 4 زخمی

مظاہرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے دلوں کو راحت عطا کی اور ان کا سر فخر سے بلند کر دیا تھا۔لیکن یہ مردِ مومن دنیا کے تمغوں سے بے نیاز رب کی رضا ہی کا متلاشی رہا۔اس واقعہ کے بعد ہی جامعہ محمدیہ اسلام آباد کے مولانا ظہور احمد علوی رحمہ اللہ نے بھارتی فوجی افسران کے سر قلم کرنے کے حق میں فتویٰ دیا۔

جہادِ کشمیر کا یہ خوددار مجاہد جلد ہی اپنے غداروں اور غیروں کی آنکھوں میں کھٹکنے لگا۔ آپ کی عسکری کاروائیاں اس حد تک آگے جا چکی تھیں کہ آپ نے بھارتی فوج سے ایک اہم عسکری نوعیت کا مقام حاصل کر لیا تھا۔جس پر آپ نے اپنا بیس کیمپ بنا رکھا تھا۔آپ کے زیرِ کنٹرول آزاد کشمیر کوٹلی میں بیس کیمپ دراصل ایک پہاڑی پر تھا جس کو مقامی زبان میں ریچھ پہاڑی کہا جاتا ہے، جب کہ مجاہدین اس کو باسکر پہاڑی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔یہ پہاڑی انڈیا سے مقابلے کے دوران چھینی گئی تھی یہ عسکری نوعیت کی سب سے اہم پہاڑی تھی جس پر مجاہدین نے کمیونیکیشن سسٹم نصب کر رکھا تھا جس کی بدولت مقبوضہ وادی میں موجود مجاہدین آزاد کشمیر کے مجاہدین سے مکمل رابطے میں رہتے تھے۔ناپاک فوج نے دوستی اور تعاون کے نام پر اس تنظیم کے داخلی معاملات پر اثر انداز ہونے کی کوشش شروع کی اس بات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان دنوں اس وقت کا کور کمانڈر راولپنڈی جنرل محمود احمد اکثر و بیشتر کوٹلی میں قائم الیاس کشمیری رحمہ اللہ کے تربیتی کیمپ کا دورہ کرتا تھا اور وہ بھارتی فوج کے خلاف اس گروپ کی عسکری کاروائیوں کی دل کھول کر (منافقانہ انداز میں) تعریف کرتا نظر آتا تھا۔یہ الیاس کشمیری رحمہ اللہ کے زمانۂ عروج کے واقعات ہیں۔لیکن کچھ ہی عرصہ بعد الیاس کشمیری رحمہ اللہ کو فوج کے اصل عزائم کا اندازہ ہوا اور یہ "دوستانہ" ختم ہو گیا، اس کے ساتھ ہی آپ کی آزمائش کے دن آئے بد قسمتی سے اس کی وجہ بھی ایک نام نہاد جہادی تنظیم بنی۔

ان ہی دنوں میں نائن الیون کا مبارک واقعہ ہوا۔اور اس کے بعد الیاس کشمیری رحمہ اللہ کو ہیرو سے دہشت گرد بنا دیا گیا۔فوجی اسٹیبلشمنٹ آپ کو گرفتار کرنے کے لیے پر تولنے لگی اور بالآخر پرویز مشرف نے آپ کو دہشت گرد اور آپ کے جہادی مجموعہ کو کالعدم قرار دے دیا...... یہ وہی مشرف تھا جس نے تقریباً دو سال پہلے آپ کی اور آپ کے مجموعہ کی تعریف کرتے ہوئے ایک لاکھ کا انعام دیا تھا۔آپ کو دسمبر ۲۰۰۳ء میں پرویز مشرف پر ہونے والے قاتلانہ حملے کا جھوٹا الزام لگا کر گرفتار کر لیا گیا۔واضح رہے کہ مشرف حملے کے وقت الیاس کشمیری رحمہ اللہ کنٹرول لائن عبور کر کے وادی میں داخل ہو چکے تھے جہاں آپ نے جموں کے علاقے ٹانڈہ میں حملہ کر کے کئی سینئر بھارتی فوجی عہدے داروں کو ہلاک کیا تھا۔پاکستان میں آئی ایس آئی کی جیل میں دوران قید آپ پر بے انتہا تشدد کیا جاتا رہا۔آپ نے جرمِ بیگناہی کی سزا ایک سال کاٹی بالآخر فوجی اسٹیبلشمنٹ آپ کے خلاف کوئی الزام ثابت نہیں کر سکی اور مجبُوراً آپ کو رہا کرنا پڑا۔لیکن دوبارہ آپ کو ۲۰۰۵ء میں بغیر کوئی جرم بتائے بغیر گرفتار کر لیا گیا، اور بدترین تشدد اور تذلیل کا نشانہ بنایا گیا جس پر سید صلاح الدین حزب المجاہدین کے سینئر رہنما یہ کہنے پر مجبُور ہو گیا کہ "پاکستانی اور بھارتی جیلوں میں کوئی فرق نہیں، یہ لوگ ہم پر بھروسہ نہیں کرتے کیونکہ ہم کشمیری ہیں"۔بالآخر ایک سال مزید قید رکھنے کے بعد آپ کو کشمیر کے جہادی گروپس کے دباؤ پر دوبارہ رہا کرنا پڑا۔پاکستانی فوج کے ہاتھوں گرفتاری اور تشدد نے الیاس کشمیری رحمہ اللہ کو اندر سے توڑ کر رکھ دیا اور آپ نے اپنے آپ کو کشمیری عسکریت پسندوں سے علیحدہ کر لیا اور چند عرصے کے لیے خاموش رہے۔

جولائی ۲۰۰۷ء میں لال مسجد کے آپریشن نے الیاس کشمیری کو مکمل طور پر تبدیل کر ڈالا اور آپ اپنی خاموشی توڑنے پر مجبُور ہو گئے۔بہنوں کے دفاع میں ہر وقت جان کی بازی لگا دینے والے شیر نے جب اپنی ہی ناپاک فوج کے مظالم دیکھے اور ان کے ہاتھوں شہید کی جانے والی بہنوں کی خبریں سنی تو آپ تڑپ کر رہ گئے۔بہنوں کی نفاذِ شریعت کی پکار نے آپ کے دل و دماغ کی حالت بدل کر رکھ دی۔آپ نے ناپاک فوج کے حد سے بڑھتے مظالم دیکھ لینے اور اس فوج کا اصل چہرہ عیاں ہونے کے بعد لال مسجد کی مظلوم بہنوں کی شہادت کا انتقام لینے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کلمے کی سربلندی کے لیے شمالی وزیرستان ہجرت کی۔دل میں شہادت کی تمنا لیے یہ مردِ مجاہد شمالی وزیرستان میں کئی برس انتہائی قابل جہادی استاد کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔یہ علاقہ آپ جیسے مخلص مجاہدین، آپ کے دوستوں اور ہمدردوں سے بھرا ہوا تھا۔انصار و مہاجرین کی اس عجیب و غریب بستی میں الیاس کشمیری رحمہ اللہ طالبان کے ساتھ مل کر طاغوتِ اکبر امریکہ اور اس کے فرنٹ لائن اتحادیوں کے خلاف جہاد میں سرگرم ہو گئے۔آپ نے طالبان کے ساتھ مل کر غداران امت کو مٹانے کا فیصلہ کیا اور اسی کوشش میں سرگرداں بڑے گروپوں اور جہادی تنظیموں کی براہِ راست معاونت کی جس میں اسلحہ کی تربیت اور مالی امداد بھی شامل تھی۔اس کے علاوہ آپ نے بہت سے سابق پاکستانی فوجیوں اور امریکی جنگ میں حصّہ لینے اور انکار کرنے والے فوجیوں جن کا کورٹ مارشل کیا گیا تھا ان کو فرض کی ادائیگی کے لیے آمادہ کیا۔

الیاس کشمیری رحمہ اللہ کے چیدہ چیدہ کارناموں میں ہے کہ آپ نے راولپنڈی میں میجر جنرل (ر) فیصل علوی کے قتل سمیت پاکستان کے مختلف عسکری علاقوں میں حملے کیے۔میجر جنرل فیصل علوی کا تعلّق بھی ایس ایس جی سے تھا اور اس خبیث نے ۲۰۰۴ء میں شمالی وزیرستان میں ہونے والے پہلے فوجی آپریشن کی قیادت کی تھی، اس امر کی اطلاعات بھی ہیں کہ شمالی وزیرستان کے مجاہدین (طالبان) کے مطالبے پر الیاس کشمیری رحمہ اللہ نے علوی کے قتل کی منصوبہ بندی کی۔پاکستان اسٹیبلشمنٹ کے کفار کی صف میں شمولیت کے باعث الیاس کشمیری رحمہ اللہ نے ناپاک فوج کو اپنے نشانے پر رکھ لیا۔آپ نے جماعت القاعدہ الجہاد کے ایک مجموعے کے امیر کے حیثیت سے بھی کام کیا۔آپ نے شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی شہادت کا بدلہ کراچی مہران بیس اور دیگر کئی بڑے حملوں کی صورت میں لے کر مومنوں کے سینوں کو سکینت بخشی۔ (بقیہ صفحہ ۵۸ پر)

یکم نومبر: صوبہ فاریاب.................ضلع المار.................مجاہدین اور افغان فوج کے مابین شدید جھڑپیں.................23 فوجی اہل کار ہلاک.................40 زخمی.................8 ٹینک بھی تباہ

خاندانِ حقانی......سعادت وشہادت اور عزت وشرف کی روایتوں کا امین

عبید الرحمٰن زبیر

افغان سرزمین کے باسیوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل و احسان ہے کہ اُس نے اُنہیں دین ہی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانے اور اعلائے کلمۃ اللہ ہی کو زندگیوں کا محور ومرکز قرار دینے کی توفیق عطا فرمائی ہے......فطری غیرت وحمیت کے ساتھ دین کی محبت اور اُس کی خاطر جان، مال، آل اولاد قربان کردینے کے جذبے نے مل کر اللہ کے ان مخلص و بے لوث بندوں کو صحیح معنوں میں دین کا خادم اور دنیا جہان کے کفر کی بیخ کنی کرنے کے قابل بنایا ہے......

ان غیور وجسور اہل ایمان نے 'قلندری' میں بھی بڑے بڑے سرکشوں، متکبروں اور 'سکندروں' کو فنا کے گھاٹ اتارا ہے......باطل قوتوں کو بچھاڑنے کا انعام عطا فرماتے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے افغان مسلمانوں میں تمغۂ ہائے شہادت بھی وافر اور کثیر تعداد میں تقسیم فرمائے......لاکھوں شہدا ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور کفری طاقتوں کو نابود کرنے کی راہ میں جانوں کو قربان کرکے جنتوں کے راہی بنے......ان میں جوان، بزرگ، خواتین، نونہال......غرض ہر طرح کے اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ کے مرتبۂ شہادت کے لیے چُنا ہے......ایک دو نہیں ہزاروں خاندان ایسے ہیں جو ''خاندانِ شہدا'' کی صفت سے متصف قرار پائے، ایک ہی خاندان کے کئی کئی ابطال وفرزند راہ جہاد میں جان کی بازی لگا کر دنیا وآخرت کی سرخروئی کی منازل سے ہم کنار ہوئے......

ایسے ہی خاندانوں میں ایک نمایاں مقام 'حقانی خاندان' کا بھی ہے......قائد جہاد حضرت مولانا جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کا یہ خاندان' قافلہ جہاد میں اُس وقت شامل ہوا جب اس پورے خطے میں جہاد فی سبیل اللہ ایک متروک فریضہ اور گمشدہ باب بن چکا تھا......روسی استبداد افغانستان پر اپنے پنجے گاڑ چکا تھا......مسلمانوں کا دین، ملت، عزت آبرو سب اپنے خونی پنجوں میں روندنے کا خواہاں 'سرخ ریچھ' آگے ہی آگے بڑھتا چلا آرہا تھا......

ایسے بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس چند مجاہدین باصفا نے اس سرخ ریچھ کے مقابلے کی ٹھانی، یہ گنتی کے چند نوجوان ہی تھے جنہوں نے اُس ''سپر پاور'' کی ''خدائی'' کو چیلنج کیا جس کے سامنے امریکہ ''بہادر'' بھی پانی بھرنے پر مجبور اور محض 'ٹھنڈی جنگ' کی صورت میں ہلکی پھلکی چھیڑ چھاڑ کرکے ٹھنڈی آہیں بھرنے کے سوا کچھ بھی نہ کرپاتا تھا......ایک ایسا وقت کہ کمیونزم کی لال آندھیاں ایشیا و یورپ کے وسیع وعریض خطوں میں تباہیوں کے عنوانات پھیلاتی، چلتی ہی چلی جارہی تھیں......تب اللہ کے اِن بندوں نے اُن آندھیوں کے سامنے حق کے چراغ روشن کرنے شروع کیے اور پھر یہ چند ہی سالوں میں اپنے قلت تعداد، بے مائیگی و بے سروسامانی کے باوجود وہ سرخ ریچھ کو زخم زخم کرچکے تھے اور چہار جانب پھنکارے مارتی لال آندھی کی غضب ناکیوں کا منہ موڑ کر اُسے گھر کا راستہ دکھانے میں کامیاب ہوچکے تھے......اللہ کے فضل و احسان اور مدد و نصرت سے اس عظیم ترین تاریخی فتح کے حصول میں جن مجاہدین کا نمایاں ترین حصّہ تھا اُن میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کے تلمیذِ خاص اور شاگرد رشید حضرت مولانا جلال الدین حقانی سرفہرست تھے......فقیہ العصر حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ نے مولانا جلال الدین حقانی رحمہ اللہ کا تعارف کرواتے ہوئے کیسے تاریخی اور خوب صورت الفاظ استعمال کیے تھے:

> ''جب قیامت کو سب فاتحین بلایا جائے گا تو فاتح خیبر حضرت علی رضی اللہ عنہ، فاتح ایران حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ، فاتح شام حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، فاتح روم حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ، فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو پکارا جائے گا تو ساتھ ہی روس کو ناکوں چنے چبوانے والے فاتح خوست مولانا جلال الدین حقانی کو بھی ان عظیم و برگزیدہ ہستیوں کے صف میں کھڑا کیا جائے گا''......

مولانا جلال الدین حقانی نے اپنی تمام زندگی کو اللہ کے دین کے غلبہ کی خاطر وقف کررکھا ہے......روس کے خلاف جہاد میں آپ نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے

> غربتِ اسلام کے دور میں ڈاکٹر نصیر الدین حقانی اُن چند سعید نیک بخت اطبا میں سے قرار پائے جنہوں نے عام انسانوں کے زخموں کی رفوگری کی بجائے امت اسلام کے زخمی جسم پر لگے گھاؤ بھرنے کے لیے خود کو وقف کردیا......موجودہ صلیبی جنگ میں کفار کا مقابلہ میں اہل ایمان کی صفوں کو مضبوطی فراہم کرنے آپ نے اپنے محترم والد اور بھائیوں کے شانہ بشانہ حصّہ لیا......اپنی ذہانت وقابلیت کی بنا پر آپ مجاہدین کے لیے 'تھنک ٹینک' کا کام بخوبی سرانجام دیتے رہے......

یکم نومبر: صوبہ ننگرہار............ضلع بٹی کوٹ............مجاہدین کا ایک افغان فوجی قافلے پر حملہ............4 فوجی اہل کار ہلاک............ایک بکتر بند گاڑی بھی تباہ

اُن کی بنا پر بلا شبہ آپ کو اسلامیہ تاریخ کے مایہ ناز سپہ سالاروں اور فاتحین میں شمار کیا جا سکتا ہے......سوویت یونین کی پسپائی کے بعد قائم ہونے والے نجیب حکومت کے خلاف آپ پوری سرگرمی سے برسر پیکار رہے......نجیب کی حکومتی فوج کو آپ ہی کی سرکردگی میں مجاہدین نے خوست سے مار بھگایا اور خوست کو فتح کیا۔ نجیب حکومت کے خاتمہ کے بعد مختلف جہادی جماعتوں کی قائم ہونے والی حکومت میں آپ بھی شامل رہے......

امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کی زیر قیادت جب طالبان مجاہدین نے شرعی امارت کی داغ بیل ڈالی اور امارت اسلامیہ کے تحت پورے افغانستان میں شریعت کے نفاذ کی تحریک چلائی تو آپ اُن چند معتبر اور بڑے جہادی رہنماؤں میں سے تھے جنہوں نے امیر المومنین نصرہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور امارت اسلامیہ افغانستان کی صفوں میں شامل ہوگئے......صلیبی لشکروں نے امارت اسلامیہ پر حملہ کیا تو آپ نے روس کی طرح امریکہ کے مقابلے میں بھی اللہ تعالیٰ سے مدد و نصرت طلب کرتے ہوئے جہادی کارروائیوں کا آغاز کیا۔ سقوط امارت اسلامیہ کے بعد دسمبر ۲۰۰۱ء میں صلیبی اتحادیوں نے حامد کرزئی کو کابل میں اپنے کٹھ پتلی کے طور پر بٹھایا......اس موقع پر روس کے خلاف جہاد میں شریک بہت سے جہادی رہنماؤں نے پرکشش مراعات کی چمک اور اعلیٰ حکومتی عہدوں کے حصول کی خاطر زندگی بھر کی 'جمع پونجی' کو دریا برد کر دیا اور امریکی چھتری تلے قائم کرزئی انتظامیہ میں شامل ہوگئے......ان ہی دنوں میں کرزئی نے حضرت جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کو بھی صلیبی چاکری کی پیش کش کرتے ہوئے ''روشن مستقبل'' کی ضمانتیں فراہم کرنے کی یقین دہانیاں کروائیں......لیکن آپ نے تو اس راستے کا انتخاب کر رکھا تھا جس میں اللہ کے دین کی خاطر دنیا کی تمام آسائشوں اور آسودگیوں کو تیاگ دے کر اللہ کی رضا جیسی عظیم نعمت اور جنتوں کے اعلیٰ درجات کا حصول ہی مقصد زندگی قرار پاتا ہے......سو آپ نے کرزئی کی اس احمقانہ اور خیانت بھری پیش کش کو ٹھکرا کر اللہ کے دشمنوں کا ساتھی و معاون بننے کی بجائے ایک بار پھر اُن کی گردنیں مارنے کا فیصلہ کیا......

امارت اسلامیہ نے جنوب مشرقی افغانستان کے صوبوں' پکتیا، خوست، پکتیکا، غزنی اور زابل میں مجاہدین کو منظّم کرنے اور صلیبیوں کے خلاف محاذ گرم کرنے کی ذمہ داری آپ کے سپرد کی......آپ نے اللہ تعالیٰ ہی کی مدد اور اُسی کی رحمت کے نتیجے میں اس سارے خطے کو امریکی اور صلیبی کافروں کے لیے 'مرگھٹ' میں تبدیل کر دیا......حتیٰ کہ نیٹو اور ایساف کی فوجیں اپنے قبضے کے چند سال بعد ہی ''حقانی نیٹ ورک'' کے ہاتھوں بالکل عاجز اور بے بس ہو چکی تھیں......''حقانی نیٹ ورک'' نے صلیبی دشمنوں کے ساتھ روس سے بھی بدتر سلوک کیا......

یہی وجہ ہے کہ صلیبیوں کی تمام تر توجہ امارت اسلامیہ کے اس لشکر پر مرکوز ہوگئیں اور اُنہوں نے حقانی نیٹ ورک کے خلاف اپنی تمام توانائیاں اور وسائل جھونک دیے......شیخ جلال الدین حقانی نے نا صرف یہ کہ خود جہادی تحریک کی آبیاری کی بلکہ آپ کے خاندان نے بھی اس راستے میں لازوال قربانیاں پیش کیں......اب تک آپ کی ایک زوجہ محترمہ اور چار فرزند امریکی و صلیبی کفار سے مقابلے میں شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو چکے ہیں......آپ ہی جیسی ہستیوں نے اپنے اہل خانہ اور اولادوں کو راہ جہاد میں قربان کر کے اسلام اور جہاد دشمنوں کی لغو اور بے ہودہ اعتراضات کا اپنے عمل سے جواب دیا کہ ''جہادی رہنما دوسروں کے بچوں کو مروا دیتے ہیں لیکن اپنی اولادوں کو ہوا تک نہیں لگنے دیتے''......

۸ ستمبر ۲۰۰۸ء کو میران شاہ کے علاقے ڈانڈے درپہ خیل میں امریکی جاسوس طیاروں نے شیخ جلال الدین حقانی اور شیخ سراج الدین حقانی حفظہما اللہ کو نشانہ بنانے کے لیے ایک گھر پر میزائل داغے۔ اس وقت یہ دونوں جہادی رہنما وہاں موجود نہیں تھے لیکن اس میزائل حملے میں شیخ جلال الدین حقانی کی اہلیہ، ہمشیر گان اور اُن کے معصوم و شیر خوار بچوں سمیت ۲۳ افراد شہید ہوئے......جن میں سے اکثر کا تعلّق آپ کے قریبی خاندانی افراد میں سے تھا......آپ کے بیٹوں میں سے عمر حقانیؒ اگست ۲۰۰۸ میں افغانستان کے صوبے خوست میں امریکی فوجیوں سے لڑتے ہوئے مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔ ۱۸ فروری ۲۰۱۰ء کو محمد حقانیؒ میران شاہ میں امریکی ڈرون حملے میں شہید ہوئے۔ بدر الدین حقانیؒ ۲۴ اگست ۲۰۱۲ء کو شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال میں امریکی جاسوس طیاروں کے میزائل حملے میں شہید ہوئے......جب کہ ۱۱ نومبر ۲۰۱۳ء کو آپ کے ایک اور فرزند ڈاکٹر نصیر الدین حقانیؒ کو امریکی خفیہ اداروں نے اپنے آلہ کاروں کے ساتھ مل کر پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔

ڈاکٹر نصیر الدین حقانیؒ کی صورت میں حقانی خاندان نے اپنا چوتھا جگر گوشہ راہِ خدا میں پیش کیا......ڈاکٹر حقانیؒ کی تربیت، پرورش اور اٹھان جس ماحول میں ہوئی، اُس نے اُن کی فطری صالحیت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کردہ جہادی اوصاف کو چار چاند لگا دیے تھے......اپنے والد بزرگوار اور دیگر بھائیوں کی طرح آپ نے جہاد ہی کو اوڑھنا بچھونا بنایا، آپ شعبۂ طب سے وابستہ تھے اور ایم بی بی ایس کی باقاعدہ سند کے حامل تھے......آپ نے طب کے شعبہ میں اپنی تمام صلاحتیں صرف کرنے کی بجائے اُنہیں اللہ کی راہ میں کھپانے کا فیصلہ کیا......

یوں آج غربتِ اسلام کے دور میں آپ اُن چند سعید نیک بخت اطبا میں سے قرار پائے جنہوں نے عام انسانوں کے زخموں کی رفو گری کی بجائے امت اسلام کے زخمی جسم پر لگے گھاؤ بھرنے کے لیے خود کو وقف کر دیا......موجودہ صلیبی جنگ میں کفار کا مقابلہ میں اہل ایمان کی صفوں کو مضبوطی فراہم کرنے آپ نے اپنے محترم والد اور بھائیوں کے شانہ بشانہ حصّہ لیا......اپنی ذہانت و قابلیت کی بنا پر آپ مجاہدین کے لیے 'تھنک ٹینک' کا

یکم نومبر: صوبہ غزنی............ضلع گیرو............مجاہدین کا افغان فوج کی ایک گشتی پارٹی پر حملہ............8 فوجی ہلاک

کام بخوبی سرانجام دیتے رہے......اس کے علاوہ مجاہدین کے لیے وسائل کی دستیابی، ٹھکانوں کے انتظام وانصرام، دنیا بھر میں موجود جہادی معاونین سے رابطے، مجاہدین کے لیے 'لاجسٹک سپورٹ' کی فراہمی اور بیرونی دنیا میں جہاد ومجاہدین کے موقف کو کماحقہ پہنچانے جیسی اہم اور نازل ذمہ داریوں سے آخری سانس تک عہدہ برآ ہوتے رہے......

آپ اپنی ہمہ جہتی شخصیت، امرائے جہاد کی کامل اطاعت، فریضہ جہاد کی راہ میں ثابت قدمی، جہاد کی بے لوث خدمت اور کفر کے خلاف موثر، مضبوط اور منظّم جہادی منصوبہ بندی کرنے کے باعث امریکی خفیہ اداروں، افغان انٹیلی جنس اور پاکستانی ایجنسیوں کا مشترکہ ہدف بن چکے تھے......اس سے پہلے آپ کے خاندان کے متعدد افراد اور دو بھائی (محمد حقانیؒ اور بدرالدین حقانیؒ) امریکہ اور اُس کے 'ہراول دستے' کی خفیہ ایجنسیوں کے مشترکہ ڈرون آپریشن میں شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو چکے تھے......آپ ان خطرات سے بخوبی آگاہ تھے لیکن فرض کی ادائیگی اور زندگی کے ہر لمحہ کو جہاد کی خدمت میں گزارنے سے ایک لحظہ کو بھی دست بردار ہونے کو تیار نہ تھے......اسی بنا پر امریکہ اور اُس کے کاسہ لیسوں کی آپ سے مخاصمت اور پرخاش بڑھتی چلی گئی......نتیجتاً ۱۱ نومبر ۲۰۱۳ کو اسلام آباد میں صلیب اور اُس کے حواری خفیہ اداروں کے کارندوں نے آپ کو فائرنگ کرکے شہید کر دیا......آپ کے جسم میں ۲۰ گولیاں پیوست ہوئیں اور آپ چند ہی لمحات میں اپنی مالک وخالق سے کیے گئے سودے کو کامیابی وکامرانی سے چُکاتے ہوئے اُس کے دربار میں سرخرو ہو کر حاضر ہو گئے......**نحسبه كذالك والله حسيبه**

مجاہدین کی شہادتوں کو بھی جہادی صفوں میں افتراق وانتشار کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کفار کی طرف سے ایسا ہی مذموم اور قبیح پروپیگنڈا اس وقت سامنے آیا جب امریکی اخبار 'میامی ہیرالڈ' نے ڈاکٹر نصیرالدین حقانی رحمہ اللہ کی شہادت کا ذمہ دار تحریک طالبان پاکستان کو قرار دیا......اس تجزیے کو پاکستانی ذرائع ابلاغ نے اُچک لیا اور ایک مسموم تیر سے دو دو شکار کرنا چاہے......ایک طرف امریکی ٹکڑوں پر گزر اوقات کرنے والے افغان اور پاکستانی خفیہ ادروں کے جرائم کی پردہ پوشی کی گئی اور دوسری طرف مجاہدین کے درمیان اختلافات کے دعوؤں کا ڈھنڈورا پیٹا گیا......حالانکہ یہی ڈاکٹر نصیرالدین حقانیؒ تھے جنہوں نے امیر حکیم اللہ محسود کی شہادت کے فوراً بعد اپنے ردعمل میں کہا تھا کہ "حکیم اللہ محسود کی شہادت کے بعد مذاکرات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"......اسی طرح مجاہدین نے ڈاکٹر حقانی رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد اُن کی شہید کرنے کے جرم میں ملوث تمام اداروں سے انتقام لینے کا اعلان کیا۔ تحریک طالبان پاکستان کے ترجمان شاہد اللہ شاہد حفظہ اللہ نے کہا کہ "ڈاکٹر نصیرؒ کے قاتلوں سے ملک کے اندر اور باہر ہر جگہ انتقام لیں گے۔ پاکستانی طالبان اور حقانی نیٹ ورک کے درمیان کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں۔ دونوں کا دشمن ایک ہے اور ہمارے درمیان اختلافات کا بے بنیاد پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے"......

امارت اسلامیہ افغانستان نے اپنی قیادت میں سے ایک اور محبوب فرد کے بچھڑنے کا غم سہا، ڈاکٹر حقانیؒ کا طالبانِ عالیشان کی صفوں میں کیا مقام اور اہمیّت تھی اس کا اندازہ اُن کی شہادت کے بعد امارت اسلامیہ کی رہبری شوریٰ کی جانب سے جاری ہونے والے تعزیتی بیان سے کیا جا سکتا ہے۔ اس بیان میں کہا گیا:

نہایت المناک اطلاع ملی کہ امارت اسلامیہ کے رہبری شوری کے رکن عظیم جہادی اور علمی شخصیت جناب مولوی جلال الدین حقانی صاحب حفظہ اللہ کے بڑے صاحب زادے (ڈاکٹر نصیرالدین حقانی تقبلہ اللہ) دشمن کے بزدلانہ دہشت گرد حملے میں شہید ہوئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

امارت اسلامیہ ڈاکٹر نصیرالدین حقانی رحمہ اللہ کی شہادت کی وجہ سے موصوف کے والد (امارت اسلامیہ کے رہبری شوری کے رکن، عظیم جہادی اور علمی شخصیت جناب مولوی جلال الدین حقانی صاحب حفظہ اللہ) بھائیوں، معزز خاندان اور امارت اسلامیہ کے تمام مجاہدین سے تعزیت کرتی اور اُنہیں پُرسہ دیتی ہے، بلاشبہ اُنہوں نے جہاد کی راہ میں اپنی جان خالق حقیقی کے سپرد کی، اللہ تعالی انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں اور ان کے پسماندہ گان کو اللہ تعالی صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائیں۔

جہاد کی راہ میں اُن کی جدوجہد قابل احترام ہے، شہید ڈاکٹر نصیرالدین حقانی رحمۃ اللہ زندگی کی آخری دم تک جارحیت کے خلاف میدان میں ڈٹے رہے اور دشمن ان کی شجاعت اور جہادی سرگرمیوں کو برداشت نہیں کر سکتا، اس میں کوئی شک نہیں کہ اُن کی شہادت امارت اسلامیہ اور تمام افغانستان کے لیے بڑا نقصان ہے۔

ہم شکست خوردہ دشمن کی اس بزدلانہ عمل کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور دشمن کو یاد دلاتے ہیں کہ مجاہدین کے خلاف اس طرح کی دہشت گردانہ کارروائیوں سے جہاد کی مستحکم ومضبوط صورت حال پر کوئی اثر واقع نہیں ہوگا اور نہ ہی جہادی قافلے کی وسعت اور بڑھتے اقدام پر کسی قسم کا منفی اثر نہیں پڑے گا......

اللہ کی راہ میں شہادت ہمارا فخر اور سب سے عظیم آرزو ہے، بزدل دشمن مجاہدین کی شہادتوں سے اپنے مذموم اہداف کو حاصل نہیں کر سکتا، امارت اسلامیہ افغانستان وہ مبارک جہادی قافلہ ہے جس کی دینی بنیاد ہی کے باعث اُسے قوم کا اعتماد حاصل ہے اور یہاں ایک شخص کی شہادت سے

2 نومبر: صوبہ ہلمند.........ضلع مرجہ.........مجاہدین کی نیٹو فوجیوں سے جھڑپ.........2 امریکیوں سمیت 5 فوجی ہلاک.........4 زخمی

سیکڑوں سرفروش اور وفادار نوجوان قربانی کے لیے تیار ہوتے ہیں اور اپنے شہدا کے خلا کو پُر کرنے کی توفیق پاتے ہیں......ڈاکٹر نصیر الدین حقانی تقبلہ اللہ کی شہادت سے بھی سیکڑوں نوجوان آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دشمن کے خلاف اپنے جہاد کو جاری رکھیں گے''۔

آپ کے عظیم اور صابر والد نے پیرانہ سالی کے عالم میں اپنے جگر گوشے کی شہادت پر کمال صبر واستقامت کا نمونہ پیش کیا......اُنہوں نے اپنے چوتھے بیٹے کی دین اسلام کی خاطر شہادت پر کیسے عزیمت وجرأت کے الفاظ سے مجاہدین کی ڈھارس بندھائی، آپ خود ملاحظہ کیجیے:

''مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا (الاحزاب: ۲۳)

افغانستان کے مومن ومجاہد عوام اور صلیبی استعمار سے برسرِ پیکار مجاہدین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! سب سے پہلے عالی قدر امیر المومنین حفظہ اللہ، سرفروش مجاہدین اور خود اپنے آپ کو جہاد کی راہ میں ایک سرفروش مجاہد شہید نصیر الدین حقانی کی شہادت پر مبارک باد پیش کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اُنہیں اپنے دربار میں شہدا، صدیقین اور صالحین کی جماعت میں قبول فرمائیں۔

بھائیو! اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت وہ عظیم عزت ہے، جس کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام افضلیت اور بلند مقام کے ساتھ مطالبہ کیا تھا اور احادیث مبارکہ میں شہید کے عظیم مقام کی ستائش وتوصیف کی گئی ہے۔

شہادت ایک مخصوص عزت اور سعادت ہے، جس سے صرف اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے نوازے جاتے ہیں، شہادت ایسی فضیلت ہے، جو راہ جہاد کے بہترین مجاہد کو نصیب ہوتی ہے۔ شہادت معنوی لحاظ سے مجاہد کی کامیابی ہے، جس کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی اور اس کے بدلے میں جنت الفردوس کے ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے نوزا جاتا ہے۔

مسلمان مجاہد عوام! آج چونکہ ہمارے غیور مجاہدین دین وملت کے دفاع کی مورچوں میں استعمار سے دست وگریبان ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے شہادتوں اور قربانیوں کی وجہ سے اس تاریخی معرکہ میں عظیم فتوحات عطا کی ہیں، ایسی فتوحات جن کے نتائج نے دشمن کو اپنی تمام فوجی اور ٹیکنالوجی قوت کے باوجود اضطراب میں مبتلا کر رکھا ہے، دشمن کے عالمی استعماری عزائم کو ناکام کیا ہے اور یہاں سے فرار ہونے کی راہ تک اُس سے گم کروادی ہے۔

بھائیو! جہاد کی راہ قربانی اور سرفروشی کی راہ ہے، جہادی قربانیوں کا یہ سلسلہ اُحد کے تاریخی غزوہ میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت سے شروع ہوا اور چودہ صدیاں گزرنے کی کے باوجود پوری آب وتاب سے جاری وساری ہے۔

شہید ڈاکٹر نصیر بھی اسلامی نظام کی حاکمیت اور سرزمین اسلام کی آزادی کی جنگ میں اس پر عظمت راہ کا سپاہی تھا، جس نے آخر کار اپنا مقصد پالیا، اللہ تعالیٰ ان کے شہادت کو قبول فرمائیں، آمین۔

شہید ڈاکٹر نصیر ہمارے خاندان کا نہ پہلا شہید تھا اور نہ ہی آخری ہوگا، بلکہ حقانی خاندان جہاد اور شہادت کا خاندان ہے، اللہ تعالیٰ کی نظام کی حاکمیت اور اسلامی سرزمین کے دفاع کی راہ میں شہادت ان کی سب سے عظیم آرزو ہے، خود مجھے ملک کے ہر شہید کے شہادت پر یہ تمنا اور آرزو ہوتی ہے کہ کاش! شہادت جیسی تاریخی عزت میرے نصیب میں ہوتی، میں نے اپنی فانی زندگی کا بیش تر حصّہ اسی آرزو میں گزارا ہے کہ کب شہادت کی عظمت میرے نصیب میں آجائے۔

الحمدللہ ہم اور آپ مسلمان ہیں اور مسلمان اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت کو اس قدر پسند کرتا ہے، جیسا کہ کفار دنیا کی عیش وعشرت اور نعمتوں کو پسند کرتے ہیں۔ مسلمان افغانیوں اور عزیز مجاہدو! ہماری غیور عوام گذشتہ تین عشروں سے زیادہ عرصہ سے اپنے ملک میں اسلامی نظام کی قیام کی غرض قربانی پیش کر رہی ہے، ان کی قربانی اور جہاد کی راہ میں بہنے والا مبارک لہو نہایت قیمتی ہے، ہمیں اور آپ کو ان کے خون کا احترام کرنا چاہیے اور ان کے لہو اور شہادت کا احترام اس طرح ہوتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نظام کی تنفیذ اور اسلامی مقدس احکامات کی پیروی کریں، امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی قیادت میں جہادی صف کو متحد رکھیں، اپنے رہنماؤں کی اطاعت کریں اور اپنے مصائب زدہ عوام کے چین وسکون کے لیے کام کریں۔

بھائیو! کافروں کے ساتھ مقابلے کی صف میں ہمارے مجاہدین کی شہادت ہماری کامیابی کی علامات ہیں، نہ کہ ناکامی کی وجوہات! اگر ہم اس راہ میں ناکام ہوئے تو اس کہ وجہ صرف اس راستے سے ہمارا انحراف اور شہدا کے مقدس خون سے غداری کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوگی۔ میری دعا ہے کہ اس مہلک خطرے سے اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلم امہ کو محفوظ رکھے۔

والسلام

مولوی جلال الدین حقانی

حضرت مولانا جلال الدین حقانی نے صلیبی کفار کے خلاف جہاد میں محض

2 نومبر: صوبہ ننگرہار......ضلع شینوار......نیٹو فوجیوں پر مجاہدین کا حملہ......4 بکتر بند ٹینک مکمل تباہ......8 نیٹو اہل کار ہلاک......متعدد زخمی

اپنے اہل خانہ اور اولاد ہی کی شہادتوں کے صدمات صبر وعزیمت سے برداشت نہیں کیے بلکہ اپنے قافلے کے بے شمار راہیوں اور قائدین کو اس راستے میں قربان ہوتے دیکھا ہے......اس سے قبل حقانی نیٹ ورک کے اہم ذمہ دار ملا سنگین زردان رحمہ اللہ ۶ ستمبر ۲۰۱۳ء کو شمالی وزیرستان میں امریکی ڈرون حملے میں شہید ہوئے......آپؒ خلیفہ سراج الدین حقانی کے نائب تھے اور امریکی افواج کو خوف وسراسیمگی میں مبتلا کرنے کے لیے آپ کا نام لینا ہی کافی سمجھا جاتا تھا......

اسی طرح ۲۱ نومبر کو ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل میں مدرسہ 'مفتاح القرآن' پر ہونے والے امریکی جاسوس طیاروں کے میزائل حملے کا ہدف بھی خلیفہ سراج الدین حقانی اور خلیل حقانی تھے جو (بعض ذرائع کے مطابق) حملے سے کچھ گھنٹے قبل وہاں سے جا چکے تھے (بعض دیگر ذرائع کے مطابق) ڈاکٹر نصیرؒ کی فاتحہ خوانی کے لیے وفود کی آمد کی وجہ سے وہاں نہیں جاسکے...... بہرحال اس حملے میں بھی حقانی نیٹ ورک کے دو اہم ذمہ داران کو نشانہ بنایا گیا......جن میں خلیفہ سراج الدین حقانی حفظہ اللہ کے نائب مولوی احمد جان، صوبہ خوست میں مجاہدین کے کمان دان مولوی حامد اللہ اور صوبہ پکتیا کے کمان دان مولوی گل مرجان شامل تھے۔

مجاہدین آئے روز اپنے قائدین اور عزیز از جان ساتھیوں کی شہادتوں کے غم کو صبر واستقلال سے برداشت کررہے ہیں ...... یہ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل واحسان ہے یہ شہادتیں اُن کی جدوجہد پر کچھ فرق ڈال رہی ہیں نہ ہی کفر اور اُس کے حواریوں پر لگنے والی پیہم ضربوں میں کوئی کمی آرہی ہے...... یہ جہاد کلیتاً اللہ تعالیٰ کے بھروسے اور توکل کے سہارے ہی جاری وساری ہے......اس میں بڑی سے بڑی شخصیت کی شہادت ہو تو بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی، منشا اور رضا ہی کی چاہت اور طلب 'زخمی دلوں میں جاگزیں رہتی ہے اور فتوحات وکامیابیوں کا حصول ہو تو بھی اُنہیں اُسی کی رحمت ومدد کا مرہون منت گردانا جاتا اور اُسی کے حضور سربسجود ہو کر حمد وشکر کے کلمات دہرائے جاتے ہیں......لہٰذا جس تحریک کا مقصد وماویٰ اور اول وآخر ہی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اُس کو ختم کرنے اور دبا دینے کے لیے تمام دنیا کی کافر قوتیں جمع ہوں، اُن کے تعاون کے لیے مرتدین کے مقامی نظام ہائے مملکت سرگرم ہوں، لیکن حتمی نتیجہ اللہ والوں کی فتح وکامیابی ہی کی صورت میں نکلنا ہے کیونکہ مجاہدین کا کفار اور اُن کے کاسہ لیسوں کے متعلّق پختہ عقیدہ ہے کہ

الله مولانا ولا مولیٰ لکم قتالنا فی الجنة وقتالکم فی النار

☆☆☆☆☆

بقیہ: شہید کماندان الیاس کشمیری رحمہ اللہ

کفار کے خلاف ان کی کارروائیوں میں شدت اس وقت آئی جب ڈنمارک نے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی پر ان کی دینی حمیت بھڑک اٹھی اور انہوں نے تمام صلیبی اور صیہونی دشمنوں سے اس ناپاک جسارت کا بدلہ لینے کا فیصلہ کیا۔

اس سلسلے میں انہوں نے ایک امریکی اخبار کو نشانہ بنایا جس کے بعد امریکہ نے ان کے سر کی قیمت پچاس لاکھ ڈالر مقرر کر رکھی تھی۔ انہوں نے اس کے بعد کی ہر کارروائی کو ''کفار سے گستاخی کا انتقام'' کا نام دیا۔ اس ناپاک جسارت کا منہ توڑ جواب دینے کے لیے وہ دشمن کو خود بلاد کفر میں نشانہ بنانا چاہتے تھے تاکہ کفر پر کاری ضرب لگے اور آئندہ کوئی بدبخت ناموس رسالتؐ کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرات نہ کرے۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے یورپی ممالک میں حملوں کی منصوبہ بندی کی لیکن اکثر ساتھی منصوبہ مکمل ہونے سے پہلے ہی گرفتار ہو گئے، اس میں بھی اللہ کی حکمت کارفرما ہے۔ انسان کی منصوبہ بندی تو درحقیقت ایک کوشش ہے کامیابی تو اللہ کے حکم ہی سے ہوتی ہے۔ وہ کبھی ارادوں کی تکمیل کر کے کفار کو رسوا کرتا ہے تو کبھی وقتی ناکامی کے ذریعے مومنوں کے ایمان کو آزماتا ہے۔ مجاہدین فی سبیل اللہ تو ہر حال میں اللہ ہی کی رضا کے تابع ہیں۔

بالآخر یہ مرد مجاہد جون ۲۰۱۱ء میں اپنی منزل پانے میں کامیاب ہو گیا اور اپنے رب سے کیے ہوئے وعدے کو ایفائے کرتے ہوئے جنتوں کی جانب محوسفر ہوا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کی شہادت کو اپنے دربار میں شرفِ قبولیت بخشے۔ (آمین)

الیاس کشمیری رحمہ اللہ بھی دوسرے کئی مجاہدین کی طرح اسٹیبلشمنٹ کی اسلام سے غداری کے باعث پاکستانی افواج کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پکڑ ثابت ہوئے۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہیں کسی دور میں حریت پسند قرار دیا جاتا تھا، اور پرویز مشرف جیسے اعلیٰ فوجی عہدے دار عزت واحترام دیا کرتے تھے اور ناگہانی صورت میں دشمن انڈیا انہیں اپنی پشت پر وار کرتے دیکھتا تھا۔ کسی بھی شخصیت کے اسلام سے دوستی اور دشمنی جانچنے کا آسان اور سادہ سا فارمولا ہے۔ آپ اس کا تعیّن امریکہ اور بھارت، ودیگر کفار کے نکتہ نظر سے کر سکتے ہیں۔ الیاس کشمیری رحمہ اللہ ان کی نظروں میں بہت بڑا دہشت گرد اور مطلوب ترین فرد تھے امریکا نے ان کے سر کی قیمت بیس لاکھ امریکی ڈالر لگا رکھی تھی۔ ان شاء اللہ مسلم امت کی تاریخ میں آپ کا نام سنہری حرف میں لکھا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

3 نومبر: صوبہ لوگر.................ضلع برکی برک.................مجاہدین سے جھڑپ.................4 امریکی فوجی ہلاک

نیٹو فورسز کے حملوں میں بے گناہ مسلمانوں کی شہادتوں کے بڑھتے واقعات

احمد نجیب

جلال آباد کے نواحی علاقے ،سرائے چاہ میں موسمی پرندوں کا شکار کرنے والے ۵ نوجوانوں کی نیٹو گن شپ ہیلی کاپٹر کی فائرنگ سے شہادت کے واقعہ کو اتحادی افواج نے حسب دستو ایک ''غلطی'' قرار دے کر جان چھڑالی۔ واضح رہے کہ نیٹو فورسز کے ہاتھوں بے گناہ افغان شہریوں کے قتل کی وارداتوں میں مسلسل شدت آتی جارہی ہے۔ ۲۰۱۳ء کے ابتدائی ۶ ماہ کے دوران میں نیٹو افواج کے فضائی وزمینی حملوں میں ایک ہزار شہری شہید اور دوہزار سے زائد شدید زخمی اور معذور ہوچکے ہیں۔ نیٹو فورسز کے ترجمان نے تصدیق کی ہے کہ فوج کی جانب سے کیے جانے والے ایک فضائی حملہ میں پانچ کم عمر نوجوانوں کو''غلطی' سے قتل کردیا گیا ہے جس کی تحقیقات کے احکامات دے دیے گئے ہیں۔ جرمن ریڈیو ڈوچے ویلے نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ'' افغانستان میں نیٹو حملوں کے دوران میں بڑے پیمانے پر ہونے والی سویلین ہلاکتیں نہ صرف کابل بلکہ عوامی حلقوں میں بھی تشویش اور اشتعال کا باعث بن رہی ہیں''۔ قندھار سے شائع ہونے والے جریدے'سورغر' کے مطابق ۱۴ اکتوبر کو شام میں کیے جانے والے اس فضائی حملے کے بارے میں ۱۵ اکتوبر کا پورا دن گزر جانے کے باوجود تصدیق نہیں کی گئی تھی کہ یہ حملہ گن شپ ہیلی کاپٹروں کی مدد سے کیا گیا تھا یا سی آئی اے کی جانب سے اس علاقہ میں پرندوں کے نوجوان شکاریوں کو ڈرونز کی مدد سے میزائلوں کا نشانہ بنایا گیا۔

تاہم ہفتہ ۱۵ اکتوبر کی سہ پہر کو سی این این نے نیٹو کی مقامی قیادت کے حوالے سے تصدیق کی کہ پانچوں افغان نوجوان شام کے وقت پرندوں کا شکار کرنے کے بعد ان کی گوشت کی ضیافت اڑانے ایک باغ کے قریب بیٹھے تھے کہ وہاں سے ایک نیٹو گن شپ ہیلی کاپٹر گزرا جس میں سوار اہل کاروں نے پانچوں نوجوانوں کو ان کے پاس موجود ایئر گنوں کی موجودگی کے سبب طالبان جنگ جو سمجھا اور ان پر مشین گنوں سے فائرنگ کردی۔ ان نوجوانوں نے اپنی جان بچانے کے لیے ادھر ادھر چھپنے کی کوشش کی لیکن نیٹو گن شپ ہیلی کاپٹر کے عملے نے انہیں سنبھلنے نہیں دیا اور گولیوں سے بھون ڈالا۔ محکمہ تعلیم کے ایک اعلیٰ افسر عاطف شنواری نے بھی بتایا کہ'' شہید ہونے والے کم سن نوجوان اورقامی محکمہ تعلیم کے رجسٹرڈ طالب علم تھے جن کا تعلیمی ریکارڈ بھی موجود ہے۔ ان میں بارہ اور چودہ سال کے دو سگے بھائی اور ایک گیارہ سال کا طالب علم بھی شامل تھا۔

امریکی نیوز چینل سی این این نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ نیٹو حکام نے واقعہ کی تصدیق کی ہے کہ سرائے چاہ میں مسلح جنگ جوؤں کی اطلاعات تھیں جس پر فضائی حملے کا استعمال کیا گیا۔ تاہم سویلین ہلاکتوں کے حوالے سے نیٹو کمانڈر نے کوئی بات نہیں بتائی، البتہ ایک ذریعے نے صرف اتنا کہا ہے کہ مقامی حکام کی مدد سے نیٹو فورسز کے مقامی کمانڈر واقعہ کی تحقیقات میں مصروف ہیں''۔ نیٹو ٹیکنیکل افسر، سارجنٹ پیٹر ڈین کی جانب سے ابتدائی رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ'' جمعہ ۱۴ اکتوبر کو جلال آباد میں فضائی حملہ کرکے پانچ طالبان جنگ جوؤں کو ہلاک کیا گیا ہے''۔ لیکن بعدازاں میڈیا رپورٹوں، مقامی عمائدین اور مقامی پولیس افسران کی جانب سے کی جانے والی تحقیق میں یہ عقدہ کھلا کہ مارے جانے والے لوگ جنگ جو نہیں بلکہ عام نوجوان تھے جو پرندوں کا شکار کرکے انہیں بھون کر کھا رہے تھے۔

واقعہ پر مقامی قصبے اور ملحق شہر میں شدید عوامی مظاہروں کا آغاز ہوگیا اور اگلے روز جلال آباد شہر مظاہروں اور نیٹو مخالف احتجاجی دھرنوں کا مرکز بنا رہا۔ افغان خواتین اور بچوں کے حقوق کے لیے کام کرنے والی تنظیم'' راوا'' نے ایک حالیہ رپورٹ میں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ نیٹو فورسز کے ہاتھوں افغان سویلین کی ہلاکتوں میں مزید ۱۶ فی صد اضافہ ہوچکا ہے جس سے افغانستان بھر میں نیٹو فورسز اور افغان حکومت کے لیے عوامی غم وغصہ پھیل چکا ہے۔ اپنی رپورٹ میں اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے نے بتایا ہے کہ سال ۲۰۱۳ کے ابتدائی ۶ ماہ کے دوران میں ایک ہزار شہری جاں بحق اور دوہزار سے زیادہ زخمی اور معذور ہوچکے ہیں جو پچھلے سال کی نسبت ۲۳ فی صد زیادہ ہے۔

یونائیٹڈ نیشن اسسٹنٹ مشن کی ہیومن رائٹس ڈائریکٹر برائے افغانستان georgette gagnon کا ماننا ہے کہ جلال آباد ان علاقوں میں شامل ہے جہاں سویلین ہلاکتوں کا تناسب انتہائی تیزی سے بڑھا ہے۔ دیگر ریاستوں میں کنڑ، ننگرہار، نورستان اور لغمان شامل ہیں۔ افغان مقامی انتظامیہ اور قبائلی عمائدین کا کہنا ہے کہ یہاں ان شہدا کے ساتھ کوئی انصاف نہیں کیا گیا۔ نہ تو قاتلوں کو سزا دی گئی اور نہ ہی ان شہدا کے لواحقین کو ہرجانہ دیا گیا۔ اے ایف پی کے مقامی رپورٹر کا کہنا ہے کہ'' ۱۵ اکتوبر کو جلال آباد میں پانچ نوجوانوں کی تدفین کے موقع پر رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے جہاں موجود ہزاروں شہریوں نے'' امریکہ مردہ باد'' اور'' کرزئی مردہ باد'' کے نعرے لگائے اور امریکہ سمیت تمام اتحادی افواج کو افغانستان سے باہر نکالنے کا عزم ظاہر کیا۔

☆☆☆☆☆

3 نومبر: صوبہ ہلمند .... ضلع موسیٰ قلعہ .... مجاہدین کے رابطے میں موجود ایک فوجی اہل کار کی فائرنگ .... 30 فوجی ہلاک اور زخمی

افغان سیکورٹی معاہدہ کی آڑ میں صلیبی قبضہ میں توسیع کے امکانات

سید عمیر سلیمان

امریکہ افغان سیکورٹی معاہدہ ڈیڈ لاک کا شکار:

امریکی اور افغان حکومتیں تا حال سیکورٹی معاہدہ طے کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ امریکہ کی طرف سے گزشتہ غلطیوں پر معافی مانگنے پر رضامندی کے باوجود کرزئی معاہدے پر دستخط کرنے سے انکار کر رہا ہے۔ امریکہ افغانستان سے انخلا سے قبل ۲۰۱۴ء کے بعد کی صورت حال یقینی بنانے کے لیے سیکورٹی معاہدے پر زور دے رہا ہے لیکن کرزئی حکومت مسلسل ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔ پہلے کرزئی نے جیل خانوں کی حوالگی کے حوالے سے اعتراضات اٹھائے۔ پھر امریکی نائٹ آپریشن کا بہانہ لگایا۔ کبھی لویہ جرگہ بلا کر ٹالنے کی کوشش کی اور کبھی اعلان کیا کہ امریکہ جب تک پرانی غلطیوں پر معافی نہیں مانگے گا معاہدہ نہیں ہوسکتا۔ کافی بحث اور تلخیوں کے بعد امریکی وزیر خارجہ جان کیری نے معافی مانگنے پر بھی رضامندی کا اظہار کر دیا لیکن کرزئی پھر بھی معاہدہ کرنے سے انکار کر رہا ہے۔

سیکورٹی معاہدہ اس وقت امریکہ کی شدید ترین ضرورت ہے اور اس کے لیے امریکی حکام کرزئی کا ہر مطالبہ مانتے جا رہے ہیں۔ ایک امریکی اخبار کے مطابق سیکورٹی معاہدہ امریکہ کے لیے زندگی موت کا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ امریکہ نے دھمکی بھی دی کہ اگر جلد از جلد معاہدہ نہ کیا گیا تو ہم افغانستان سے مکمل انخلا پر مجبُور ہوں گے اور اس صورت میں ۲۰۱۴ء کے بعد کوئی امریکی فوجی افغانستان نہیں رہے گا۔ کرزئی نے اس دھمکی پر بھی کوئی توجہ نہیں دی۔ کرزئی جانتا ہے کہ یہ معاہدہ امریکہ کی مجبُوری ہے اور اس کے بغیر امریکہ کے انخلا میں رکاوٹیں حائل ہی رہیں گی۔

کرزئی کو معاہدے کی شکل میں امریکہ کا انخلا نظر آ رہا ہے اور ساتھ ہی وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اس معاہدے کے بعد اس کی رہی سہی حیثیت بھی ختم ہو جائے گی۔ اس لیے کرزئی مسلسل معاہدے کو ٹال رہا ہے۔ امریکہ نے کرزئی کو اس سال کے آخر تک کی ڈیڈ لائن دے رکھی ہے۔ تاہم تادم تحریر کرزئی نے اپنے آخری بیان میں کہا کہ یہ معاہدہ اگلے سال اپریل میں ہونے والے الیکشن سے پہلے نہیں ہونا چاہیے اس لیے وہ اگلے الیکشن سے پہلے اس پر دستخط نہیں کرے گا۔

واضح رہے کہ معاہدے کے تحت امریکہ افغانستان میں چند مستقل اڈے قائم رکھے گا جن میں ۵ ہزار امریکی فوجی موجود رہیں گے۔ ان فوجیوں کا مقصد جاسوسی کرنا، ٹارگٹ کلنگ کرنا اور طالبان کے خلاف چھاپہ مار کارروائیاں کرنا ہوگا۔ امریکہ کے مطابق یہ فوجی افغان حکومت کے نام نہاد قانون سے بھی آزاد ہوں گے اور ان کی کسی بھی کارروائی کو کسی بھی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

سیکورٹی معاہدے کے بارے میں طالبان کا موقف:

سیکورٹی معاہدے کے بارے میں فیصلے کے لیے منعقد ہونے والے لویہ جرگہ کو طالبان نے واضح الفاظ میں اپنا موقف پیش کیا۔ مجاہدین کی طرف سے جاری کیے جانے والے اعلامیے میں کہا گیا کہ جرگہ کے جس رکن نے بھی معاہدے کے حق میں ووٹ دیا اسے غدار سمجھا جائے گا اور اسے نشانہ بنایا جائے گا۔ طالبان نے کہا کہ اس معاہدے کی حمایت کرنے والوں کو ہم چن چن کر نشانہ بنائیں گے۔ طالبان کے اس اعلامیے کے بعد ۱۵۰۰ قبائلی عمائدین نے جرگہ میں شرکت سے انکار کر دیا۔

صلیبی پاگل فوجی اب انسانی گوشت کھانے لگے:

افغانستان میں تعینات صلیبی فوجیوں میں پاگل پن اور خودکشی کے بعد اب ایک اور بیماری سامنے آئی ہے اور وہ ہے انسانی گوشت کھانا۔ حال ہی میں ایک فرانسیسی فوجی کو ایک ۹۰ سالہ شخص کے قتل کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ جرم ثابت ہو جانے پر اسے عمر قید کی سزا سنا دی گئی۔ رپورٹ کے مطابق فرانسیسی کارپورل جیریمی رمبوڈ نے افغانستان سے واپس آنے کے بعد فوج کی نوکری چھوڑ دی اور نوکری چھوڑنے کے ٹھیک ۱۰ دن بعد اس نے ایک ۹۰ سالہ شخص کو لوہے کی سلاخ مار کر ہلاک کر دیا۔ پاگل فوجی نے اس شخص کا سر کھول دیا اور سینہ چیر کر دل نکال کر کھایا۔ اس کے بعد اس نے لاش کو آگ لگا دی اور فرار ہو گیا لیکن اگلے ہی دن گرفتار کر لیا گیا۔ صلیبی فوجی جب افغانستان سے اپنے وطن واپس لوٹتے ہیں تو ان میں سے اکثر دماغی مریض بن چکے ہوتے ہیں۔ کچھ خودکشی کر لیتے ہیں اور کچھ اپنی قریبی لوگوں میں سے کسی کا قتل کر دیتے ہیں۔ جو رہ جاتے ہیں وہ پاگل خانوں آباد کرتے ہیں۔ مگر اس واقعے نے صلیبیوں کو ایک نئی قسم سے متعارف کرا دیا ہے۔

آسٹریلیا نے بھی اپنی فوج نکالنے کا اعلان کر دیا:

آسٹریلیا نے بھی دسمبر میں افغانستان سے اپنے ۱۵۰۰ فوجی نکالنے کا اعلان کر دیا ہے۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم ٹونی ایبٹ نے کابل میں آسٹریلوی فوجی ہیڈ کوارٹر میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا طویل جنگی مشن ختم ہو گیا ہے اور دسمبر کے آخر میں آسٹریلوی فوجی افغانستان سے نکل جائیں گے۔ ٹونی کے مطابق امریکہ سے تعاون جاری رہے گا لیکن افغانستان میں آسٹریلوی فوجی اب نہیں لڑیں گے۔

☆☆☆☆☆

3 نومبر: صوبہ فراہ..........ضلع گلستان..........نیٹو سپلائی قافلے پر مجاہدین کا حملہ..........8 گاڑیاں تباہ..........6 افغان فوجی اہلکار ہلاک

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیشِ خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی ومالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16اکتوبر

☆صوبہ قندہار ضلع میوند میں مجاہدین نے ایک ٹینک کو بم حملے میں تباہ کر کے 5 نیٹو اہل کاروں کا ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ ہرات ضلع شین ڈنڈ میں مجاہدین نے افغان فوج کے ایک ٹینک کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار تمام فوجی لقمہ اجل بن گئے۔

17اکتوبر

☆صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں ایک امریکی فوجی ٹینک کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا گیا جس سے اس میں سوار 4 نیٹو فوجی ہلاک ہو گئے۔

18اکتوبر

☆صوبہ روزگان میں ضلع چار چینہ میں مجاہدین کے ہاتھوں ایک فوجی گاڑی تباہ ہوگئی جس سے اس میں سوار 4 فوجی ہلاک اور 5 زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ فرہ ضلع بالا بلوک میں ایک اہم امریکی پٹھو اور امن لشکر کے سربراہ ملہم کی گاڑی کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا گیا جس سے وہ 4 محافظوں سمیت ہلاک ہوگیا۔

☆صوبہ ننگر ہار کے ضلع بٹی کوٹ میں مجاہدین نے افغان فوج کے ایک دستے پر حملہ کر کے 4 اہل کاروں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا۔حملہ میں ایک گاڑی بھی تباہ ہوئی۔

19اکتوبر

☆وفاقی دارالحکومت کابل میں ایک فدائی مجاہد نے بارود سے بھری گاڑی کو امریکی قافلے سے جا ٹکرایا جس سے دو بلٹ پروف گاڑیاں تباہ اور 8 نیٹو اہل کار ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ پروان کے ضلع شینوار میں مجاہدین نے افغان فوج کے ایک قافلے پر شدید حملہ کیا جس سے 6 افغان فوجی ہلاک ہو گئے۔

20اکتوبر

☆صوبہ فاریاب کے ضلع میں دولت آباد میں مجاہدین کے حملے میں دو انٹیلی جنس آفیسر کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں ایک فدائی مجاہد نے اپنی جیکٹ نیٹو فوجیوں کے مجموعے میں لا کر پھاڑ دی، جس سے 10 نیٹو اہل کار لقمہ اجل بن گئے۔

☆صوبہ ننگر ہار ضلع خوگیانی میں مجاہدین نے ایک چوکی پر شدید حملہ کر کے 9 افغان فوجیوں کو ہلاک اور 11 کو زخمی کر دیا۔

21اکتوبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک کے علاقے میں ایک افغان فوجی ٹینک کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا۔جس سے اس میں سوار 5 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے

☆صوبہ کنڑ کے صدر مقام اسدآباد میں مجاہدین نے میزائلوں کے حملے میں 2 امریکی ٹینکوں کو تباہ کر دیا۔جس سے 5 نیٹو اہل کار ہلاک ہو گئے

☆صوبہ پروان ضلع سیاہ گرد میں مجاہدین نے ایک افغان فوجی گاڑی کو تباہ کر دیا، جس سے 5 افغان فوجی اہل کار ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ ننگر ہار ضلع خوگیانی میں ایک شدید جھڑپ میں 7 افغان فوجی اہل کار ہلاک اور 4 زخمی ہو گئے۔جب کہ دو گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچ گیا۔

22اکتوبر

☆صوبہ لغمان کے صدر مقام میں رینجرز گاڑی کو روڈ کنارے نصب بم دھماکے سے تباہ کر دیا گیا جس سے اس میں سوار 6 اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے

22اکتوبر

☆صوبہ زابل کے ضلع صفا میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کر کے 3 گاڑیوں کو تباہ اور 4 اہل کاروں کو ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ ننگر ہار ضلع خوگیانی میں مجاہدین نے ایک چوکی کا محاصرہ کر کے اس میں موجود 3 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔مجاہدین نے کافی سامان غنیمت بھی کیا۔

☆صوبہ ننگر ہار ضلع بٹی کوٹ میں افغان فوج اور پولیس پر مجاہدین کے تازہ حملوں میں 7 اہل کار ہلاک اور 5 زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ قندہار ضلع ژڑی میں مجاہدین نے ایک حملے میں مقامی کمانڈر سمیت 5 افغان جنگجوں کو ہلاک اور کافی سامنا غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ زابل میں شنکئی کے علاقے میں ایک رینجرز گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرانے سے گاڑی تباہ اور 5 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆افغانستان کے مختلف علاقوں میں مجاہدین کی دعوت وتبلیغ سے 37 افغان فوجی اور پولیس اہل کار مجاہدین سے آن ملے۔

23 اکتوبر

☆صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں مجاہدین نے ایک چوکی پر حملہ کر کے کم از کم 4 فوجیوں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا۔اس حملے میں ایک ٹینک بھی تباہ ہوگیا

☆صوبہ زابل میں صفا شہر سے گزرنے والے نیٹو سپلائی قافلے پر حملے کر کے مجاہدین نے 3 گاڑیاں تباہ کر دیں اور 3 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ غزنی ضلع شلگر میں مجاہدین نے سکیورٹی اہل کاروں پر حملے میں ان کی دو گاڑیاں تباہ کر دی اور ان کے 5 اہل کاروں کو ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ قندہار ضلع میوند میں مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کر کے افغان فوج کا ایک ٹینک ایک گاڑی تباہ کر دی اور 4 اہل کاروں کو ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ قندہار ضلع ارغستان میں افغان فوج کی ایک گاڑی کو روڈ کنارے نصب زوردار دھماکے سے تباہ کر دیا گیا۔جس سے ایک کمانڈر سمیت 6 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع غوریان میں نیٹو فوج نے ایک گھر پر چھاپہ مارا، اندر موجود مجاہدین کی جوابی کاروائی سے کم از کم 3 نیٹو اہل کار ہلاک اور 2 زخمی ہوگئے

24 اکتوبر

☆صوبہ پکتیکا کے صدر مقام گر یزد میں مجاہدین نے ایک چوکی پر حملہ کر کے 5 افغان فوجی اہل کاروں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا۔

☆صوبہ ہلمند ضلع گریشک میں مجاہدین نے ایک افغان فوجی ٹینک کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے 6 افغان فوجی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ بغلان کے علاقے پل چرغی میں مجاہدین نے نیٹو اہل کاروں کے ایک قافلے کو راکٹوں سے حملے کا نشانہ بنایا۔جس سے ایک ٹینک تباہ اور 4 نیٹو فوجی ہلاک ہوگئے ۔

25 اکتوبر

☆صوبہ زابل ضلع شاہ جوئی میں مجاہدین نے امریکی فوجیوں پر حملہ کر کے ایک ٹینک تباہ اور 2 فوجی قتل کر دیے۔

☆صوبہ غزنی ضلع قرہ باغ میں مجاہدین نے ایک رینجرز گاڑی کو حملے کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 5 فوجی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع کرخ میں مجاہدین نے حملوں میں 3 افغان کمانڈوز اور 4 نیٹو اہل کاروں کو ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ ہلمند ضلع نادعلی میں مجاہدین نے نیٹو فورسز کا ایک ٹینک دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 6 نیٹو اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند ضلع موسیٰ قلعہ میں افغان فوج کا ایک ٹینک بارودی دھماکے میں تباہ کر دیا گیا۔جس سے اس میں سوار 4 ہوگئے۔

26 اکتوبر

☆صوبہ ننگرہار ضلع بٹ کوٹ میں مجاہدین نے افغان فوجیوں کی ایک گشتی پارٹی پر حملہ کر کے 4 اہل کاروں کو ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ ہلمند ضلع موسیٰ قلعہ میں مجاہدین نے ایک افغان فوجی گاڑی کو بارودی سرنگ سے تباہ کر دیا جس سے کم از کم 5 اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند ضلع نادعلی میں مجاہدین نے آپریشن کے لیے آنے والے افغان فوجیوں پر شدید حملہ کر دیا جس سے 12 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ لوگر ضلع برکی براک میں مجاہدین نے پیدل امریکی دستوں پر شدید حملہ کر کے 3 امریکیوں کو قتل اور کئی کو زخمی کر دیا۔

27 اکتوبر

☆صوبہ کابل میں کابل شہر کے مغرب میں واقع کرغہ علاقے میں حساس ادارے کے ایک فوجی نے ایک چوکی میں امریکی فوجیوں پر فائرنگ کر کے 2 کو ہلاک اور 1 کو زخمی کر دیا۔

☆صوبہ زابل کے صدر مقام قلات میں ایک مجاہد نے ایک چیک پوسٹ پر فدائی حملہ کر کے 8 فوجیوں کو ہلاک اور 8 کو زخمی کر دیا۔

28 اکتوبر

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع خیر کوٹ میں ایک فدائی مجاہد نے اپنی بارود سے بھری گاڑی انٹیلی جنس اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی مشترکہ عمارت سے ٹکرا دی جس میں انٹیلی جنس اہل کاروں سمیت 10 فوجی ہلاک اور 8 شدید زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ لغمان کے ضلع کرغئی میں مجاہدین نے کابل جلال آباد ہائی وے پر افغان فوجیوں پر حملہ کر کے 9 فوجیوں کو ہلاک جب کہ 2 بکتر بند گاڑیاں اور ایک ٹینک بھی تباہ ہوا۔

☆دعوت وارشاد کمیشن کی جدوجہد کے باعث کابل انتظامیہ کے 55 جوانوں نے فوجی ملازمت ترک کر کے جہاد کے میدان میں مجاہدین کے ساتھ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

29 اکتوبر

☆صوبہ غزنی ضلع شلگر میں مجاہدین نے افغان فوج کے ایک بکتر بند ٹینک کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا۔جس سے 4 اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ غزنی ضلع قرہ باغ میں مجاہدین نے دو رینجرز گاڑیوں کو تباہ کر دیا جس سے ان میں

سوار 11 فوجی ہلاک اور 8 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ لوگر ضلع برکی برک میں مجاہدین نے ایک ڈرون طیارہ تباہ کردیا۔اور اس کی باڈی کو اپنے قبضے میں لے لیا۔

30 اکتوبر

☆صوبہ غزنی ضلع شلگر میں مجاہدین نے ایک رینجرز گاڑی کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا جس سے اس میں سوار 4 اہل کار ہلاک اور 2 زخمی ہوگئے

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں مجاہدین نے روڈ کنارے نصب بم سے ایک امریکی ٹینک کو تباہ کردیا جس سے اس میں سوار 6 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ غزنی ضلع گیرو میں مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان ایک شدید جھڑپ میں کم از کم 5 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ زابل میں صفا شہر سے گذرنے والے ایک فوجی قافلے پر حملے میں 3 گاڑیاں تباہ اور 5 اہل کار لقمہ اجل بن گئے۔

31 اکتوبر

☆دعوت وارشاد کمیشن کی جدوجہد کے باعث کابل انتظامیہ کے 46 جوانوں نے فوجی ملازمت ترک کرکے جہاد کے میدان میں مجاہدین کے ساتھ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع اورغون میں مجاہدین نے ایک بڑے افغان فوجی مرکز پر حملہ کرکے 19 فوجیوں کو ہلاک اور بڑے پیمانے پر مالی نقصان پہنچایا۔

یکم نومبر

☆صوبہ پکتیکا ضلع برمل میں مجاہدین نے ایک بڑے فوجی مرکز پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس سے کم از کم 5 افغان فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے مجاہدین نے بھاری مقدار میں اسلحہ غنیمت بھی کیا۔

☆صوبہ فاریاب ضلع المار میں افغان فوج نے پوری قوت سے مجاہدین پر حملہ کیا جس کے بعد شدید لڑائی میں 23 اہل کار ہلاک 40 زخمی ہوئے جب کہ 8 ٹینک بھی تباہ ہوئے

☆صوبہ ننگرہار میں بٹی کوٹ کے علاقے میں مجاہدین نے ایک افغان فوجی کارواں پر حملہ کرکے 4 اہل کاروں کو ہلاک اور ایک بکتر بند گاڑی کو تباہ کردیا۔

☆صوبہ زابل ضلع شاہ جوئی میں مجاہدین کے حملے میں ایک بکتر بند گاری تباہ اور اس میں سوار 5 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ غزنی ضلع گیرو میں مجاہدین نے افغان فوج کی ایک گشتی پارٹی پر حملہ کرکے 8 فوجیوں کو ہلاک کردیا۔

2 نومبر

☆صوبہ ہلمند ضلع مرجہ میں مجاہدین نے ایک جھڑپ میں 2 امریکیوں سمیت 5 فوجیوں کو ہلاک اور 4 کو زخمی کردیا۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع شنوار میں مجاہدین نے ایک بڑی جھڑپ میں امریکیوں اور نیٹو فورسز کے 4 بکتر بند ٹینک مکمل تباہ کردیے اور لڑائی میں 8 نیٹو اہل کاروں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کردیا۔

3 نومبر

☆صوبہ لوگر ضلع برکی برک میں مجاہدین نے ایک جھڑپ میں 4 امریکی فوجیوں کو قتل کیا۔

☆صوبہ ہلمند ضلع موسیٰ قلعہ میں مجاہدین کے رابطے میں موجود ایک فوجی اہل کار نے فوجیوں پر مسلسل فائرنگ کرکے کم از کم 30 فوجیوں کو ہلاک اور زخمی کردیا۔

☆صوبہ فراہ ضلع گلستان میں مجاہدین نے ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کرکے 8 گاڑیاں تباہ کردیں جب کہ لڑائی میں 6 افغان فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع لشکر گاہ میں ایک افغان فوجی گاری بم دھماکے سے تباہ ہوئی جس کے مجاہدین نے حملہ کردیا اس میں 9 فوجی ہلاک اور 6 زخمی ہوگئے۔

4 نومبر

☆صوبہ ہلمند میں انفارمیشن آفس میں حملے میں کم از کم 7 افراد ہلاک اور 2 زخمی ہوگئے۔اور عمارت کو بھی بہت نقصان پہنچا۔

5 نومبر

☆صوبہ غزنی ضلع شلگر میں ایک بم دھماکے میں 3 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے

☆صوبہ ننگرہار ضلع بٹی کوٹ میں مجاہدین نے راکٹوں اور بم حملوں میں 5 گاڑیوں اور ٹینکوں کو تباہ کردیا۔اور 9 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے

☆صوبہ قندہار ضلع میوند میں مجاہدین نے ایک سپلائی کانوائے پر حملہ کرکے 6 گاڑیوں کو تباہ کردیا۔لڑائی میں 10 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

6 نومبر

☆صوبہ ہلمند ضلع گریشک میں مجاہدین نے ایک جھڑپ میں 4 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ زابل ضلع قلات میں مجاہدین نے ایک حملے میں کم از کم 5 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔اس حملے میں 3 گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

☆صوبہ فراہ ضلع خاک میں مجاہدین کے حملے میں 5 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ قندہار ضلع میوند میں ایک فدائی مجاہد نے ایک حملے میں 10 امریکی فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے جب کہ 3 ٹینک بھی تباہ ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۳۰ اکتوبر: جنوبی وزیرستان کے گاؤں زرتائی میں بارودی سرنگ دھماکے میں ۲ فوجی اہلکاروں کے ہلاک ہونے کی خبر سرکاری ذرائع نے جاری کی۔

۲۶ اکتوبر: سوات کے علاقے مالم جبہ میں امن کمیٹی کے رکن جاوید کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

۲۷ اکتوبر: شمالی وزیرستان کے مختلف علاقوں میں بم دھماکوں کے نتیجے میں ایک سیکورٹی اہلکار کے ہلاک اور ۵ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۲۸ اکتوبر: جنڈولہ ٹانک روڈ پر بارودی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں سیکورٹی ذرائع نے ۳ فوجی اہلکاروں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۳۰ اکتوبر: جنوبی وزیرستان کی تحصیل سروکئی میں سڑک کنارے نصب بارودی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں ۵ سیکورٹی اہلکاروں کے ہلاک اور ۴ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲ نومبر: مستونگ میں مجاہدین کی فائرنگ سے نیٹو کنٹینر میں آگ بھڑک اٹھی اور وہ جل کر راکھ ہوگیا۔

۴ نومبر: بلوچستان کے علاقے ڈھاڈر میں مجاہدین نے نیٹو فورسز کے لیے تیل لے جانے والے ۲ آئل ٹینکروں پر فائرنگ کر کے اُنہیں نذرِآتش کر دیا۔ فائرن کے نتیجے میں ٹینکر کا ایک ڈرائیور بھی زخمی ہوا۔

۵ نومبر: سرائے نورنگ کے علاقے میں پولیس چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے کے نتیجے میں ایک پولیس اہلکار کے ہلاک اور دوسرے کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۶ نومبر: خضدار کے علاقہ باغبانہ کے قریب نیٹو کنٹینر پر مجاہدین کی فائرنگ سے ڈرائیور ہلاک جب کہ کنڈکٹر زخمی ہوگیا۔

۷ نومبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود بائی پاس پر نیٹو کنٹینر پر مجاہدین کی فائرنگ سے ڈرائیور اور کنڈکٹر زخمی ہوگیا۔

۸ نومبر: صوابی میں پولیس موبائل کے قریب دھماکے کے نتیجے میں ڈی ایس پی زین خان کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۳ نومبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں بارودی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں سیکورٹی ذرائع نے خاصہ دار فورس کے ۱۲ اہل کاروں ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۱۵ نومبر: پشاور کے قریب کوہاٹ روڈ پر پولیس کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم دھماکے سے نشانہ بنایا گیا جس میں ۵ پولیس اہل کار شدید زخمی ہوئے اور گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

۱۵ نومبر: بنوں پاکستانی فوج کے قافلے پر فدائی حملہ کیا گیا۔ اس شہیدی حملے میں فوج کے قافلے میں شامل ایک فوجی ٹرک مکمل تباہ ہوا اس میں سوار ۶ فوجی ہلاک جب کہ ۵ شدید زخمی ہوگئے۔

۱۵ نومبر: ڈی آئی خان کے علاقے کولاچی میں پولیس کو ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کے ذریعے نشانہ بنایا۔ اس حملے میں پولیس کے دو اہل کار جب کہ ۶ شدید زخمی ہوئے اور گاڑی تباہ ہوگئی۔

۱۶ نومبر: بنوں میں دریائے کرم پل کے قریب فوجی قافلے پر فدائی حملہ کیا گیا۔ اس حملے میں ۱۰ فوجی اہل کار و ہلاک اور ۲۲ شدید زخمی ہوئے۔

۱۷ نومبر: صوابی میں پولیس چیک پوسٹ درنگ پر مجاہدین کی فائرنگ کے نتیجے میں ۲ پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

۱۷ نومبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم حملے سے نشانہ بنایا گیا۔ سیکورٹی ذرائع نے ۱۲ اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۸ نومبر: بلوچستان کے علاقے نصیر آباد میں نیٹو کنٹینر پر فائرنگ سے کنٹینر ڈرائیور ہلاک اور کنڈیکٹر زخمی ہوگیا۔

۲۰ نومبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی کے علاقے شوا میں سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر فدائی حملہ کیا گیا۔ سرکاری ذرائع نے ۴ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۱۲ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۱ نومبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل پنڈلئی میں کاصہ دار فورس کی گاڑی پر بارودی سرنگ حملہ میں ۱۳ اہل کاروں کے ہلاک اور ایک کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع

3 نومبر: صوبہ ہلمند .... ضلع لشکرگاہ .... بارودی سرنگ دھماکہ .... ایک افغان فوجی گاری تباہ .... 9 فوجی ہلاک اور 6 زخمی

نے تصدیق کی۔

۲۲ نومبر: خضدار کے قریب وڈھ میں نیٹو فورسز کے کنٹینر کو نذرِ آتش کر دیا گیا۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۱۳۱ اکتوبر: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ کے بازار واقعہ ایک گھر پر امریکی ڈرون طیاروں نے ۲ میزائل داغے۔اس میزائل حملے میں ۳ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔

یکم نومبر: شمالی وزیرستان کے علاقے ڈانڈے درپہ خیل میں امریکی ڈرون طیاروں نے ایک گھر پر چار میزائل داغے، جس کے نتیجے میں تحریک طالبان پاکستان کے امیر حکیم اللہ محسود دیگر ۵ مجاہدین کے ہمراہ شہید ہوگئے۔

۲۱ نومبر: ضلع ہنگو کی تحصیل ٹل میں واقع ایک مدرسے جامع مفتاح القرآن پر امریکی جاسوس طیاروں نے ۴ میزائل داغے، اس ڈرون حملے میں ۹ افراد شہید اور ۸ زخمی ہوئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: یہ چراغ نہ بجھایا جائے گا

دفاعی مشقوں میں ڈرون گرانے کا مصنوعی تماشا دل پشوری کے لیے لگایا جا سکتا ہے۔ ہمارے جہاز اپنی دموں سے رنگ برنگے دھوئیں چھوڑنے کا ایئر شو دوبئی میں دکھا کر تالیاں بجوا سکتے ہیں۔ لیکن جہاں اپنے شہری، مساجد، مدارس دھواں دھواں، ملبے کا ڈھیر کر دیے جائیں وہاں ہم منہ پھیر لیتے ہیں۔

برادر ملک انڈونیشیا کی غیرت دیکھیے (ان کے علاقے کا امریکہ یعنی) آسٹریلیا ان کی مواصلاتی جاسوسی کا مرتکب ہوتا ہے۔ انڈونیشیا اپنا سفیر فوراً واپس بلاتا ہے۔ معافی کا تقاضا کرتا ہے۔ آسٹریلیا کے معافی مانگنے سے انکار پر اس کے ساتھ جاری ۲ مشترکہ دفاعی مشقیں منسوخ کرتا ہے اور اس کے شہری جنگی لباس پہن کر ملکے لہراتے آسٹریلیا کو جنگ کی دھمکی (اتنی سی بات پر!) دیتے ہیں۔

ہم نصیرالدین حقانی کے اسلام آباد میں پراسرار قتل، اتنے خونچکاں ماحول میں دیدہ دلیرانہ ڈرون حملے پر چپکے بیٹھے صرف ایک وزیر سے کچھ جذباتی کلام قوم کو سنوا دیتے ہیں۔ (علاقائی امن واستحکام!) کے لیے پاک امریکہ ورکنگ گروپ کا چھٹا دور بحسن و خوبی ماتھے پر بل لائے بغیر جاری رہتا ہے۔ سکم بھوٹان سے کمزور بے وقعت بے زبان ایٹمی پاکستان۔؟ جس کی مضبوط فوج اور فضائیہ کٹ مرنے کو تیار رہتی ہے۔ شہادت پر اٹھائے غلغلے دیکھئے اور حکومت کی امریکہ کے حضور بے بسی، کسمپرسی دیکھئے!

تفو برتو اے چرخِ گرداں!

تعلیم القرآن تا ڈرون حملہ۔ یہ ایک ہی کہانی کا تسلسل ہے۔ برصغیر کے علما ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی اور کفر کے خلاف کشمکش میں توپوں سے داغے گئے، درختوں پر لاشیں لٹکائی گئیں، کالے پانی کاٹے۔ یہ افغانستان تا قبائل انہی کی موجودہ نسل ہے جسے صفحۂ ہستی سے مٹانا ان کا خواب دیرینہ ہے۔ (دوسری جانب ۱۸۵۷ء کے غداروں کی نسل بھی ہے!) اللہ کی حکمرانی سے کم پر راضی نہ ہونے والا ہر مسلمان آج ہدف ہے۔ آج ایمان کے سارے سرٹیفکیٹ کفر سے ملتے ہیں۔

ہر وہ گروہ، فرد۔ امریکہ، کفری حلقے جس کے در پے ہو جائیں وہ صاحب ایمان ہے، لائقِ مبارکباد ہے کہ۔ چنا مجھ کو امتحان کے لیے۔ ہر وہ جس سے کفر مطمئن، راضی، اتحادی ہے وہ اپنی آخرت کی فکر کر لے! اس لیے کہ یا رب راضی ہوگا یا امریکہ! یا جنت کما لو یا ڈالر۔

رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی، فارمولہ نہیں چلتا۔

ایک بات طے ہے: پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا!

(یہ مضمون ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکا ہے)

☆☆☆☆☆

پاکستان کی مثال ایک ایسے مریض کی سی ہے جسے سرطان جیسا موذی مرض لاحق ہو اور وہ مریض سخت تکلیف میں مبتلا ہو۔ ایسے میں ایک شخص اسے ڈسپرین کی گولی دے اور جب کوئی دوسرا شخص اس علاج پر اعتراض کرے تو پہلا شخص کہے کہ تم مجھ پر تنقید کیوں کر رہے ہو جبکہ میں مریض کی تکلیف کم کرنے ہی کے لیے کوشاں ہوں؟ تو دوسرا شخص اسے کہتا ہو کہ مجھے تمہارے ڈسپرین دینے پر اعتراض نہیں، بلکہ اعتراض اس بات پر ہے کہ تمہارے خیال میں ڈسپرین دینے سے اس کی تکلیف دور ہو جائے گی یا سرطان جیسا مہلک مرض ٹھیک ہو جائے گا؛ اور یہ ناقص فہم رکھتے ہوئے الٹا تم مجھے ہی برا بھلا کہہ رہے ہو حالانکہ میرا مطالبہ تو صرف اتنا ہے کہ اس موذی مرض کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے بغیر مسئلہ حل نہیں ہوگا اور یہ ٹھوس علاج بہرحال محنت اور جدوجہد مانگے گا۔ بس یہی فرق ہے ہمارے اور ان لوگوں کے موقف میں جو جزوی سی تبدیلیوں کے ذریعے پاکستانی نظام کا علاج کرنا چاہتے ہیں، جب کہ مہلک امراض اس نظام کی جڑوں تک اترے ہوئے ہیں۔

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

5 نومبر: صوبہ غزنی.......ضلع شلگر.......بارودی سرنگ دھماکہ.......3 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

عوام عراق اور افغانستان جنگ سے تنگ آچکے ہیں: امریکی وزیردفاع

امریکی وزیر دفاع چک ہیگل نے کہا ہے کہ ''امریکی عوام عراق اور افغانستان میں ۱۲ سال سے جاری جنگ سے تنگ آ گئے ہیں۔حکومت کو اب خارجہ پالیسی میں توازن پیدا کرنا ہوگا۔کسی بھی ملک میں دہشت گردی کے خلاف جنگ کی قیادت کرنے کی صلاحیت نہیں''۔

نیٹو سپلائی بدستور کھلی ہے،پاکستان سے مذاکرات جاری ہیں:ترجمان امریکی محکمہ خارجہ

امریکی محکمہ خارجہ کی ترجمان نے کہا ہے کہ ''کسی بھی طرح کے اختلافات کے دوران بھی دونوں ملکوں کے درمیان رابطہ رہتا ہے۔ہم نے پاکستان اور اس کی عوام کے ساتھ مضبوط اور طویل المدت وعدے کر رہے ہیں۔دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں پر مذاکرات جاری ہیں۔پاکستان کے راستے نیٹو سپلائی بدستور کھلی ہے''۔

افغان جنگ کا خاتمہ بڑا چیلنج ہے:نیٹو کمانڈر

افغانستان میں ایساف کے کمانڈر بریگیڈیئر جنرل ہینز فلسڈ ین نے کہا ہے کہ ''افغان جنگ کا خاتمہ ایک بڑا چیلنج ہے،فوجی انخلا سے قبل جنگ میں تیزی پیدا ہورہی ہے جب کہ افغان فورسز کے لیے بھی چیلنجز بڑھتے جارہے ہیں اور ان کے نقصان میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ایسے وقت میں جب ہم جنگ کے خاتمے کے قریب جارہے ہیں،ہمیں مشکلات کا ایک پہاڑ نظر آرہا ہے''۔

امریکی فوجیوں کے تحفظ کے لیے حملے کرتے رہیں گے: مائیک راجرز

امریکی ایوان نمائندگان کی انٹیلی جنس کمیٹی کے سربراہ مائیک راجرز نے کہا ہے کہ ''حکیم اللہ محسود کی ہلاکت سے افغانستان میں امریکی افواج کو محفوظ رکھنے میں مدد ملے گی۔حکیم اللہ محسود افغانستان میں امریکی افواج پر بڑے حملوں کی منصوبہ بندی کررہا تھا اس کی موت سے ہمارے فوجی کسی حد تک محفوظ ہوگئے ہیں۔امریکی فوجیوں اور ان کے خاندانوں کو محفوظ رکھنے کے لیے ڈرون حملوں سمیت تمام آپشن استعمال کرتے رہیں گے''۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان سے تعاون جاری رہے گا:چینی سفیر

پاکستان میں چین کے سفیر سن وائیدونگ نے کہا ہے کہ ''دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان سے تعاون جاری رہے گا۔چین کا سیٹلائٹ سسٹم تیار ہے جس سے پاکستان موسمیات اور قدرتی آفات کی پیشین گوئی کے سلسلے میں استفادہ کرسکتا ہے''۔

برطانیہ اور پاکستان مل کر خطروں کا مقابلہ کررہے ہیں:برطانوی وزیردفاع

برطانیہ کے وزیر دفاع فلپ ہیمنڈز نے کہا ہے کہ ''پاکستان اور برطانیہ کے مفادات مشترکہ ہیں اور وہ مشترکہ خطروں کا مل کر مقابلہ کررہے ہیں۔پاکستان سے تعلقات صرف انسداد دہشت گردی کی کوششوں اور تعاون تک محدود نہیں بلکہ تمام شعبوں میں تعلقات وسعت اختیار کررہے ہیں۔دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستانی فوج اور سیکورٹی اداروں کی قربانیاں قابل قدر ہیں''۔

پاکستان سے براہ راست کوئی خطرہ نہیں:بھارتی وزیر خارجہ

بھارتی وزیر خارجہ سلمان خورشید نے کہا ہے کہ ''پاکستان سے بھارت کو براہ راست کوئی خطرہ نہیں ہے۔پاکستانی ہم منصب کے ساتھ ملاقات کے دوران ایک بار بھی ایسا نہیں لگا کہ پاکستان کی طرف سے بھارت کو براہ راست کوئی خطرہ ہو۔ملاقات کے دوران میں زیادہ تر توجہ تجارت پر دی گئی''۔

☆☆☆☆☆

''نیٹو' جسے امریکہ نے تخلیق کیا' ہم جانتے ہیں کہ اس نے ۴۵۵ بلین امریکی ڈالر صرف اسلحہ جات کی بہتری پر صرف کیے تاکہ یورپ اور امریکہ کو روس سے بچاسکے اور انہوں نے خود ایک گولی بھی نہیں چلائی۔اللہ' مسلمانوں،افغانی مجاہدین اور وہ جو دیگر مسلمان ممالک سے آ کر ان کے ساتھ لڑائی میں شامل ہوئے' کے ساتھ تھا۔ہم روسیوں اور سوویت یونین کے خلاف تب تک لڑے جب تک ان کا خاتمہ نہیں ہو گیا۔ایسا نہیں کہ ہم نے انہیں شکست دی بلکہ اللہ نے انہیں شکست دی اور اس میں ہر اس شخص کے لیے (عبرت اور) سیکھنے کا سامان ہے جو سیکھنا چاہے''۔
(محسن امت،شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ)

5 نومبر:صوبہ ننگر ہار.........ضلع بٹی کوٹ.....مجاہدین کا امریکی اور افغان فوجیوں پر راکٹوں اور ریموٹ کنٹرول بموں سے حملہ.....5 فوجی گاڑیاں اور ٹینک تباہ.....9 فوجی ہلاک

اک نظر ادھر بھی

صبغۃ الحق

ارکان پارلیمان سفارت خانوں میں شراب پی کر ملک کی کمزوریاں بتاتے ہیں:ریاض پیرزادہ

وفاقی وزیر برائے بین الصوبائی رابطہ ریاض پیرزادہ نے کہا ہے کہ ’’وزرا اور ارکان پارلیمان سفارت خانوں میں شراب پی کر ملک کی کمزوریاں بتاتے ہیں، وزرا اور ارکان پارلیمان حکومت کی اجازت کے بغیر سفارت خانوں میں نہیں جاسکتے لیکن انہیں روکنے والا کوئی نہیں‘‘۔

اگر افغانستان میں طالبان کی حکومت آئی تو پاکستان ٹوٹ جائے گا:نجم سیٹھی

نجم سیٹھی نے کہا ہے کہ ’’اگر افغانستان میں طالبان کی حکومت آ گئی تو وزیرستان پاکستان کے ہاتھ سے نکل جائے گا اور پاکستان ٹوٹ جائے گا کیونکہ افغان اور پاکستان طالبان ایک ہی ہیں۔ حکیم اللہ محسود پر ڈرون حملے میں پاکستان کے نیشنل سیکورٹی اداروں کا پورا ہاتھ ہے‘‘۔

ملالہ کے باپ کے بھی پر نکلے

ملالہ کا باپ ضیاء الدین یوسف زئی کہا ہے کہ عافیہ صدیقی عدالت میں مجرم ثابت ہوچکی ہیں اس لیے اس کی رہائی ناممکن ہے۔ شکیل آفریدی کو رہا کرنا پڑے گا، ڈرون حملے جاری رہنے چاہئیں کیونکہ پاکستان کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ وہ دہشت گردوں کے ٹھکانوں کونشانہ بنا سکے‘‘۔

پاکستان میں اتنی ہلاکتیں ڈرون حملوں سے نہیں ہوئیں جتنی اپنی فوج کی بمباری سے ہوئی ہیں:محمودخان اچکزئی

محمود خان اچکزئی نے کہا ہے کہ ’’ہم ۱۹۴۷ء سے امریکہ کے پٹھو ہیں کوئی امریکہ کا مخالف نہیں۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر ملک میں کھیلی جانے والی خون کی ہولی کے ذمہ دار پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ ن ہیں۔ پاکستان میں اتنی ہلاکتیں ڈرون حملوں سے نہیں ہوئیں جتنی اپنی فوج کی بم باری سے ہوئی ہیں‘‘۔

حافظ قرآن جج نہیں لگ سکتا:ججزپارلیمانی کمیٹی

لاہور ہائی کورٹ کے جج اعجاز الحسن کے روبرو حافظ شاہد ندیم کاہلو کو جج تعینات نہ کرنے کے خلاف دائر کی گئی درخواست میں انکشاف ہوا ہے کہ ’’ججز پارلیمانی کمیٹی نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ حافظ قرآن جج نہیں لگ سکتا۔ چونکہ حافظ شاہد ندیم کاہلو نے قرآن پاک حفظ کیا ہے اس لیے ان کے جذبات شدت پسند ہوسکتے ہیں لہٰذا ان کو جج تعینات نہ کیا جائے‘‘۔ واضح رہے کہ ’’اسلامی جمہوریہ‘‘ میں یہ قانون پاس کرنے والی ججز پارلیمانی کمیٹی کے ’’معزز‘‘ ارکان میں راجہ ظفر الحق (ن لیگ)، ملک رفیق رجوانہ (ن لیگ)، محمود بشیر ورک (ن لیگ)، ارشد لغاری (ن لیگ)، نوید قمر (پیپلز پارٹی)، فاروق نائیک (پیپلز پارٹی)، حاجی عدیل (اے این پی) اور شاہ محمود قریشی (پی ٹی آئی) شامل ہیں۔

اسفندیار کی امریکہ سے ۳۵ملین ڈالر میں ڈیل ہوئی:اعظم ہوتی

سابق وفاقی وزیر اور اے این پی رہ نما اعظم خان ہوتی نے ’لنکا ڈھاتے‘ ہوئے انکشاف کیا ہے کہ ’’اسفندار ولی اور افراسیاب، خٹک نے ساڑھے تین کروڑ ڈالر لے کر پختونوں کے سر کا سودا کیا۔ اے این پی کے ۸۰۰ شہیدوں کا خون اسفندیار ولی کے محل روشن کر رہا ہے۔ اسفندیار نے دورہ امریکہ کے دوران میں ۱۰ دن تک اپنا فون بند رکھا۔ اسفندیار اور افراسیاب ۱۰ دن کے لیے امریکہ میں غائب رہے تاہم ایسی کوئی بات نہیں کرنا چاہتا جس سے دونوں ملکوں کے تعلقات خراب ہوں۔ اسفندیار اور افراسیاب بلٹ پروف گاڑیوں میں سفر کرتے ہیں جب کہ کارکن دھماکوں میں مر رہے ہیں‘‘۔

پاکستانی علاقے میں فوجی کارروائی کا ایرانی منصوبہ

ایران، پاکستان کے ساتھ سیکورٹی معاہدے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے جس کے تحت ایرانی مسلح افواج کو ’’دہشت گردی‘‘ کے خلاف آپریشنز کے لیے پاکستانی علاقے میں داخلے کی اجازت ہوگی۔ ایرانی پارلیمنٹ کی قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی کمیٹی کے رکن صالح جوکار نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے ’’پاکستان ایران سیکورٹی معاہدے کا مسودہ پارلیمانی بورڈ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ پارلیمان کی منظوری کے بعد اسے آپریشنل کر دیا جائے گا۔ معاہدے کے تحت ایرانی مسلح افواج قانونی طور پر پاکستانی علاقوں میں داخل ہوکر دہشت گردی کے خلاف آپریشن کرسکیں گی اور اس سلسلے مین کسی پیشگی اجازت کی ضرورت بھی نہیں ہوگی‘‘۔ یاد رہے کہ فروری ۲۰۱۳ء میں پاکستان اور ایران میں بارڈر سیکورٹی مینجمنٹ کے معاہدے پر دستخط ہو چکے ہیں۔

سابق آئی جی خیبرپختونخواہ ملک نوید اربوں روپے کے اسلحہ سکینڈل میں گرفتار

خیبر پختونخواہ پولیس کے سابق انسپکٹر جنرل ملک نوید کو پولیس کے لیے اسلحہ کی خریداری میں کرپشن پر احتساب بیورو نے گرفتار کرلیا۔ خیبر پختونخواہ پولیس کے لیے اسلحہ

5نومبر: صوبہ قندھار.........ضلع میوند.........نیٹو سپلائی قافلے پر مجاہدین کا حملہ.........6 گاڑیاں تباہ.........10 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

خریدنے کے لیے سات ارب روپے جاری کیے گئے تھے جس سے ناکارہ اسلحہ خریدا گیا۔ملک نوید ۲۰۰۸ءسے ۲۰۱۰ءخیبر پختونخواہ پولیس کا سربراہ رہا۔

پشاور چرچ دھماکے کے بعد عیسائیوں کو غیر ملکی ویزے ملنے لگے

پشاور میں چرچ پر ہونے والے دھماکوں کے بعد پاکستان میں بسنے والے عیسائی افراد کو دھڑا دھڑ امریکہ،کینیڈا، برطانیہ اور فرانس کے ویزے ملنا شروع ہوگئے ہیں۔سرکاری ذرائع کے مطابق ماضی کے مقابلے میں ۱۰ گنا زیادہ نصرانی پاسپورٹ بنوا رہے ہیں جن میں زیادہ تر اتنے غریب ہیں کہ ان کے پاس رہنے کو اپنے مکان نہیں ہیں تاہم انہیں امریکہ، برطانیہ اور کینیڈا کے علاوہ فرانس کے ویزے ملنا شروع ہوگئے ہیں۔

ھلمند میں گزارے گئے، چھ مہینے جھنم کی زندگی کی طرح تھے:برطانوی فوجی

افغانستان میں طالبان مجاہدین کے ساتھ جنگ میں شریک رہنے والے برطانوی فوج کا کہنا ہے کہ''صوبہ ہلمند میں گزارے گئے، چھ مہینے جہنّم کی زندگی کی طرح تھے۔ یہ عرصہ انتہائی بدترین تھا اور روزانہ بچ جانے کو ہم معجزہ سمجھتے تھے۔ایک مرتبہ طالبان نے برطانوی فوجیوں ہر دھماکہ خیز مواد کے ذریعے حملہ کیا جس سے فوجیوں کے اعضا قریبی درختوں پر لٹک گئے''۔

برمامیں کئی مسلمانوں کو زندہ دفن کیا گیا:اقوام متحدہ

برما میں مسلمانوں کی نسل کشی سے متعلّق اقوام متحدہ کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کئی مسلمانوں کو قبروں میں زندہ دفن کیا گیا۔قتل عام میں سیکورٹی ادارے بھی شامل رہے۔اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی تنظیم کے مطابق کئی علاقوں سے اجتماعی قبریں ملی ہیں جن میں دفن افراد کے ہاتھ اور پاؤں بندھے ہوئے ملے۔رپورٹ کے مطابق ان قبروں سے ۲۸ بچوں کی لاشیں بھی ملی ہیں۔عینی شاہدین کے مطابق بدھ مت کے پیروکاروں نے مسلمان اکثریتی علاقوں میں داخل ہو کر املاک کو نقصان پہنچایا اور لوگوں پر تشدد کیا۔اس موقع پر سیکورٹی ادارے بھی اس قتل عام میں پوری مدد فراہم کرتے رہے۔

پابندیاں لگوا کر اسامہ جیت گئے:برطانوی سائنس دان

عالمی شہرت کا حامل برطانوی سائنس دان اور مصنف رچرڈ ڈاکنز کہتا ہے کہ ''اسامہ بن لادن جیت چکے ہیں''۔ٹوئٹر پر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اُس نے لکھا کہ''دنیا بھر کے ہوائی اڈوں پر سیکورٹی کے نام پر مسافروں پر عائد بے جا پابندیوں کے باعث القاعدہ رہنما اسامہ کو روزانہ فتح حاصل ہوتی ہے۔فضائی سفر کے موقع پر چیکنگ کے دوران میں ایئرپورٹ حکام نے مجھے شہد کی چھوٹی سی بوتل بھی طیارے میں ساتھ لے جانے سے روک دیا۔میں ہوائی اڈوں کے قواعد سے بخوبی آگاہ ہوں تاہم اس قسم کے اقدامات احمقانہ ہیں''۔

امریکی تعلیمی ادارے زیادتی کرنے والوں کے لیے شکار گاہ بن گئے

امریکہ میں تعلیمی ادارے جنسی زیادہ کرنے والوں کے لیے شکار گاہ بن چکے ہیں۔الجزیرہ کی ایک رپورٹ کے مطابق کالجز میں ۲۷ فی صد متاثرہ لڑکیوں کو نشے کا عادہ بنا کر اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔رپورٹ میں جرنل آف سٹڈیز اور یونی ورسٹی آف بفلو سٹڈی کی تحقیقات کی رو سے بتایا گیا ہے کہ ۵۹ فی صد خواتین اپنا پہلا سمسٹر ختم ہونے سے پہلے ہی زیادتی کا شکار ہوجاتی ہیں۔دوسری جانب جب کوئی متاثرہ لڑکی زیادتی کی شکایت کرتی ہے تو الٹا اُسے ہی موردالزام ٹھہرایا جاتا ہے۔

امریکی فوج کو اپنے بجٹ میں ایک ٹریلین ڈالر کی کٹوتی کا سامنا

امریکہ کی مسلح افواج کو آنے والے سالوں کے دوران میں اپنے بجٹ میں ایک ٹریلین ڈالر کی کٹوتی کا سامنا ہے۔امریکہ کی اقتصادی صورت حال کے پیش نظر بڑی فوج کے لیے بڑا بجٹ دینا اب حکومت کے لیے ممکن نہیں رہا ہے۔

ایرانی سپریم لیڈر کے زیر کنٹرول ادارہ ۹۵/ارب ڈالر کا مالک

ایران کے سپریم لیڈر علی خامنہ ای کے زیر کنٹرول ادارہ ۹۵/ارب ڈالر مالیت کے اثاثوں کا مالک ہے۔ایرانی سپریم لیڈر کے تحت''ستاذ'' کے نام سے ایک غیر معروف ادارہ کام کر رہا ہے جس نے ایرانی صنعت و کاروبار کے کم و بیش تمام شعبوں میں سرمایہ کاری کر رکھی ہے۔اس نے فنانس،تیل، ٹیلی مواصلات، مانع حمل ادیات سے لے کر شتر مرغ بانی تک میں سرمایہ لگا رکھا ہے۔ستاد کے بانیوں میں سے ایک کا کہنا ہے کہ یہ ادارہ غریبوں اور جنگ میں حصّہ لینے والوں کی امداد کے لیے قائم کیا گیا تھا اور اس کا وجود صرف دو سال قائم رہنا تھا۔

سپین نے مسلمانوں کو شہریت دینے کے لیے عیسائیت قبول کرنے کی شرط لگادی

سپین کی حکومت نے مسلمان تارکین وطن کے لیے سپین کی شہریت کو عیسائیت قبول کرنے سے مشروط کردیا ہے۔یہ فیصلہ عیسائی مذہبی انتہا پسندوں کے دباؤ پر اسپینش کیتھولک چرچ اور حکومت کے درمیان ہونے والے ایک معاہدے کے نتیجے میں کیا گیا ہے۔سپین میں شام،مراکش،الجزائر،لبنان،فلسطین،عراق اور افغانستان کے ساتھ پاکستان کے ایک لاکھ سے زائد تارکین وطن موجود ہیں۔جنہیں اب یا تو عیسائیت قبول کر کے سپین میں رہنا ہوگا یا پھر سپین سے نکال باہر کیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆

6 نومبر:صوبہ قندہار..........ضلع میوند..........امریکی فوجیوں پر فدائی حملہ..........10 امریکی فوجی ہلاک اور 4 زخمی..........3 ٹینک بھی تباہ

جہاد فی سبیل اللہ

خدا کی ہم پہ رحمت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ
رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

نہ غیروں کی غلامی میں، نہ ذاتی سوچ میں پنہاں
سبیلِ شان و عزت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

تباہی ہے تفرقہ ہے، جدالِ باہمی یکسر
بقا ہے اور وحدت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

بہت سوں کا پسندیدہ، ہے قیل و قال کا رستہ
صحیح مومن کی فطرت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

نفاق و کفر سے مل کر، کہاں امن و اماں آئے
امن کی گر ضمانت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

سلیقہ بندگی کا ہے، قرینہ زندگی کا ہے
بھلے جذبوں کی حدت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

عمارت دینِ احمد ﷺ کی، قوانینِ خداوندی
عمارت کی حفاظت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

سراپا خیر خواہی ہے، بھلائی ہی بھلائی ہے
محبت ہے مؤدت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

یہاں گولے بھی پھٹتے ہیں، بظاہر خون بہتا ہے
مگر بچنے کی صورت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

نہیں ہوگا نفاذِ دیں، کسی جمہوریت سے بھی
حجازی کی تو دعوت ہے، جہادِ فی سبیل اللہ

(وسیم حجازی)

وثیقہ نصرتِ اسلام

بسم اللہ والحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وآلہ وصحبہ ومن والاہ

آج امتِ مسلمہ ایک ایسے نازک مرحلے سے گزر رہی ہے جس میں اسے ایک جانب تاریخ کے سخت ترین صلیبی حملے کا سامنا ہے تو دوسری جانب ان عظیم تبدیلیوں کا سلسلہ بھی جاری ہے جن میں مسلم عوام شریعتِ اسلامیہ کے سائے تلے حریت، عزت، کرامت اور استقلال کے مطالبے کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ تمام سیکولر اور لادین قوتیں بھی اسلامی ممالک میں جاری ان تاریخی تبدیلیوں کے آگے بند باندھنے کے لیے میدان میں کود پڑی ہیں۔ ایسے اہم اور نازک حالات میں اس امر کی ازحد ضرورت ہے کہ امتِ مسلمہ کلمہ توحید کی بنیاد پر یک جا ہو جائے۔ اسی مقصد کے حصول کے لیے جماعت قاعدۃ الجہاد تمام مسلمانوں اور غلبہ اسلام کے لیے کوشاں افراد، شخصیات، گروہوں اور جماعتوں کو اسلام اور اہلِ اسلام کی نصرت کی خاطر درج ذیل اہداف پر متحد ہونے کی دعوت دیتی ہے:

۱۔ **مقبوضہ مسلم سرزمینوں کو آزاد کروانے کے لیے سرگرم رہنا** اور ہر ایسے معاہدے، اتفاق اور قرارداد کا مکمل بائیکاٹ کرنا جو کفار کو مسلمانوں کے علاقوں پر قبضہ کا جواز فراہم کرتا ہو، جیسے اسرائیل کا فلسطین پر قبضہ، روس کا شیشان اور مسلم قوقاز پر قبضہ، ہندوستان کا کشمیر پر قبضہ، سپین کا سبتہ اور ملیلیہ پر قبضہ اور چین کا مشرقی ترکستان پر قبضہ۔

۲۔ **فیصلوں میں اسلامی شریعت کی مکمل بالادستی** اور اس کے علاوہ ہر قسم کے مبادی، عقائد اور قوانین کا انکار چاہے وہ درج ذیل صورتوں میں سے کسی سے بھی تعلّق رکھتے ہوں:

عوامی سیادت پر مبنی جمہوری حاکمیت۔

بین الاقوامی حاکمیت جس کی بنیاد دوسری عالمی جنگ کی فاتح قوتوں نے رکھی اور اسے اقوام متحدہ کا نام دیا جس میں:

ا۔ پانچ متکبر قوتوں کا سکہ چلتا ہے جو باقی دنیا کی عواموں پر اپنے احکامات دھونس اور زبردستی کے ساتھ مسلط کرتے ہیں۔

ب۔ جس کے ارکان جنرل اسمبلی میں فیصلے شریعتِ اسلامیہ کی بجائے اکثریت رائے کی بنیاد پر کرتے ہیں۔

ج۔ جس کا میثاق اپنے ارکان کی سرزمینوں کی سالمیت اور بالادستی کا احترام کرنے کو کہتا ہے۔ یعنی مسلم قوقاز پر روس کے، مشرقی ترکستان پر چین کے، سبتہ اور ملیلیہ پر سپین اور فلسطین پر اسرائیل کے قبضے کا احترام کرنا ہے۔

د۔ جس نے ایسی دسیوں قراردادیں منظور کیں جن کی بدولت مسلم سرزمینوں پر چڑھائی کو جائز قرار دیا گیا۔ جیسے: تقسیمِ فلسطین کی قرارداد، حکومتِ اسرائیل کو تسلیم کرنے کی قرارداد اور اس حوالے سے دیگر ضمنی قراردادوں کی منظوری دینا، عراق پر پابندیاں عائد کرنے کی قرارداد اور افغانستان پر صلیبی حملے کو جائز قرار دینے کی قرارداد اور بون کانفرنس جو کابل میں کٹھ پتلی حکومت کا قیام عمل میں لائی۔

شریعتِ اسلامیہ کی حاکمیت کو ماننے اور اس کے علاوہ تمام مراجع کی حاکمیت کا انکار کرنے کا تقاضا یہ ہے کہ ہمیں بلادِ اسلام میں صرف تنہا شریعتِ اسلامیہ کی ایسی مکمل بالادستی کے لیے کوشاں رہنا کہ کوئی اور قانون ومرجع اس کے مقابلہ پر نہ آسکے۔ ہم عالمی نظام کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہیں جو دنیا کے بڑے متکبروں کی ترجمانی کرتا ہے۔

۳۔ **امریکہ کی زیرِ قیادت اسلامی ممالک پر قابض مغربی اتحاد کے ہاتھوں مسلمانوں کے ذخائر کی ہونے والی منظم لوٹ کھسوٹ کو روکنے کے لیے سرگرم ہونا**، جو کہ تاریخ انسانی کی سب سے بڑی چوری ہے۔

۴۔ **ظالم وجابر طواغیت کے خلاف برپا کیے جانے والے انقلابات میں مسلم عوام کی مکمل تائید وحمایت کرنا** اور احکام اسلام کی پابندی اور حاکمیتِ شریعت کے لیے ان کی ذہن سازی کرنا۔ تبدیلی برپا کرنے والی عوام کو اپنا یہ عمل اس وقت جاری رکھنے کی دعوت دینا جب تک فاسد نظاموں کی باقیات کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک نہ دیا جائے، اور اسلامی ملکوں سے خارجی ذلت اور داخلی فساد کا مکمل طور پر خاتمہ نہ کر دیا جائے۔ ان لوگوں کو جو ابھی تک تبدیلی کے لیے نہیں اٹھے اپنے سے سبقت لے جانے والوں کے نقشِ قدم پر انقلابات کے لیے کمربستہ ہونے کی ترغیب دینا، تاکہ عالمِ اسلام بالواسطہ ایجنٹوں کی حکمرانی سے مکمل نجات حاصل کر سکے۔

۵۔ **ظالم اور متکبر قوتوں کے مقابلہ پر دنیا کے ہر مظلوم وکمزور کی مدد کرنا۔**

۶۔ **خلافتِ اسلامیہ کے قیام کے لیے جدوجہد کرنا** جو قومی ریاست، وطنی ایسوسی ایشن اور غاصبین کی وضع کردہ سرحدوں کو تسلیم نہیں کرتی ہو، بلکہ وہ نبوی منہج پر قائم ایسی خلافت ہو جس کی اساس تمام مسلم اوطان کی وحدت، اخوتِ اسلامی اور مساوات پر قائم معاشرہ ہو، جو دشمنانِ اسلام کی مسلمانوں کے اوپر عائد کردہ حدود کو ختم کرے اور جو عدل وانصاف پھیلانے، شوریٰ کو بڑھانے، کمزوروں کی نصرت کرنے اور مقبوضہ مسلم سرزمینوں کو آزاد کرانے کے لیے کوشاں ہو۔

۷۔ **ان اہداف کے حصول کی دعوت دینا** اور مسلمانوں میں انہیں پھیلانے کے لیے اسلامی توانائیوں اور جدوجہد کو متحد کرنے کے لیے کوشاں رہنا۔

وثیقہ نصرتِ اسلام کے یہ اساسی اہداف ہیں۔ ہم ہر اس شخص کو جو اس پکار کے ساتھ متفق ہو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس کی تائید وحمایت کرے اور تمام ممکنہ وسائل سے اسے امت کے مختلف طبقات میں پھیلانے کی کوشش کرے۔

واللہ من وراء القصد وھو یھدی السبیل۔

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم، وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین۔

آپ کا بھائی.................. ایمن الظواہری